علم صرف میں پہلی جامع مفصل کتاب جس میں فوائد اور تحقیقات کے ساتھ چار ہزار نایاب صیغہ جات ہیں۔

املاء الصرف

شرح اُردو

ارشادُ الصَّرف

مفتی عطاء الرحمٰن

المکتبة الشرعیة
شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا **مفتی عطاء الرحمٰن** صاحب

کے دیگر علمی شہ پارے
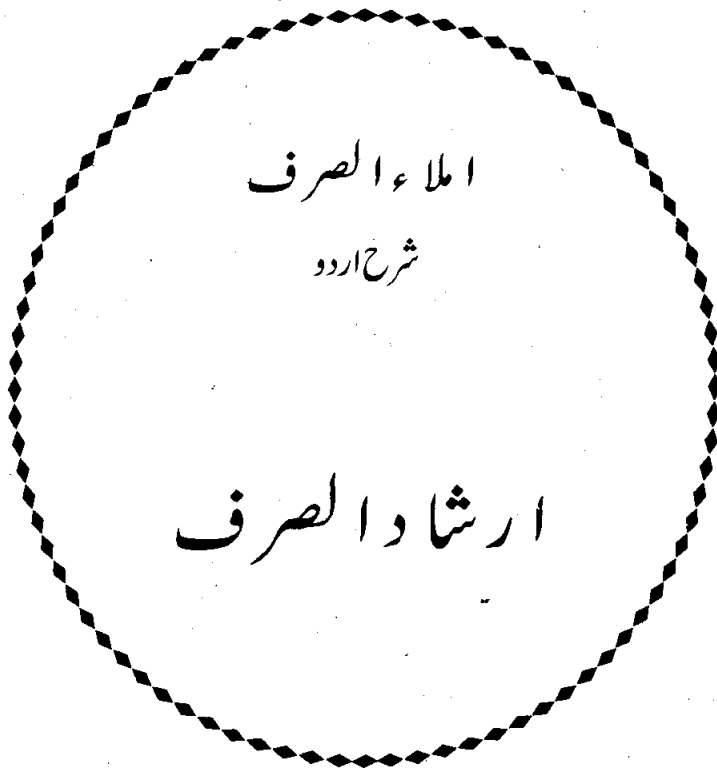
املاء الصرف

شرح اردو

ارشاد الصرف

شائع ہو چکی ہے

نام کتاب — املاء الصرف

مصنف — مفتی عطاء الرحمٰن ملتانی

کمپوزنگ — دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ

طبع سوم — 13 اکتوبر 2005ء

ملنے کا پتہ

☆ جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان

☆ مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

☆ مکتبہ رحمانیہ لاہور

☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

☆ ادارۃ الانور کراچی

☆ مکتبہ المعارف پشاور

☆ کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ جامعہ فاروقیہ کراچی

☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور

☆ ادارہ اسلامیات لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ پشاور

☆ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ مکتبہ الفاروق کراچی

☆ مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک

☆ مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ

☆ حافظ کتب خانہ اکوڑہ خٹک

☆ جامعہ فریدیہ اسلام آباد

ناشر: المکتبہ شرعیہ گوجرانوالہ

فہرست

عنوان	صفحہ
☆ مبادیات علم صرف	۱۱
☆ فصل اول	۱۱
☆ پہلی بات	۱۱
☆ دوسری بات	۱۱
☆ تیسری بات	۱۲
☆ چوتھی بات	۱۲
☆ پانچویں بات	۱۲
☆ بحث ثانی	۱۴
☆ صرف کے لغوی معانی	۱۴
☆ علم الصرف کی تعریف	۱۴
☆ علم الصرف کا موضوع	۱۴
☆ علم الصرف کی غرض وغایت	۱۴
☆ بحث ثالث	۱۴
☆ علم اشتقاق کی تعریف	۱۶
☆ غرض وغایت	۱۶
☆ موضوع علم اشتقاق	۱۶
☆ بحث رابع	۱۶
☆ وجہ تسمیہ کتاب	۱۷
☆ مصنف کتاب	۱۷
☆ حرکت وسکون کی اقسام	۱۷

عنوان	صفحہ
☆ حرکت لازمی	۱۷
☆ حرکت عارضی	۱۷
☆ فصل سوم	۱۸
☆ نون کی اقسام	۱۸
☆ اول نون علامت	۱۸
☆ دوم نون اعرابی	۱۸
☆ سوم نون عوض	۱۸
☆ چہارم نون تنوین	۱۸
☆ پنجم نون تاکید	۱۹
☆ ششم نون وقایہ	۱۹
☆ ہفتم نون قطنی	۱۹
☆ فصل رابع	۱۹
☆ پہلا قسم تعلیل	۲۰
☆ دوسرا قسم ابدال	۲۰
☆ تیسرا قسم اسکان	۲۰
☆ چوتھا قسم حذف	۲۰
☆ چھٹا قسم تخفیف	۲۰
☆ قسم اول صحیح	۲۰
☆ قسم ثانی مہموز	۲۱
☆ قسم ثالث مضاعف	۲۱
☆ قسم رابع مثال	۲۱

عنوان	صفحہ
☆ قسم خامس اجوف	۲۱
☆ قسم سادس ناقص	۲۱
☆ قسم سابع لفیف	۲۱
☆ فصل سادس	۲۱
☆ جمع	۲۱
☆ اسم جمع	۲۱
☆ جنس	۲۱
☆ مقدمہ کتاب	۲۳
☆ کلمات لغت عرب تین قسم پر ہے	۲۵
☆ علامات اسم	۲۶
☆ علامات فعل	۲۶
☆ علامات حرف	۲۶
☆ اسم کی باعتبار تعداد حروف تین قسمیں ہیں	۲۶
☆ فعل کی باعتبار تعداد حروف دو قسمیں ہیں	۲۷
☆ حروف دو قسم پر ہیں	۳۲
☆ حروف اصلی	۳۲
☆ حکم حرف اصلی	۳۲
☆ حروف زائدہ	۳۲
☆ حکم حروف زائدہ	۳۲
☆ حروف زائدہ کی پہلی تقسیم	۳۲
☆ قسم اول کا حکم	۳۲
☆ قسم دوم کا حکم	۳۳
☆ حروف زائدہ کی دوسری تقسیم	۳۳
☆ حرف زائدہ کی تین قسمیں ہیں	۳۳
☆ زائدہ برائے اشتقاق	۳۳
☆ زائدہ برائے نقل باب	۳۳
☆ زائدہ برائے الحاق	۳۳
☆ قسم اول کی پہچان	۳۳
☆ قسم دوم کی پہچان	۳۳
☆ قسم سوم کی پہچان	۳۳
☆ اشتقاق	۳۴
☆ غلبہ	۳۴
☆ عدم النظیر	۳۴
☆ ثلاثی کی دو قسمیں ہیں	۳۵
☆ ثلاثی مجرد	۳۶
☆ ثلاثی مزید فیہ	۳۶
☆ رباعی مجرد	۳۶
☆ رباعی مزید فیہ	۳۶
☆ خماسی مجرد	۳۷
☆ خماسی مزید فیہ	۳۷
☆ صحیح کی تعریف	۴۰
☆ وجہ تسمیہ	۴۰
☆ مہموز کی تعریف اور اقسام	۴۰
☆ وجہ تسمیہ	۴۰

عنوان	صفحہ
☆ مہموز الفاء	۴۰
☆ مہموز العین	۴۱
☆ مہموز اللام	۴۱
☆ مضاعف کی تعریف، اقسام	۴۱
☆ وجہ تسمیہ	۴۱
☆ مضاعف ثلاثی	۴۲
☆ مضاعف رباعی	۴۲
☆ مثال کی تعریف	۴۲
☆ وجہ تسمیہ	۴۲
☆ اجوف کی تعریف	۴۳
☆ وجہ تسمیہ	۴۳
☆ ناقص کی تعریف	۴۳
☆ وجہ تسمیہ	۴۳
☆ لفیف کی تعریف	۴۴
☆ وجہ تسمیہ	۴۴
☆ لفیف مقرون	۴۴
☆ لفیف مفروق	۴۴
☆ مصدر کی تعریف	۴۶
☆ اسم مشتق کی تعریف	۴۶
☆ اسم جامد کی تعریف	۴۶
☆ وجہ تسمیہ	۴۶
☆ اسم جامد کے اوزان	۴۹
☆ اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان	۴۹

عنوان	صفحہ
☆ اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن	۵۰
☆ اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان	۵۰
☆ اسم جامد خماسی مزید کے اوزان	۵۱
☆ قانون برائے ضبط مصادر ثلاثی	
مجرد	۵۱
☆ پہلی صورت	۵۱
☆ دوسری صورت	۵۱
☆ باب اول	۵۲
☆ صرف کا معنی	۵۲
☆ صرف صغیر	۵۲
☆ صرف کبیر	۵۲
☆ میم زائدہ	۵۶
☆ صیغہ کی تعریف	۵۸
☆ ضَرَبَ کی بناء	۶۷
☆ مصدر، فعل میں اصل اور فرع	۶۸
☆ تنوین کی پانچ اقسام ہیں	۷۲
☆ تنوین تمکن	۷۲
☆ تنوین تقابل	۷۲
☆ تنوین عوض	۷۳
☆ تنوین تنکر	۷۳
☆ علامات تانیث	
☆ (۱) ضَرَبَتْ کا قانون	۷۸

عنوان	صفحہ
☆ (۲)ضرب کا پہلا قانون	۷۹
☆ اسم کی علامات یہ ہیں	۷۹
☆ فعل کی علامات تانیث	۸۰
☆ (۳)ضرب کا دوسرا قانون	۸۱
☆ (۴)ضرب تم کا قانون	۸۷
☆ (۵)ماضی مجہول کا قانون	۹۰
☆ ماضی مجہول بنانے کے تین طریقے	۹۱
☆ پہلا طریقہ	۹۱
☆ دوسرا طریقہ	۹۱
☆ تیسرا طریقہ	۹۱
☆ مضارع کے بنانے کا طریقہ	۹۱
☆ مضارع کا وجہ تسمیہ (۱)	۹۲
☆ وجہ تسمیہ (۲):	۹۲
☆ (۶)مضارع مجہول کا قانون	۹۴
☆ (۷)اسم فاعل کا قانون	۹۵
☆ اسم فاعل کی بناء کا طریقہ	۹۶
☆ (۸)مدہ زائدہ کا قانون	۹۹
☆ (۱)مدہ	۹۹
☆ (۲)لین	۹۹
☆ (۳)علت تام	۹۹
☆ جمع اقصی کی تعریف	۱۰۰
☆ جمع اقصی کے بنانے کا طریقہ	۱۰۰
☆ تصغیر کی تعریف	۱۰۰
☆ تصغیر کے بنانے کا طریقہ	۱۰۱
☆ قانون کی تشریح	۱۰۲
☆ اسم مفعول کی بناء کا طریقہ	۱۰۳
☆ (۹)اسم مفعول کا قانون	۱۰۴
☆ (۱۰)تثنیہ وجمع مذکر سالم	۱۰۶
☆ (۱۱)اضافت کا قانون	۱۰۷
☆ (۱۲)نون خفیفہ کا قانون	۱۱۰
☆ (۱۳)نون تنوین کا قانون	۱۱۳
☆ فعل جحد کے بنانے کا طریقہ	۱۱۵
☆ (۱۴)نون اعرابی کا قانون	۱۱۶
☆ اقسام نون	۱۱۶
☆ (۱۵)یرملون کا قانون	۱۱۸
☆ (۱۶)ینبغی کا قانون	۱۲۱
☆ فعل مستقبل مؤکد بالام ونون تاکید کے بنانے کا طریقہ:	۱۲۳
☆ (۱۷)امر حاضر معلوم کا قانون	۱۲۵

عنوان	صفحہ
☆ امر حاضر معلوم کے بنانے کا طریقہ	۱۲۹
☆ امر حاضر مؤکد بانون ثقیلہ کے بنانے کا طریقہ	۱۳۱
☆ (۱۸) اضرِبنان کا قانون	۱۳۲
☆ امر حاضر مجہول کے بنانے کا طریقہ	۱۳۳
☆ امر غائب معلوم کے بنانے کا طریقہ	۱۳۳
☆ نہی کے بنانے کا طریقہ	۱۳۴
☆ (۱۹) ظرف کا قانون	۱۳۵
☆ ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کی بناء	۱۳۹
☆ اسم آلہ صغری کے بنانے کا طریقہ	۱۴۱
☆ اسم آلہ وسطی کے بنانے کا طریقہ	۱۴۲
☆ اسم آلہ کبری کے بنانے کا طریقہ	۱۴۳
☆ (۱۹) ضُورِبَ مَضَارِیْبُ کا قانون	۱۴۳
☆ اسم تفضیل مذکر کی بناء کا طریقہ	۱۴۴
☆ اسم تفضیل مؤنث کی بناء کا طریقہ	۱۴۴
☆ (۲۱) الف مقصورہ الف ممدودہ کا قانون	۱۴۵
☆ الف کے اقسام	۱۴۵
☆ امالہ	۱۴۶
☆ (۲۲) شُہِدَ کا قانون	۱۴۹
☆ فعل تعجب کے بنانے کا طریقہ	۱۵۱
☆ (۲۳) تِعْلم اِعْلَم نِعْلم کا قانون	۱۵۲
☆ تائے زائدہ مطردہ و	۱۵۳
☆ (۲۴) شرائف کا قانون	۱۵۵
☆ وزن کی تین قسمیں ہیں	۱۵۷
☆ شروع شد قوانین ثلاثی مزید	۱۷۰
☆ (۲۵) ہمزہ وصلی وہمزہ قطعی کا قانون	۱۷۰
☆ ہمزہ وصلی	۱۷۲
☆ ہمزہ قطعی	۱۷۲
☆ (۲۶) یکرِمُ یَصرّفُ کا قانون	۱۷۳
☆ (۲۷) یکرِم یَصرّف کا قانون	۱۷۴
☆ (۲۸) تائے مضارعت کا قانون	۱۷۵
☆ (۲۹) اتقدیتقد کا قانون	۱۷۷
☆ (۳۰) سین شین کا قانون	۱۸۱
☆ (۳۱) صاد ضاد کا قانون	۱۸۴

عنوان	صفحہ
☆ (۳۲) دال ذال زاء کا قانون	۱۸۶
☆ (۳۳) ثاء کا قانون	۱۸۸
☆ (۳۴) خصم کقصم کا قانون	۱۹۰
☆ (۳۵) شمسی قمری کا قانون	۱۹۶
☆ حروف شمسی قمری کی وجہ تسمیہ	۱۹۸
☆ لام ساکن تعریفی	۱۹۸
☆ لام ساکن غیر تعریفی	۱۹۸
☆ (۳۶) لم یحمرَ لم یحمرَ لم یحمرِ کا قانون	۱۹۹
☆ صیغہ جات ثلاثی مزید فیہ بغیر قانون	۲۰۵
☆ مشترکہ صیغہ جات قوانین ثلاثی مزید فیہ	۲۰۶
☆ قوانین مثال	۲۱۴
☆ (۳۷) عدۃ کا قانون	۲۱۴
☆ (۳۸) اقامۃ استقامۃ کا قانون	۲۱۶
☆ (۳۹) میعاد کا قانون	۲۱۹
☆ (۴۰) وعدتٌ کا قانون	۲۲۱
☆ (۴۱) اُعِد اشاح کا قانون	۲۲۳

عنوان	صفحہ
☆ (۴۲) یعد کا قانون	۲۲۵
☆ (۴۳) اواعد کا قانون	۲۲۷
☆ تحقیق لفظ اول	۲۲۸
☆ (۴۴) یُوجَلُ یاجَلُ ییجَلُ ییجِلُ کا قانون	۲۳۰
☆ (۴۵) یُو سَرُ کا قانون	۲۳۲
☆ افعل کی تین قسمیں ہیں	۲۳۳
☆ فعلی بھی تین قسم پر ہیں	۲۳۴
☆ فعلاء دو قسم پر ہیں	۲۳۴
☆ مثال کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات	۲۳۵
☆ قوانین اجوف	۲۴۱
☆ (۴۶) قال، باع کا قانون	۲۴۱
☆ (۴۷) التقائے ساکنین کا قانون	۲۴۹
☆ التقائے ساکنین کے پانچ مقامات ثبوت	۲۵۲
☆ تین مختلف فیہ مقامات۔	
☆ (۴۸) قلن، طلن کا قانون	۲۵۷
☆ (۴۹) خفن، بعن کا قانون	۲۵۸

عنوان	صفحہ
☆ (۵۰) یقول، بیع کا قانون	۲۶۱
☆ (۵۱) قیل، بیع کا قانون	۲۶۳
☆ (۵۲) یقال، یباع کا قانون	۲۶۶
☆ (۵۳) قائل، بائع کا قانون	۲۶۹
☆ (۵۴) قیال، ریاض، حیاض کا قانون	۲۷۲
☆ (۵۵) قویل، قویلۃ کا قانون	۲۷۴
☆ (۵۶) قولن کا قانون	۲۷۶
☆ اجوف کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات	۲۷۶
☆ شروع شد قوانین ناقص	۲۸۴
☆ (۵۷) دعاء، مرماء کا قانون	۲۸۴
☆ (۵۸) دُعِیَ کا قانون	۲۸۶
☆ (۵۹) دُعا، بھا کا قانون	۲۸۷
☆ (۶۰) یدعو، یرمی کا قانون	۲۸۹
☆ (۶۱) دواعٍ کا قانون	۲۹۲
☆ (۶۲) یُدعیٰ کا قانون	۲۹۳
☆ (۶۳) دعاۃ کا قانون	۲۹۴
☆ (۶۴) ادلٍ تبنٍ کا قانون	۲۹۵
☆ (۶۵) دِعِیّ کا قانون	۲۹۷
☆ (۶۶) لم یدع، لم یرم کا قانون	۲۹۹
☆ (۶۷) لتدعونّ، لترمینّ کا قانون	۳۰۰
☆ (۶۸) دُعیٰ، فتویٰ، تقویٰ، کا قانون	۳۰۲
☆ (۶۹) رخایا، اداوا، کا قانون	۳۰۳
☆ (۷۰) رُخیّ، رخیّۃ کا قانون	۳۰۴
☆ (۷۱) قووت، طویت کا قانون	۳۰۵
☆ (۷۲) رَمُوْ کا قانون	۳۰۶
☆ ناقص کے مشترکہ صیغہ جات	۳۰۶
☆ شروع شد قوانین مھموز	۳۱۴
☆ (۷۳) راس، بوس کا قانون	۳۱۴
☆ (۷۴) آمن، اومن، ایمان کا قانون	۳۱۵
☆ قلب مکانی	۳۱۶
☆ (۷۵) یریٰ کا قانون	۳۱۹
☆ (۷۶) جاءٍ، اویدم کا قانون	۳۲۰

عنوان	صفحہ
☆ (۷۷) یسل کا قانون	۳۲۳
☆ (۷۸) اَیْمِس ،مقروۃ ،خطیۃ کا قانون	۳۲۵
☆ (۷۹) قرء ی کا قانون	۳۲۷
☆ (۸۰) سَالَ کا قانون	۳۲۸
☆ (۸۱) سول مستھزیون کا قانون	۳۲۹
☆ (۸۲) آلان، آلحسن کا قانون	۳۳۰
☆ شروع شد قوانین مضاعف	۳۴۱
☆ (۸۳) متجانسین کا قانون	۳۴۱
☆ خاصیات ابواب	۳۵۰
☆ خواص ابواب ثلاثی مجرد	۳۵۰
☆ خاصیت باب فَعَلَ یَفْعُلُ	۳۵۱
☆ خاصیت باب فَعَلَ یَفْعِلُ	۳۵۲
☆ خاصیت باب فَعَلَ یَفْعَلُ	۳۵۲
☆ خاصیت باب فَعُلَ یَفْعُلُ	۳۵۲
☆ خاصیت باب فَعِلَ یَفْعِلُ	۳۵۳
☆ اصطلاحات خاصیات	۳۵۳
☆ خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ	۳۵۷
☆ خواص باب اِفْعَال	۳۵۷
☆ خواص باب تَفْعِیْل	۳۵۹
☆ خواص باب مُفَاعَلَة	۳۶۰
☆ خواص باب تَفَاعُل	۳۶۱
☆ خواص باب اِفْتِعَال	۳۶۱
☆ خواص باب اِنْفِعَال	۳۶۲
☆ خواص باب اِسْتِفْعَال	۳۶۲
☆ خواص باب اِفْعِلَال و اِفْعِیْلَال	۳۶۳
☆ خواص باب اِفْعِیْعَال	۳۶۴
☆ خواص باب اِفْعِوَّال	۳۶۴
☆ خواص ابواب رباعی	۳۶۵
☆ خواص باب فَعْلَلَة	۳۶۵
☆ خواص باب تَفَعْلُل	۳۶۶
☆ خاصیت باب اِفْعِنْلَال	۳۶۶
☆ خواص باب افعلال	۳۶۶
☆ مشترکہ صیغہ جات	۳۶۶

نمونہ سلف قدوۃ الخلف شیخ النحو والصرف استاذی المکرم حضرت مولانا نصر اللہ خان صاحب

مدظلہ، مدرسہ بحر العلوم توحید آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد الصرف کی کئی شروح چھپ چکی ہیں مگر چند خصوصیات کی وجہ سے یہ دیگر شروح سے ممتاز ہے۔

(۱) بہترین مقدمہ اور مبادیات (۲) تفہیم قانون کے لئے ہر قانون کے ساتھ حل شدہ صیغے۔

(۳) پھر نوع واحد کے قوانین کے لئے مشترکہ حل شدہ صیغے۔ (۴) ہر قانون کے لئے فوائد جو کہ فرائد وجواہر ہیں۔ (۵) خاصیات ابواب۔ (۶) آخر میں ۴۰۰۰ ہزار نایاب، لاجواب حل شدہ صیغے۔

یہ کتاب بیسوں کتب صرف کا خلاصہ ہے۔ علماء اکرام وطلباء عظام کے لئے مفید شرح ہے۔ محض کتب خانہ کی ہی نہیں بلکہ دل ودماغ کی زینت بنایا جائے۔ باری تعالیٰ عزیزم مصنف کو اور انکی مصنفات کو شرف قبولیت بخشے آمین یارب العالمین۔

نصر اللہ عفی عنہ

جامع المعقول والمنقول، غزالی زماں، رازی دوراں، مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب

مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم!

بندہ نے املاء الصرف شرح ارشاد الصرف کو دیکھا ہے۔ جو کہ مسائل صرف میں خزانہ ہے۔ اور فوائد صیغوں میں سمندر ہے۔ اور علم صرف میں یہ پہلی کتاب ہے۔ جس میں نایاب اور احتمالی صیغہ جات ہیں۔ بندہ کی نظر میں آج تک ایسے صیغے کسی کتاب میں مکتوب نہیں۔ لہذا یہ کتاب شائقین کے لئے بے مثال لاجواب تحفہ ہے۔ جس کو دیکھتے ہی دل خوشیوں سے بھر گیا کہ الحمد اللہ اس انحطاط علمی کے زمانہ میں بھی خلاق عالم نے کیسے کیسے اہل علم پیدا کیے ہیں۔ اس پر میں تو اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔

للہ در المصنف ۔ اللھم زد فزدہ

حمید اللہ

طلباء کرام کے لئے عظیم خوشخبری

حضرت مفتی صاحب سال میں دو مرتبہ دورہ صرف ونحو پڑھاتے ہیں۔

پہلی مرتبہ: یکم جمادی الثانیہ سے ۲۵ رجب تک

دوسری مرتبہ: یکم شعبان المعظم سے ۲۵ رمضان المبارک تک

دورہ صرف جس میں ارشاد الصرف کو بطرز املا الصرف

بمع عبارات یاد کرائی جاتی ہے۔ اور علم صرف کے دیگر مسائل ضروریہ

مختلف کتب سے بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

اور روزانہ تقریباً ۱۰۰ اصیغہ جات حل کرائے جاتے ہیں۔

اور قرآن مجید سے بھی خوب اجراء کرایا جاتا ہے۔

دورہ نحو جس میں نحو میر بطرز تنویر مفصل انداز میں

پڑھائی جاتی ہے۔

اور ضوابط نحویہ۔ اور نظم مائۃ عامل

اور شرح مائۃ عامل۔ اور پانچ پاروں کی تراکیب بھی کرائی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ضَاعَفَ اَجْرًا لِّمُجْتَهِدٍ عَلٰی صَحِیْحٍ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ تَمَثَّلَ مِثَالًا غَیْرَ لَفِیْفٍ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُمْتَثِلِیْنَ الْهَامِزِیْنَ مِنْ غَیْرِ نَقْصٍ وَّتَعْلِیْلٍ اَمَّا بَعْدُ

﴿ مبادیات ﴾

فصل اول : جس میں چند مباحث کا بیان ہے ۔

(۱) مقام و مرتبہ علم الصرف (۲) تعریف۔ موضوع۔ غرض وغایت (۳) واضع (۴) اسماء علم الصرف (۵) وجہ تسمیہ (۶) مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات۔

بحث اول ۔علم الصرف کا مقام اور مرتبہ۔ جس کا سمجھنا چند باتوں پر موقوف ہے۔

پھلی بات : لغت کیا ہے اور واضع لغت کون ہیں۔

لغت ان آوازوں کا نام ہے جن سے ہر قوم اپنے اغراض مقاصد کو ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کرتی ہے۔

واضع لغت ابتداء اللہ رب العزت ہیں کما فی قولہ تعالی وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا پھر بعد میں اسمیں کمی اور اضافہ اور تغیر وتبدل ہر زمانہ اور ہر ملک میں انسان کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔

دوسری بات : احسن لغت کونسی ہے۔ تمام لغتوں میں سے احسن واشرف لغت عربی زبان ہے

دلیل نمبر ۱: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُحِبُّ الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ۔

دلیل نمبر ۲۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی صفت بیان کی قُرْآنًا عَرَبِیًّا بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ

دلیل نمبر ۳: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کِتَابًا اِلَّا بِالْعَرَبِیَّةِ ثُمَّ

تُرْجِمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَلٰى لِسَانِ اُمَّتِهٖ ۔

دلیل نمبر۴: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ فَاِنَّهَا تُثْبِتُ الْعَقْلَ وَ تَزِيْدُ فِي الْمُرُوْءَةِ۔ وَقَالَ بَعْضُ السَّلَفِ عَلَيْكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ فَاِنَّهَا الْمُرُوْءَةُ الظَّاهِرَةُ وَ هِيَ كَلَامُ اللّٰهِ وَ كَلَامُ اَنْبِيَائِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ ۔

تیسری بات: انسان کی سب سے پہلی زبان کونسی ہے۔ چونکہ انسان افضل الخلوقات ہے اور اشرف الخلائق تھا اس لیے اللہ رب العزت نے تمام لغتوں میں سے احسن لغت عربی عطا فرمائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی زبان عربی تھی۔ پھر شجر ممنوعہ کے کھانے سے اللہ رب العزت نے جہاں اور نعمتیں واپس لے لیں تھیں وہاں یہ نعمت (عربی زبان) بھی واپس لے لی۔ پھر سریانی زبان بولتے رہے اور جسطرح آپ کو دوسری نعمتوں کے فقدان پر رنج وغم ہوا ایسے ہی اس نعمت کے سلب ہونے پر بھی شدید قلق اور افسوس ہوا۔ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى (القرآن) کا زمانہ آیا تو اور نعمتوں کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مرحمت فرمائی جس پر آپ کو بہت خوشی ہوئی۔

چوتھی بات: عربی زبان میں تغیر وتبدل اور عود کیسے ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ دور دراز تک عربی زبان استعمال ہوتی رہی۔ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا دین میں تنزلی شروع ہوگئی یہاں تک کہ کفر وشرک عام ہوگیا تو کفران نعمت کی وجہ سے لغت عربیہ تدریجاً تدریجاً اٹھنی شروع ہوگئی چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت لغت عربیہ بالکل ختم ہوگئی ۔ دوسری لغتیں مروج ہوگئیں پھر سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو بذریعہ وحی یا بذریعہ الہام عربی خالص سکھائی گئی۔ كَمَا فِيْ رِوَايَةٍ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ سَيِّدُنَا اِسْمَاعِيْلُ

پانچویں بات: عربی زبان کے تحفظ کا ذریعہ کیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کے فرمان اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۔ (القرآن) کا ظہور ہونے لگا تو عرب وعجم کثرت سے اسلام میں داخل ہونے

لگے عربیوں کا عجمیوں سے معاملات۔ معاشرات۔ غرض ہر ہر چیز میں اختلاط ہونے لگا۔ تو اس مقدس زبان میں تغیر و تبدل ہونے لگا۔ تب ہی عربیت کے تحفظ و بقاء کے لیے صرف نحو کو ایجاد کیا گیا۔ بلکہ قرآن وحدیث جو کہ اسلام کے لیے مبدا و منتہی ہیں۔ سمجھنا اور سمجھانا بھی انہی پر موقوف ہے۔

تنبیہ بعض جہلاء یعنی پروفیسر وغیرہ اعتراضات کرتے ہیں کہ صرف ونحو و دیگر علوم کے دقائق اور باریکیوں کے پڑھنے پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔ بس چند محاورات چند کلمات سیکھ لینا کافی ہیں۔ یہ بات بالکل حماقت پرمبنی ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ عربی زبان کی دو حیثیت ہیں۔

(۱) عربی زبان بعض اسلامی ملکوں کی زبان ہے۔ اس عام زبان ہونے کی حیثیت سے اسکا لکھنا اور سیکھنا اور بولنا تمام زبانوں سے آسان ہے۔ اس کے لیے چند لغات اور محاورات کا جان لینا ہی کافی ہے۔

(۲) یہ لغت عربی قرآن کی زبان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے اس حیثیت سے یہ مشکل ترین ہے اسکے لیئے صرف ونحو اور دیگر علوم وفنون کی اشد ضرورت ہے۔

یاد رکھیں ان علوم عربیہ میں مہارت حاصل کیے بغیر قرآن فہمی کا دعوی جھوٹ وفریب کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ آج کل نو تعلیم یافتہ دعوی کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ اس مقولہ کے مصداق ہیں اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا۔

کیا ہی خوب کہا ہے مادحین نے صرف ونحو کے بارے میں۔

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا۔

اَلصَّرْفُ وَالنَّحْوُ فِی الْعِلْمِ کَالرُّوْحِ فِی الْجِسْمِ۔

اَلصَّرْفُ فِی الْعُلُوْمِ کَالضَّوْءِ فِی النُّجُوْمِ۔

اَلنَّحْوُ فِی الْعُلُوْمِ کَالْبَدْرِ فِی النُّجُوْمِ۔

علم الصرف کا مقام۔ کہ اس فن لطیف کو **الصرف ام العلوم** کا اعزاز دیا گیا ہے ۔جس طرح جاندار کے لیے ماں کا ہونا ضروری ہے ایسے ہی اور علوم کے لئے علم صرف کا ہونا بھی ضروری ہے اور ماں کا رتبہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیؓ کے سوال کرنے پر ماں کی خدمت کا حکم تین بار دیا ہے۔ چوتھی مرتبہ باپ کی خدمت کا تو ہمیں بھی خوب محنت کرکے اس فن کی خدمت کرنی چاہیے۔

بحث ثانی

صرف کے لغوی معانی:

چند لغوی معنی ہیں۔(۱) گردانیدان پھیرنا (۲) پگھلنا (۳) پریشان ہونا (۴) زیور (۵) سونا چاندی کا خرچ (۶) گردش زمانہ (۷) حادثہ۔

علم الصرف کی تعریف :

(۱) اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ اَحْوَالِ الْمُفْرَدَاتِ مِنْ حَيْثُ الْهَيْئَةِ صرف وہ علم ہے جس میں کلمات مفردہ کے احوال سے بحث کی جائے جن کا تعلق صورۃ سے ہو نہ کہ ذات سے۔

(۲) اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ وَالْهَيْئَةِ كَالْاِدْغَامِ وَالْاِعْلَالِ۔

علم الصرف کا موضوع : مُفْرَدَاتُ كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ وَالْهَيْئَةِ۔

علم الصرف کی غرض و غایت : صِيَانَةُ اللِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الصِّيْغَةِ۔

بحث ثالث

علم الصرف کے واضع میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) معاذ بن مسلم ہروی تابعی ہیں جیسے شعر ہے۔

وَاضِعُ الصَّرْفِ مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمِ الْهَرَوِی

وَ كَانَ لِنَحْوِ عَلِيًّا حَيْدَرًا

(۲)۔امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ۔

(۳)۔ابو عثمان مازنی ہیں وفات ۲۴۸ھ۔

(۴)۔راجح قول یہ کہ علم الصرف کے واضع امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنکی وفات ۱۵۰ھ۔
جس پر دلیل یہ کہ امام صاحب نے علم الصرف میں ایک کتاب تصنیف فرمائی جسکا نام المقصود۔
تھا جسکی تین شروح لکھی گئی۔(۱) المطلوب (۲) امعان الانظار زین الدین بن بیر علی کی جو پیر
کلی سے مشہور تھے ان کی وفات ۹۵۲ھ۔میں ہوئی۔

(۳) روح الشروح جو کہ استاذ عیسی سیروی کی ہے امام صاحب کی تصنیف کا تذکرہ معجم
المطبوعات العربیہ میں چار جگہ ہے لہذا امام صاحب علم الصرف کے واضع اور مدون اول ہیں
جیسا کہ علم فقہ کے موجد اول ہیں۔

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانَ لَنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ
هُوَ الْمِسْكُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

تاریخ این فن یہ ہے کہ علم قرن اول میں ایک جزو سمجھا جاتا تھا یعنی کلام عرب کی مفردات و
مرکبات کا فرق تھا تو اس لحاظ سے سیدنا علی المرتضیٰؓ نے نحو کے ذیل میں نحو کے قواعد بھی وضع کیے
ہیں۔اور اپنے شاگرد ابوالاسود ظالم بن عمر دؤلی المتاوفی ۶۷ انہوں نے اپنے شاگرد معاذ بن
مسلم ہروی التوفی ۸۷ کو پڑھائے اور اسی اثنا میں امام اعظمؒ نے کتاب المقصود لکھ کر مستقل فن
کے واضع ہونے کا شرف حاصل کیا پھر معاذ بن مسلم اور امام صاحب کے شاگرد ابوالحسن علی
کسائی التوفی ۱۸۹ نے اسکو ترقی دی۔

اس کے بعد ان کے شاگرد امام فرأ کوفی التوفی ۲۰۷ نے مزید چار چاند لگادیے اور مزید سے مزید
علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن و علم کی حیثیت سے اجاگر کیا اس کے بعد ابو عثمان بکر المازنی
التوفی ۲۴۸ کی تصریف ملوکی ابوالفضلا احمد بن محمد میدانی التوفی ۵۱۸ کی نزھۃ الطرف فی علم
الصرف علامہ ابن حاجب التوفی ۶۴۶ کی شافیہ۔ابن مالک محمد بن عبداللہ صاحب الفیہ التوفی

۶۷۲ کی لامیۃ الافعال۔ شیخ ابوالربیع اسماعیل بن محمد حضرمی یمنی المتوفی ۶۷۶ کی اساس التصریف شیخ علاؤالدین علی بن محمد المعروف قوشجی المتوفی ۸۷۹ کی عقود الزواہر فی نظم الجواہر اس فن کی مشہور عمدہ کتابیں ہیں۔

فائدہ ۔ علم الصرف اور علم الاشتقاق کے مسائل قریب قریب ہیں نیز علم اشتقاق کے مسائل قلیل بھی ہیں اس لیے بعض نے دونوں علموں کو ایک سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں جدا جدا علم ہیں اس لیے احقر یہاں علم اشتقاق کی تعریف اور موضوع اور غرض وغایت تحریر کر دیتا ہوں۔

علم اشتقاق کی تعریف : هُوَ عِلْمٌ بِتَحْوِيْلِ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلَى أَمْثِلَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ لِحُصُوْلِ الْمَعَانِيْ الْمُعْتَوِرَةِ۔

علم اشتقاق

علم اشتقاق وہ علم ہے جس میں اصل واحد کو مختلف مثالوں کی طرف پھیرا جائے معانی مقصودہ کے حصول کے لیے۔ اصل واحد سے مراد مشتق منہ مصدر ہے اور امثلہ مختلف سے مراد مشتقات یعنی گردانیں ہیں ماضی مضارع امر نہی۔

اصل بصریین کے نزدیک مصدر ہے۔ اور کوفیین کے نزدیک فعل ہے جسکی تفصیل آگے آرہی ہے

غرض وغایت ۔ تَحْصِيْلُ مَلَكَةٍ يُّعْرَفُ بِهَا الْإِنْتِسَابُ عَلَى وَجْهِ الصَّوَابِ۔ علم اشتقاق کی غرض ایسے ملکہ کو حاصل کرنا جس کے ذریعے صحیح طریقے پر اصالۃ وفرعیت کی نسبت کو معلوم کیا جائے کہ یہ اصل ہے اور یہ فرع ہے۔

موضوع علم اشتقاق : مُفْرَدَاتُ كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الْإِصَالَةِ وَالْفَرْعِيَّةِ فِي الْجَوَاهِرِ۔

بحث رابع

اسماء علم الصرف۔ وجہ تسمیہ کتاب اور مصنف۔

اس علم کے چند نام ہیں (۱) علم الصرف (۲) علم التصریف (۳) علم المیزان (۴) علم الصیغہ اور

جنہوں نے علم الصرف اور علم الاشتقاق کو ایک شمار کیا ہے انہوں نے اسکا نام علم اشتقاق بھی رکھا ہے

وجہ تسمیہ کتاب: اس کتاب کا نام ارشاد الصرف ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے اِرْشَادٌ مصدر بمعنی اسم فاعل مُرْشِدٌ کے اور الصَّرْف سے قبل مضاف عِلْم کا لفظ محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی هٰذَا كِتَابٌ مُرْشِدٌ اِلٰى عِلْمِ الصَّرْفِ یعنی یہ کتاب علم الصرف کی طرف رہنمائی کرنیوالی ہے۔

مصنف کتاب۔

مولانا خدا بخش نور اللہ مرقدہ ہیں جنہوں نے سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں ان کے حکم سے ارشاد الصرف کو تصنیف فرمایا۔

فصل دوم

حرکت و سکون کی اقسام۔

حرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) حرکت لازمی (۲) حرکت عارضی۔

حرکت لازمی: وہ ہے جو اصل اور وضع میں ہو۔

حرکت عارضی: وہ ہے جو اصل وضع میں نہ ہو۔

اسی طرح سکون کی دو قسمیں ہیں سکون لازمی سکون عارضی قس علی ما سبق ۔

فائدہ صرفی حضرات حرکت عارضی کو سکون شمار کرتے ہیں جیسے دَعَتَا اور سکون عارض کو حرکت شمار کرتے ہیں جیسے قَوِيَ جس کی تفصیل اجوف اور ناقص کی تعلیلات میں آجائے گی۔

پھر حرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) حرکت اعرابی (۲) حرکت بنائی۔

حرکت اعرابی :وہ ہے جو معرب کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے بدل جائے۔

حرکت بنائی : وہ ہے جو مبنی کے آخر میں ہو اور عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

فائدہ حرکات اعرابیہ کے نام رفع ، نصب ، جر ، جزم اور مبنی کی حرکات کا نام ضم

۔فتح۔کسر ہے۔اور مشترکہ نام ضمہ۔فتحہ۔کسرہ ہے۔

فصل سوم:

نون کی اقسام۔

نون کی دو قسمیں۔

(۱) نون اصلی (۲) نون زائدہ۔

نون اصلی: وہ ہے جو فا یا عین یا لام کے مقابلہ میں ہو جیسے نَصَرَ۔مَنَعَ۔

نون زائدہ: وہ ہے جو ان کے مقابلہ میں نہ ہو جیسے اِنْصَرَفَ۔اِحْرَنْجَمَ۔نون زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں (۱) نون علامت (۲) نون اعرابی (۳) نون بنائی (۴) نون تنوین (۵) نون تاکید

(۶) نون وقایہ (۷) نون قطنی۔

اول نون علامت: وہ ہے جو کسی باب کی علامت ہو جیسے باب انفعال اور افتنلال میں نون علامت ہے۔

دوم نون اعرابی: وہ ہے جو معرب میں ہو اور ضمہ اعرابی کے عوض ہو جیسے یضربان۔یضربون۔تضربین

سوم نون عوض: وہ ہے جو کسی کے عوض نہ ہو جمع مونث کے آخر میں ہو جیسے یَضْرِبْنَ۔

ضابطہ:۔نون اعرابی سات صیغوں میں ہوتا ہے چار تثنیہ اور دو جمع مذکر اور ایک واحد مونثہ مخاطبہ اور نون بنائی دو صیغوں میں جمع مونث غائبات اور جمع مخاطبات کے آخر میں ہوتا ہے نون بنائی کبھی نہیں گرتا۔اور نون اعرابی گر جاتا ہے جس کے ضابطہ کے لیے شعر ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار　　　معرب آں باشد گردد بار بار

چہارم نون تنوین: وہ نون ساکن ہے جو پڑھنے میں آئے لکھنے میں نہ آئے اور

لکھنے کی صورت میں دوز بردو پیش لکھا جاتا ہے۔

فائدہ جیسے نون ساکن کی وجہ سے التقاء ساکنین ہو جاتا یہ اسی طرح نون تنوین کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے جیسے دَاعٍیْ سے دَاعِیْنْ التقاء ساکنین کی وجہ سے دَاعٍ ہوا تنوین کی پانچ قسمیں ہیں شعر۔

تنوین پنج قسم است اے یار من بگیر
اول تمکن است ثانی عوض ثالث تنکیر
دیگر مقابله است ترنم برا درم
ایں پنج یاد کن شوی شاه بینظیر

جن میں سے چار قسمیں اسم کے ساتھ مختص ہیں اور پانچویں قسم تنوین ترنم مشترکہ ہے۔

پنجم نون تاکید: جو فعل کی تاکید کیلئے لایا جائے نون تاکید کی دو قسمیں ہیں نون ثقیلہ جو مشدد ہو جیسے اِضْرِبَنَّ۔ نون خیفہ جو ساکن ہو جیسے اِضْرِبَنْ۔

فائدہ نون تاکید خفیفہ بسا اوقات حرف علت سے بدل جاتا ہے جیسے اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا جس کے لیے قانون آگے آرہا ہے۔ اوع بسا اوقات نون خفیفہ کو نون تنوین کی صورت میں لکھ دیا جاتا ہے جیسے لِیَکُوْنًا، لَنَسْفَعًا۔

ششم نون وقایه: نون وقایہ وہ ہے کہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو محفوظ کرنے کے واسطے لایا جائے جیسے ضَرَبَنِیْ۔

هفتم نون قطنی: نون قطنی وہ ہوتا ہے کہ جب دو ساکنین کو ملا کر پڑھا جائے تو ان کے درمیان میں ایک نون پڑھا جاتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَحَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔

فصل رابع

علم الصرف میں چند چیزیں مقصودی ہیں۔

(۱) تعلیل (۲) ابدال (۳) اسکان (۴) حذف (۵) ادغام (۶) تخفیف۔

پہلاقسم:تعلیل :کلمہ میں خفت پیدا کرنے لیے حرف علت میں تبدیلی کرنا جیسے قَوَلَ سے قَالَ ۔

دوسراقسم: ابدال :ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لانا۔ پھراس کی دوقسمیں ہیں۔

(۱)بدل ازحرف اصلی جیسے قَوَلَ سے قَالَ ۔

(۲)بدل ازحرف زائدہ جیسے ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ ۔

تیسراقسم :اسکان ۔حرف سے حرکت کوگرادینااسکی بھی دوقسمیں ہیں۔

(۱)اسکان بحذف حرکت جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ (۲)اسکان بنقل حرکت ساکن کی طرف جیسے یقْوُلُ سے یقُوْلُ اوراسکان بنقل حرکت متحرک کی طرف جیسے قُوِلَ سے قِیْلَ ۔

چوتھاقسم :حذف:حرف کوگرادینااسکی بھی دوقسمیں ہیں۔

(۱)حرف زائدکاحذف کرناجیسے یکْرِمُ ۔لَمْ تَسْطِعْ۔

(۲)حرف اصلی کاحذف کرناجیسے یَوْ عِدُ سے یَعِدُ ۔ اُدْعُوْ سے اُدْعُ ۔

اورکبھی دوحرف اصلی حذف ہوتے ہیں۔جیسے اِوْقِیْ سے قِ۔ لَمْ یَوْقِیْ سے لَمْ یَقِ ۔

پانچواں قسم:**ادغام**:دوحرف کوایک حرف مشددبنادینااسکی دوقسمیں ہیں

(۱)ادغام المتجانسین جیسے فَرَرَ سے فَرَّ (۲) ادغام المتقاربین جیسے وَعَدْتُ سے وَعَتُّ ۔

چھٹا قسم تخفیف ۔کلمہ کوہلکابنانااسکی تین صورتیں ہیں(۱) تخفیف بالابدال ۔(۲) تخفیف بحذف الحرف ۔(۳) تخفیف بنقل حرکت ۔

فصل خامس

ہفت اقسام میں اقسام ستہ مذکورہ کاجریان۔

قسم اول صحیح :(۱)اسمیں حقیقتااسکان چلتاہے جیسے ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ اورظاہراچار چیزیں۔(۲)ابدال جیسے اِخْتَصَمَ سے اِخْصَصَمَ (۳)ادغام جیسے اخْصَصَمَ سے خَصَّمَ

(۴)حذف جیسے یُکْرِمُ۔

قسم ثانی مھموز ۔ یہ چونکہ ثقیل ہوتا ہے اسلیئے اس میں فقط تخفیف چلتی ہے تخفیف کی مذکورہ تین صورتیں مراد ہیں (۱) تخفیف بالابدال جیسے اَءْمَنَ سے آمَنَ۔

(۲) تخفیف بہ نقل حرکت جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ۔

(۳) تخفیف بالحذف جیسے یُأکْرِمُ سے یُکْرِمُ۔

قسم ثالث مضاعف: اس میں تین چیزیں واقع ہوتی ہیں (۲) ادغام جیسے مَدَدَ سے مَدَّ

(۲) ابدال جیسے اَمْلَیْتُ ، قَصَّیْتُ، تَظَنَّیْتُ، تَسَرَّیْتُ دراصل اَمْلَلْتُ، قَصَّصْتُ، تَظَنَّنْتُ، تَسَرَّرْتُ اور ایسے ہی تَقَضّٰی، تَظَنّٰی، دَسّٰھَا ہے دراصل تَقَضَّضَ، تَظَنَّنَ، دَسَّسَ

اسم کی مثال: دِیْنَارٌ ۔ قِیْرَاطٌ ۔ شِیْرَازٌ۔ دراصل دِنَّارٌ قِرَّاطٌ ۔ شِرَّازٌ۔

(۳) حذف جیسے مَسْتُمْ ظَلْتُمْ قَرْنَ دراصل مَسِسْتُمْ ظَلَلْتُمْ اقْرَرْنَ تھا۔

قسم رابع مثال ۔قسم خامس اجوف ۔قسم سادس ناقص

قسم سابع لفیف

ان چاروں قسموں میں تعلیل واقع ہوتی ہے تعلیل کی تین صورتیں مراد ہیں (۱) ابدال (۲) اسکان (۳) حذف ۔ امثلہ ماقبل میں گزر چکی ہیں۔

فصل سادس

چند فوائد

فائدہ ہمزہ اور الف میں فرق (۱) الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہمزہ کبھی ساکن اور کبھی متحرک (۲) الف بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ جھٹکے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ۔

فائدہ جنس ۔ جمع ۔ اسم جمع میں فرق۔

جمع: وہ ہے جو مافوق الاثنین پر بولی جائے اس کے لئے واحد ہو۔ اور اس کی واحد کی ضمیر نہ

لوٹ سکے۔

اسم جمع: وہ ہے جو مافوق الاثنین پر بولی جائے لیکن اسکے لیے واحد نہ ہو اور ضمیر واحد کے لیے مرجع بن سکے۔

جنس: جنس وہ ہے جو قلیل کثیر پر بولی جائے اور ضمیر واحد کے لیئے مرجع بھی بن سکے۔

فائدہ جمع سالم اور مکسر کے درمیان فرق: جمع سالم میں واحد کی بناء باقی رہتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور جمع مکسر میں ٹوٹ جاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ جسکی تفصیل تنویر شرح نحو میر میں گزر چکی ہے۔

فائدہ فاعل اور اسم فاعل میں فرق (۱) اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور فاعل جامد ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ (۲) اسم فاعل ذات مبہم پر اور فاعل ذات معینہ پر دلالت کرتا ہے۔ (۳) اسم فاعل ہمیشہ وصف اور فاعل ہمیشہ ذات ہوتا ہے۔

فائدہ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: اسم فاعل میں حدوث ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں ثبوت اور دوام ہوتا ہے۔

فائدہ اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق: اسم تفضیل زیادتی بنسبت غیر کے ہوتی ہے جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ اور اسم مبالغہ میں زیادتی بنفسہ ہوتی ہے جیسے عَلَّامَةٌ۔ غَفَّارٌ۔

فائدہ معرب ومبنی کی تعریف۔ معرب وہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے مبنی وہ ہے جسکا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کتاب

بداں اسعدك الله تعالیٰ فی الدرین ۔

ترجمہ جان اے طالب علم نیک بخت بنائے تجھ کو اللہ تعالی دونوں جہانوں میں۔

سوال : مصنف رحمۃ اللہ نے تسمیہ سے کتاب کو شروع کیا تحمید کیوں ترک کی جب کہ احادیث دونوں کے بارے وارد ہیں۔

جواب : دونوں سے مقصود ذکر خداوندی تھا جو کہ بسم اللہ سے حاصل کیا گیا۔ نیز تسمیہ کے بارے میں زیادہ تاکید ہے آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا فرمان ہے اَلَا مَنْ كَتَبَ مِنكُمْ كِتَابًا فَلْيَكْتُبْ فِيْ اَوَّلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سوال : ابتداء میں بداں کا لفظ کیوں لایا گیا۔

جواب : مصنفین کی عادت حسنہ ہے طلباء کرام کو متوجہ کرنے کے لیے عربی کتب میں اعلم اور فارسی کی کتب میں بداں جیسے الفاظ ذکر کرتے ہیں نیز بگو اور بشنو وغیرہ کے بجائے بداں لاکر بتادیا اے طلباء کرام علم الصرف محض کہنے اور سننے تک محدود نہ رکھنا بلکہ دل میں جگہ دینا اور خوب یاد کرنا ہے۔

فائدہ بداں : لفظ داں امر کا صیغہ ہے۔ جسکا مصدر دانستن بمعنی جاننا۔ ماضی دانست اور مضارع داند آتا ہے۔ اور اس کے شروع میں با مکسور زائدہ ہے۔ جو تحسین کلام کے لیے لائی گی ہے۔

(اس طرح یہ زائدہ با فارسی کلام میں ماضی مضارع امر اور اسماً کے شروع میں لائی جاتی ہے۔

مگر یاد رکھیں اسکا مابعد اگر مضموم ہو تو یہ بھی مضموم پڑھی جائے گی ورنہ مکسور۔ جیسے بدان بکفت ہیں وغیرہ اور اسم پر داخل ہو تو ہمیشہ مفتوح ہوگی۔) اور کیونکہ یہ فعل امر کا صیغہ ہے۔ اسکا فاعل ہونا ضروری ہے۔ اور اسکا فاعل ضمیر مستتر تو ہے۔

سوال: کتاب فارسی میں ہے اَسْعَدَكَ اللّٰهُ یہ جملہ عربی میں کیوں لائے۔

جواب: آپ ﷺ کا فرمان ہے اَلدُّعَاءُ بِلِسَانِ الْعَرَبِيَّةِ اَسْرَعُ لِلْاِجَابَةِ عربی زبان میں چونکہ دعا جلد قبول ہوتی ہے اس لیے جملہ دعائیہ عربی میں لائے۔

سوال: یہ جملہ ماضیہ ہے حالانکہ دعاء تو حال اور مستقبل کے لیے ہوتی ہے جو کہ شعر میں مذکور ہے

آمده ماضی بمعنی مضارع چند جا
عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء
بعد موصول و نداء و لفظ حیث و کلما
در جزاء و شرط هر دو باشد در دعاء

خلاصہ اشعار۔

(۱) اگر ماضی کا مضارع پر عطف ہو تو ماضی کا مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۲) ماضی اسم موصول کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۳) ماضی حرف نداء اور منادی کے بعد جواب ندا کے شروع میں واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۴) ماضی لفظ حَيْثُ کے بعد واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۵) ماضی لفظ كُلَّمَا کے واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۶) فعل ماضی شرط واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۷) فعل ماضی جزاء واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔

(۸) فعل ماضی فعل ماضی مقام دعا میں واقع ہو تو بھی مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے۔
اس لیے ضابطہ ہے کہ جملہ دعائیہ ہمیشہ خبریہ ماضیہ ہوتا ہے بمعنی انشاء اور مضارع کے جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔رَحِمَہُ اللّٰہُ۔
نیز اگر اپنے معانی یعنی خبر اور ماضی پر قائم رہے تو بھی معنی صحیح بنتا ہے کیوں کہ گھر سے علوم کے لیے نکلنا سعادت دارین ہی تو ہے۔

کلمات لغت عرب تین قسم پر ہیں:

که کلمات لغت عرب بر سه قسم است اسم است وفعل است وحرف است اسم چوں رَجُلٌ وَفَرَسٌ فعل چوں ضَرَبَ وَدَحْرَجَ و حرف چوں مِنْ وَاِلٰی

ترجمہ: کلمات لغت عرب کے تین قسم پر ہیں۔ اسم ہے اور فعل ہے اور حرف ہے۔ اسم جیسے رَجُلٌ وَفَرَسٌ اور فعل جیسے ضَرَبَ وَدَحْرَجَ اور حرف جیسے مِنْ وَاِلٰی۔ جب ہر لغت کے کلمات تین قسم پر ہیں لغت کے ساتھ عربی کی قید کیوں لگائی۔

جواب: یہاں مقصود چونکہ عربی لغت کی تعلیم تھی۔ اس لیے یہ قید لگائی گئی ہے۔

سوال: مصنفؒ نے کہا کلمات تین قسموں میں بند ہیں یہ دعوی بلا دلیل ہے جو کہ قابل التفات بھی نہیں۔

جواب: مصنفؒ نے مشہور ہونے کی وجہ سے دلیل کو ترک کر دیا۔

دلیل حصر کلمہ تین حال سے خالی نہیں کہ ذات ہوگا یا وصف ہوگا یا رابط ہوگا۔ اگر ذات ہوگا تو اسم ہے اور وصف ہو تو فعل ہے اور رابط ہو تو حرف ہے۔

سوال: علم الصرف میں جب مقصود اسم وفعل وحرف کی پہچان ہے اور انکی پہچان بغیر علامات کے بہت مشکل ہے تو مصنف نے علامات کو کیوں بیان نہیں کیا۔

جواب: علم الصرف میں طلباء کو انکی پہچان گردانوں کے ذریعے ہوتی ہے اسلیے علامات

کو بیان نہیں کیا ۔

علامات اسم : کے لئے شعر۔

لام وتنوین وحرف جر مسندالیه منسوب دان
پس مصغر وتثنیه مجموع و مضاف دان
پس تائے متحرک موصوف این علامات اسم دان
نظم وفعل کردم آنچه دیدم در کتب نحویان

علامات فعل : کے لئے شعر:

سین سوف جازمه قد تائے ساکن امر دان
اتصال تائے فعلتُ نهی این علامت فعل دان

علامات حرف : کے لئے شعر:

در حرف هرگز نه باشد اے عزیز
از علامات اسم وفعل هیچ چیز

ان علامات کے لیے دلائل احقر نے تنویر شرح نحو میر میں مختصراً جمع کر دیئے۔

اسم کی باعتبار تعداد حروف اصلی کے تین قسمیں ہیں

واسم برسه قسم است ثلاثی ورباعی وخماسی ، ثلاثی سه حرفی را گویند چوں زَیْدٌ رباعی چهار حرفی را گویند چوں جَعْفَرٌ ، خماسی پنج حرفی را گویند چوں سَفَرْجُلٌ

(ترجمہ) اور اسم تین قسم پر ہے۔ ثلاثی اور رباعی اور خماسی۔ ثلاثی تین حرف والے کلمے کو کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ اور رباعی چار حرف والے کلمے کو کہتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ اور خماسی پانچ حرف والے کلمے کو کہتے ہیں جیسے سَفَرْجُلٌ۔

فائدہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم متمکن (۲) اسم غیر متمکن ان کی تعریف معرب ومبنی والی ہے جو گزر چکی ہے اور فعل کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) فعل متصرف (۲) فعل غیر متصرف

فعل متصرف جسکی گردان ہو جیسے ماضی مضارع۔

فعل غیر متصرف جسکی گردان نہ ہو جیسے لَیْسَ، بِئْسَ، نِعْمَ۔ اور اسی طرح فعل تعجب کے صیغے۔

یاد رکھیں صرفی حضرات اسم متمکن اور فعل متصرف سے بحث کرتے ہیں لہذا یہ تقسیم اسم جامد متمکن کی ہے نہ مطلق اسم کی کیونکہ مصدر اور مشتق کی فقط دو قسمیں ہیں۔

اسم جامد متمکن باعتبار تعداد حروف اصلی کے تین قسم پر ہے۔

فائدہ جعفر کے چار معنی آتے ہیں (۱) نام آدمی (۲) خربوزہ (۳) گدھا (۴) نہر۔ یہ معانی اس مثال میں موجود ہیں۔ رَاَیْتُ جَعْفَرًا عَلٰی جَعْفَرٍ فِیْ جَعْفَرٍ یَاْکُلُ جَعْفَرًا یعنی میں نے ایک آدمی کو دیکھا نہر میں گدھے پر سوار ہو کر خربوزہ کھا رہا تھا۔

وجہ تسمیہ: ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ اور ثلاثی رباعی خماسی ثلثۃ۔ اربعۃ۔ خمسۃ۔ کی طرف منسوب ہیں نہ ثلاث رباع خماس کی طرف ورنہ معنی فاسد ہو جاتا ہے باقی رہا فاء کلمہ پر ضمہ یہ نسبت کی وجہ سے ہے۔

سوال: اسم احادی اور ثنائی بھی تو ہوتا ہے جیسے کاف اور تاء ضمیر اور نا ضمیر۔

جواب: یہ اسماء غیر ممکنہ ہیں جن کے بارے میں بتا چکے ہیں کہ یہ علم الصرف میں مبحوث عنہا نہیں۔

سوال: اسم سادسی کیوں نہیں بنایا گیا۔

جواب: کلمہ کی بناء کم از کم تین حروف سے ہوتی ہے۔ اگر سداسی بنا لیا جاتا طالب علم کے لیے فرق کرنا مشکل ہو جاتا کہ یہ ایک کلمہ ہے یا کہ دو کلمہ۔

فعل کی باعتبار حروف اصلی کے دو قسمیں ہیں

فعل بر دو قسم است ثلاثی و رباعی ثلاثی
چوں ضَرَبَ رباعی چوں دَحْرَجَ

یہ تقسیم فعل اور مصدر اور مشتق کی ہے۔ فعل۔ مصدر۔ مشتق باعتبار تعداد حروف اصلی دو قسم پر

ہے۔ ثلاثی اور رباعی۔ امثلہ۔ فعل ثلاثی جیسے ضَرَبَ مصدر رباعی جیسے دَحْرَجَ مصدر ثلاثی ضَرْباً۔ رباعی دَحْرَجَةً مشتق ثلاثی ضَارِبٌ۔ مشتق رباعی مُدَحْرِجٌ۔

سوال: اسم جامد کی طرح فعل خماسی وضع کیوں نہیں کیا گیا۔

جواب: فعل میں پہلے ثقل تھا اگر خماسی بناتے ثقل مزید بڑھ جاتا۔

سوال: فعل احادی اور ثنائی بھی ہوتا ہے مصنف نے کیوں ذکر نہیں کیا۔ جیسے قِ۔ سَلْ وغیرہ۔

جواب: حقیقت میں قِ۔ اَوْقِی تھا۔ قانون کے تحت قِ بن گیا۔ اسی طرح سَلْ اصل میں اِسْئَلْ تھا لہذا کوئی فعل بھی احادی اور ثنائی نہیں ہوتا۔

سوال: حرف کی تقسیم کیوں نہیں کی گئی۔

جواب: تمام حروف مبنی ہوتے ہیں صرفی حضرات مبنی سے بحث نہیں کرتے۔

نیز حرف کی گردان کا نہ ہونا بھی وجہ ترک ہے۔

فائدہ: ابتداءً حروف دو قسم پر ہیں حروف مبانی، حروف معانی، حروف معانی وہ حروف معانی ہیں جن کا معنی ہوتا ہے اور مبانی وہ ہے جن کا معنی نہ ہو بلکہ لفظوں کو جوڑنے کے لیے لائے جاتے ہو۔

بداں کہ میزان در کلام عرب فا و عین و لام است۔

ترجمہ جان اے طالب علم ترازو کلام عرب کا فا، عین، لام ہے۔

سوال: کلام عرب کے لیے میزان کیوں بنایا گیا۔

جواب (۱): حروف اصلی اور زائدہ کو جدا کرنے کے لیے۔ (فصول اکبری ص ۱۰)۔

جس طرح سنار کے پاس سونے کے کھرے کھوٹے پرکھنے کے لیے ایک پیمانہ ہوتا ہے۔ تو صرفیوں نے بھی کلمات کو پرکھنے کے لیے یعنی اصلی اور زائدہ جدا کرنے کے لیے ایک وزن بنایا تاکہ کلمے کی اصلیت کو پرکھا جاسکے۔

جواب (۲): تا کہ کلمے کی صورت اور ہیت ذہن میں متصور ہو سکے مثلاً اِجْتَنَبَ بصورت اِفْتَعَلَ ہے

جواب (۳): تا کہ اختصار کے ساتھ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کون سا حرف اصلی ہے اور کون سا زائدہ مثلاً جب کہا جائے گا۔ مُسْتَخْرِجٌ کا وزن مُسْتَفْعِلٌ ہے تو یہ بات زیادہ مختصر ہے اس سے یوں کہیں کہ اس میں م۔س۔ت۔ زائدہ ہیں۔

سوال: میزان بنانا ہی تھا۔ تو کسی مادی شئ لوہا پیتل کا بنا لیتے حروف میں سے کیوں بنایا۔

جواب: جب موزون غیر مادی شئ تھے تو اس لیے ضروری تھا کہ میزان بھی غیر مادی شئ یعنی حروف کے قبیل سے ہو۔

سوال: میزان کے لیے حروف تہجی میں سے فا، عین، لام کا انتخاب کیوں کیا گیا۔

جواب: حروف کی باعتبار مخارج کے تین قسمیں ہیں شفوی۔ وسطی۔ حلقی ان میں سے ایک ایک حرف لیا گیا شفوی میں سے فا اور حلقی میں سے عین اور وسطی میں سے لام لیا گیا۔

سوال: شفوی و حلقی و وسطی اور حروف بھی تھے انکا انتخاب کیوں پھر اس ترتیب خاص کی وجہ کیا ہے؟

جواب: میزان یعنی ترازو اعم ہوتا ہے اس لیے میزان کے لیے اعم الافعال کی ضرورت تھی کہ یہ تین حروف اسی ترتیب فعل پر اعم الافعال بنتا ہے اسی لیے ان حروف کو اسی ترتیب پر منتخب کیا گیا۔

سوال: ترتیب یوں کیوں دی کہ پہلے فا کو پھر عین کو اور پھر لام اور اس کے علاوہ اور صورتیں بھی بن سکتی ہیں مثلاً عَفَلَ عَلَفَ فَلَعَ وغیرہ۔

جواب: اس ترتیب کے علاوہ بعض ترتیبوں سے کلمہ مہمل بن جاتا ہے۔ جیسے لعف اور بعض کا معنی خاص ہے عفل بمعنی مرض زبان لفع چادر کمبل فلع علف گھاس حالانکہ ہمیں ایسے حروف میزان کے لیے چاہیے جن کا معنی دنیا کے ہر کام پر سچا آوے اور وہ یقیناً یہی ترتیب ہے۔ یعنی ف ع ل

جواب: کیونکہ فعل میں تغیر وتبدیلیاں بنسبت اسم کے زیادہ ہیں۔اور علم الصرف سے مقصود تغیر تبدل اعلال وتعلیل کو معلوم کرنا ہے۔تولہذا ف ع ل والی ترتیب ہی مناسب ہے۔ جو کہ ہمارے مقصود کے ساتھ زیادہ مشابہہ ہے۔

جواب: کیونکہ حروف شفوی اور وسطی خفیف ہیں۔اور حلقی کچھ ثقیل ہیں۔لہذا شفوی وسطی کو اطراف میں اور حلقی کو درمیان میں لائے تاکہ مادی ترازو سے مناسبت ہوجائے کہ اس کیپلوے بنسبت درمیان والی ڈنڈی کے ہلکے ہوتے ہیں۔درمیان والی ڈنڈی مضبوط ہوتی ہے۔جوانکا بوجھ سہارتی ہے۔اسی طرح عین حرف حلقی اپنے پلڑے فا اور لام کا بوجھ سہارتا ہے۔

سوال: کام کے معنی میں تو لفظ عمل بھی آتا ہے۔اور اس میں جمیع مخارج بھی موجود ہیں اس کو بھی میزان بنا سکتے تھے۔

جواب: ٹھیک ہے اسکا معنی بھی کرنا ہے۔مگر پھر بھی کچھ خاص ہے۔کیونکہ اللہ تعالی کے کام کو عمل کہنا درست نہیں بلکہ فعل کہنا درست ہے کیونکہ عمل تو وہ ہوتا ہے جو اعضاء جوارح سے کیا جائے۔

سوال: میزان کے لیے ثلاثی کا انتخاب کیوں۔

جواب: اگر میزان رباعی ہوتا تو ثلاثی کے وزن کے لیے ایک حرف کم کرنا پڑتا اور خماسی سے دو حرف کم کرنا پڑتے اور یہ بات واضح ہے کہ کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

فائدہ: جس کلمہ کا وزن کیا جائے گا اسکو موزون یا صیغہ اور ف عین لام کو وزن۔

میزان یا موزون بہ کہتے ہیں۔اور مقدار معلوم کرنے کو وزن کرنا کہتے ہیں۔مثلاً ضَرَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔تو ضَرَبَ موزون اور فَعَلَ وزن کہلائے گا۔

فائدہ: باقی صرفی لوگ جب وزن کریں گے۔تو موزون اور وزن میں پانچ باتوں کا لحاظ کریں گے یعنی موافقت کریں گے۔(۱) حرکات وسکنات۔یعنی جو حروف متحرک ہوں وزن میں بھی

اور جہاں ساکن ہوں تو وزن میں بھی اس کے مقابل ساکن ہوں جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ (۲) حرکات خصوصیہ میں بھی موزون میں جہاں فتح ہوگا۔ وزن میں بھی فتح ہوگا۔ اور کسرہ کے مقابلہ میں کسرہ ضمہ کے مقابلہ میں ضمہ ہوگا۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ (۳) حروف اصلی اور زائدہ کا تقابل یعنی موزون میں جس مقام پر اصلی حروف ہوگا۔ تو وزن میں بھی ف ع ل میں اصلی حرف ہوگا۔ اور جہاں زائدہ ہو تو وزن میں زائدہ لائیں گے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ (۴) حذف میں یعنی جو حروف موزون میں حذف ہوگا تو وزن مین بھی اس کے مقابل والا حرف حذف ہوگا۔ مثلاً یَھَبُ ۔ یَعِدُ بروزن یَعَلُ یَعِلُ کیونکہ اصل میں یَوْھَبُ اور یَوْعِدُ تھا قانون کے تحت واو گرگئی۔

جمہور کے نزدیک محذوف حرف کا اعتبار وزن میں بایں طور کریں گے۔ کہ چونکہ اصل میں موجود تھا۔ لہٰذا وزن میں بھی اصل یہ نکالیں گے۔ محذوف حرف کو حذف نہیں کرینگے۔ بلکہ ذکر کرینگے جیسے یَھَبُ بروزن یَفْعَلُ مقلوب میں تقابل یعنی جہاں موزون میں قلب مکانی کرینگے۔ یعنی حروف کی جگہ بدلیں گے تو وزن میں بھی اس کے مقابل آنے والے حرف کو اسکی جگہ لے آئیں گے جیسے اشیاٗ بروزن لفعا کیونکہ اصل میں شیاٗ تھا۔ اسی طرح حادی بروزن عالف تھا۔ کیونکہ اصل میں واحد تھا قلب مکانی کر کے حادی وغیرہ پڑھا گیا۔

فائدہ: صرفی حضرات وزن صرف اسماٗ متمکنہ کا کریں گے یا افعال کا کریں گے باقی اسماٗ غیر متمکنہ یا حروف کا وزن نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان سے ہماری بحث نہیں ہوتی۔

فائدہ: اسماٗ غیر متمکنہ اور حروف کا وزن نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں۔ (۱) کیونکہ ان میں تصریف نہیں ہوتی جبکہ صرفی کا اصل کام تصریف وگردانیدن یک صیغہ بسوے صیغہاۓ مختلفہ ہے (۲) بوجہ انکے جامد مبنی ہونے کے ضعیف وکمزور ہے۔ جو لائق قابل وزن نہیں۔ (۳) بوجہ رفیع شان ہونے کے کہ میزان انکو برداشت نہیں کرسکتا۔

حروف بر دو قسم است حرف اصلی و حرف زائده ، حرف اصلی آنست که در مقابله فاوعین ولام بود چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ ، حرف زائده آنست که در مقابله این حروف نبود چوں اَکْرَمَ بروزن اَفعَلَ

(ترجمہ) اور حرف دو قسم پر ہے حرف اصلی اور حرف زائدہ حرف اصلی وہ ہے جو فاء عین اور لام کے مقابلہ میں ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور حرف زائدہ وہ ہے فاء عین لام مقابلہ نہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

حروف دو قسم پر ہیں (۱) حرف اصلی (۲) حرف زائدہ۔

حروف اصلی : وہ ہے جو مجرد و مزید فیہ کی سب گردانوں میں موجود ہو جیسے ضَرَبَ کے حروف ضاد۔ را۔ باء ساری گردانوں میں موجود ہیں۔

حکم حرف اصلی : یہ ہے کہ ان کے وزن میں فا ،عین ،لام کو لایا جائے گا جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔

حروف زائدہ : وہ ہیں جو اسی باب کی تمام گردانوں میں موجود نہ ہوں جیسے اَکْرَمَ کا ہمزہ۔

حکم حروف زائدہ : انکے وزن میں فا، عین، لام نہ لایا جائے گا جیسے اَکْرَمَ بروزن افعل

حروف زائدہ کی پہلی تقسیم

حروف زائدہ دو قسم پر ہے (۱) اپنے ماقبل کی جنس میں سے ہو جیسے اِحْدَوْدَبَ (۲) اپنے ماقبل کی جنس میں سے نہ ہو جیسے اِنْصَرَفَ۔

قسم اول کا حکم: یہ ہے کہ یہ حروف زائدہ انتیس حروف میں سے ہوسکتا ہے اور وزن میں یہ ماقبل والے حرف اصلی کے تابع ہوگا۔ جیسے اِحْدَوْدَبَ بروزن اِفْعَوْعَلَ دال اول اصلی ہے اس کے مقابلہ میں عین ہے اور دوسری دال زائدہ اس کے مقابلے میں عین لائیں

گے۔

قسم دوم کا حکم: یہ حرف زائدہ سَئَلْتُمُوْنِيهَا میں سے ہوگا۔ اور وزن میں اپنی شکل وصورت آئے گا۔ فاعین لام کے مقابلہ میں نہیں آئے گا۔ جیسے يَضْرِبُ بروزن يَفْعِلُ۔

حروف زائدہ کی دوسری تقسیم

حرف زائدہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) زائدہ برائے اشتقاق (۲) زائدہ برائے نقل باب (۳) زائدہ برائے الحاق۔

زائدہ برائے اشتقاق: وہ حرف زائدہ ہے کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے ضَرَبَ سے يَضْرِبُ بناتے وقت زیادہ کیا گیا ہے جیسے کَرُمَ سے اَكْرَمَ بناتے وقت ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے نقل باب: وہ حرف زائدہ کہ ایک باب سے دوسرے باب کو بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے کَرُمَ سے اَكْرَمَ بناتے ہمزہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

زائدہ برائے الحلق: وہ حرف زائدہ کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہم وزن بناتے وقت زیادہ کیا جائے جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ کے ہم وزن کرنے کے لیے دوسری باء کو بڑھایا گیا ہے تو جَلْبَبَ۔

قسم اول کی پہچان: جو حرف زائدہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم میں نہ ہو اور بعد والے صیغوں میں لایا گیا ہو تو یہ زائدہ برائے اشتقاق ہوگا جیسے ضَرَبَا کا الف زائدہ جو ضَرَبَ میں نہیں۔ تو الف زائدہ برائے اشتقاق ہے۔

قسم دوم کی پہچان: جو حرف زائدہ صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معلوم مزید میں ہو مجرد میں نہ ہو جیسے اَكْرَمَ میں ہمزہ ہے اس مجرد کَرُمَ میں نہیں یہ زائدہ برائے نقل باب ہے۔

قسم سوم کی پہچان: اس کا تعلق سماع سے ہے قیاس کو اس میں داخل نہیں لہذا

اس کے معلوم کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں۔

فائدہ زائدہ برائے اشتقاق اور برائے نقل باب معنوی غرض کے لیے لائے جاتے ہیں۔ اورزائدہ برائے الحاق لفظی غرض کے لیے لائے جاتے ہیں۔

فائدہ صرفیوں کے نزدیک زائد برائے نقل باب اور برائے الحاق کا زیادہ اعتبار ہے۔

فائدہ حروف زائدہ کے پہچاننے کے تین طریقے ہیں (۱) اشتقاق (۲) غلبہ۔ (۳) عدم النظیر۔

اشتقاق: جو حرف بعض گردانوں میں ہوں، اور بعض میں میں نہ ہوں جیسے ضَرَبَا میں الف اور ضَرَبُوْا میں واو زائدہ ہے۔ الخ

غلبہ: جو حروف خاص خاص مقام میں زائد ہوتے ہیں جیسے تا جو حالت وقف ہا ہو جاتی ہے جبکہ اس سے پہلے تین حرف ہوں جیسے ضَرَبَۃٌ اور ایسے الف نون زائدتان جو آخر کلمہ میں زائد ہوتے ہیں جبکہ ان سے پہلے تین حرف ہوں جیسے ضُرْبَانٌ بروزن فُعْلَانٌ۔

عدم النظیر: اگر کلمہ کے تمام حروف کو اصل سمجھ کر وزن نکالا جائے تو ایسا وزن نکلے کہ کلمہ عربی میں اس جیسا کہ کوئی کلمہ نہ ہو جیسے قَرَنْفُلٌ کے تمام حروف کو اصلی سمجھتے ہوئے وزن نکالا جائے تو اسکا وزن فَعَلْلُلٌ ہوگا جو کلام عرب میں بے مثل ہے لہذا اس میں نون زائدہ ہے اس کا وزن فَعَنْلُلٌ ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا حروف مبنی ہوتے ہیں۔ لہذا ان سے بحث نہیں کریں گے۔ تو یہاں کیسے بحث شروع کردی

جواب: حرف دو قسم پر ہے حرف معانی و مبانی حروف معانی وہ ہیں۔ جسکا معنی ہو۔ جیسے فی الی عن اور مبانی وہ ہیں جنکا معنی نہ ہو۔ بلکہ محض لفظوں کو جوڑنے کے لیے آتے ہیں۔ تو اس جگہ ہماری بحث حروف معانی سے ہے مبانی سے نہیں ہے۔

جواب (۲): حروف دو طرح کا ہے۔ (۱) مقابل اسم و فعل (۲) جس سے اسم فعل بنے ہم نے

کہا ہے۔ کہ حرف سے بحث نہیں کریں گے۔ تو اس سے ہماری مراد وہ حرف ہیں۔ جو مقابل اسم وفعل ہوتے ہیں۔ یعنی من الی وغیرہ۔

وحرف اصلی در ثلاثی سہ است فا و عین ویک لام چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وحرف اصلی در رباعی چہار است فا وعین و دو لام چوں دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ وحرف اصلی در خماسی پنج است فا و عین و سہ لام چوں جَحْمَرِشْ بروزن فَعْلَلِلْ۔

(ترجمہ) اور حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فاء اور عین اور ایک لام جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور حرف اصلی رباعی میں چار ہیں فا عین اور دو لام جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ اور حرف اصلی خماسی میں پانچ ہیں فا اور عین اور تین لام جیسے جَحْمَرِشْ بروزن فَعْلَلِلْ۔

سوال: رباعی اور خماسی میں لام کلمہ میں تکرار اور زیادتی کی ہی۔ فاء یا عین میں کیوں نہیں کی۔

جواب: صرفی اور نحوی جب بھی زیادتی کرتے ہیں آخر کلمہ کرتے ہیں اور لام آخر کلمہ تھا اسی لیے اسکی زیادتی اور تکرار کیا گیا۔

فائدہ: موزون کا ہر وہ حرف جو وزن کرتے وقت فا کے مقابلہ میں آئے اسے فا کلمہ جو عین کلمہ کے مقابلہ میں آویگا اسے عین کلمہ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں آویگا اسے لام کلمہ کہتے ہیں۔ مثلا ضَرَبَ بروزن فَعَلَ تو ہم یوں کہیں گے کہ ض فا کلمہ را عین کلمہ ب لام کلمہ ہے۔ اسی طرح جو رباعی کلمہ کے وزن میں دوسرے لام کلمہ کے مقابلہ میں آویگا اسے لام کلمہ ثانی کہیں گے۔ اور خماسی کلمہ کے وزن میں تیسرے لام کے مقابلہ میں ہوگا۔ اسکو لام کلمہ ثالث کہیں گے۔

ثلاثی کی دو قسمیں ہیں:

ثلاثی بر دو قسم است ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ

(ترجمہ) ثلاثی دو قسم پر ہے ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ ہے جس کے تین حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔

ثلاثی مزید فیه: وہ ہے جس کے تین حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

ورباعی نیز بردو قسم است رباعی مجرد ورباعی مزید فیه رباعی مجرد انست که بر چهار حرف اصلی او چیزے زیاده نه بود. چوں دَحْرَجَ بروزن **فَعْلَلَ** ورباعی مزید فیه آن است که بر چهار حرف اصلی او چیزے زیاده بود چوں **تَدَحْرَجَ** بروزن **تَفَعْلَلَ**۔

(ترجمہ) اور رباعی بھی دو قسم پر ہے رباعی مجرد ور باعی مزید فیہ۔

رباعی مجرد: وہ ہے جس کے چار حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ۔

رباعی مزید فیه: وہ ہے جس کے چار حرف اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔

وخماسی نیز بر دو قسم است خماسی مجرد. وخماسی مزید فیه خماسی مجرد آن است که بر پنج حرف اصلی او چیزے زیاده نه بود. چوں جَحْمَرِشْ بروزن **فَعْلَلِلْ** خماسی مزید فیه آن است که بر پنج حرف اصلی او چیزے زیاده بود چوں خَنْدَرِيْسْ بروزن **فَعْلَلِيْلْ**۔

(ترجمہ) اور خماسی بھی دو قسم پر ہے خماسی مجرد خماسی مزید۔

خماسی مجرد: خماسی مجرد وہ ہے کہ جس کے پانچ حروف اصلی سے کوئی حرف زیادہ نہ ہو جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

خماسی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کے پانچ حروف اصلی سے کوئی حرف زیادہ ہو جیسے خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ۔

فائدہ ثلاثی مجرد ومزید اور رباعی مجرد ومزید فیہ کا مدار ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب پر ہے

اگر اس میں تین حرف اصلی ہو اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو تو تمام باب ثلاثی مجرد کہلائے گا جیسے ضَرَبَ میں کوئی حرف زائد نہیں یہ تمام باب ثلاثی مجرد ہے۔ اور اگر اس میں کوئی حرف زائد آ گیا تمام باب ثلاثی مزید کہلائے گا جیسے اَکْرَمَ۔ ایسا ہی حال رباعی مجرد ومزید کا ہے۔ اس لیے کہ زائدہ برائے اشتقاق کا مجرد اور مزید ہونے میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

سوال: آپ نے ثلاثی مجرد کی یہ تعریف کی ہے کہ جس میں تین حرف اصلی سے کوئی چیز زائد نہ ہو۔ اگر زیادہ ہو تو اسے مزید فیہ کہیں گے۔ حالانکہ ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ میں الف ویا زائدہ ہیں۔ باوجود اس کے کہ تمام صرفی انہیں ثلاثی مجرد کہتے ہیں۔ حالانکہ تعریف کے مطابق انہیں مزید فیہ کہنا چاہیے وجہ۔

جواب: اصل میں مجرد اور مزید فیہ کا دارومدار ہر کلمہ کی ماضی کا پہلا صیغہ ہے۔ یعنی اس میں اگر کوئی حرف زائد نہ ہوگا۔ تو مجرد ورنہ مزید کہلایا جائے گا لہذا ضَارِبٌ اور یَضْرِبُ کہلائیں گے کیونکہ ان کی ماضی ضرب ہے۔ جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہے۔ لہذا اصل تعریف یوں ہے کہ ثلاثی مجرد ہر وہ کلمہ ہے۔ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں اور میں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے ضَرَبَ ثلاثی مزید فیہ وہ کلمہ ہے۔ جس کی ماضی کے پہلے صیغے میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی چیز زائد ہو جیسے اَکْرَمَ۔

مگر یاد رکھیں کہ اسم جامد ثلاثی رباعی میں ماضی والی قید کی زیادتی نہیں کریں گے۔ مثلا یوں کہیں

گے۔ کہ ہر وہ اسم جامد کہ جس میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی زائدہ نہ ہو۔ یا زایدہ ہوں ۔وغیرہ کیونکہ اسم جامد کی ماضی نہیں ہوتی۔

فائدہ فعلوں میں حروف اصلی اور زائدہ کی تعداد چھ تک ہوسکتی ہے ماسوائے تائے تانیث اور علامت تثنیہ وجمع وغیرہ کے۔ اور اسموں میں سات تک ہوسکتی ہے سوائے تائے تانیث اور الف تانیث اور یائے نسبت وغیرہ کے۔

فائدہ: اسم خواہ جامد ہو یا مصدر یا مشتق اس میں زیادتی چار حروف سے زیادہ نہیں ہوسکتی اور کوئی کلمہ سات حروف سے بڑھ کر زیادہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن چونکہ اشکال ہوتا ہے کہ شاید ہر قسم کے حرف میں زیادتی چار حرف تک ہوسکتی ہے۔ لہذا اسم رباعی آٹھ اسم خماسی نو حروف والا ہوسکتا ہے۔

تو یاد رکھیں کہ کوئی حروف سات حروف سے زیادہ نہیں ہوسکتا لہذا رباعی میں تین اور خماسی میں دو اور ثلاثی میں چا حرف زیادہ ہوسکتے ہیں۔

تنبیہ: سات حروف سے مراد تا تانیث والف تانیث اور یا نسبت یا تصغیر اور علامت تثنیہ وجمع کے علاوہ ہیں۔ مگر تین کلمات شاذ ہیں۔ جو کہ آٹھ حروف رکھتے ہیں۔

فائدہ: جَحْمَرِشْ کے چار معنی آتے ہیں۔ جو کہ اس شعر میں بند ہیں۔ شعر:

پیر زن باشد دگر هم زن که دارد خوئے بد
ماده شتر که دارد شیر چهارم اژدها

خندریس پرانی شراب اور پرانی گندم کے معنی میں آتا ہے۔

بدان که جمله اقسام اسم و فعل از هفت اقسام بیرون نیست ۔بیت۔

صحیح است مثال است و مضاعف
لفیف وناقص و مهموز و اجوف

(ترجمہ) جان اے طالب علم کہ اسم متمکن اور فعل متصرف کے جملہ اقسام سات قسموں سے خالی

نہیں وہ سات اقسام اس شعر میں بند ہیں (۱) صحیح ہے اور مثال ہے اور مضاعف ہے۔
لفیف اور ناقص اور مہموز اور اجوف ہے۔

سوال: اسمائے متمکنہ اور افعال متصرفہ کی سات قسمیں ہیں۔ یہ تقسیم اصول کے اعتبار سے ہے یا فروع کے اعتبار سے دونوں شقیں باطل ہیں۔ کیوں کہ چار اصول ہیں۔
(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف (۴) معتل اور فروع دس سے بھی زیادہ ہیں۔ لہذا یہ تقسیم نہ اصول کے اعتبار سے صحیح ہے اور نہ فروع کے اعتبار سے بلکہ اصول کے ساتھ بعض فروع کو بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

جواب: یہ تقسیم اصول کے اعتبار سے ہے لیکن معتل کی بعض فروع بوجہ مقصود اصلی ہونے کے اصول کا درجہ دیتے ہوئے ان کے ساتھ ذکر کر دیا ہے (حنفیہ)

فائدہ: اسم اور فعل کی مزاج حروف کے اعتبار سے جب تقسیم کرتے ہیں۔ تو بعض صرفی دو اقسام بناتے ہیں جیسے شافیہ والے نے کہا اور بعض چار بناتے ہیں جیسے صرف میر وغیرہ والے نے بنائی ہیں۔ اور بعض سات اور بعض دس اور بعض اس سے بھی زیادہ جیسے دستور والے نے کہا۔ اس میں اشکال نہیں ہونا چاہئے۔ یہ محض اجمال و تفصیل کا فرق ہے۔ یعنی کسی صاحب نے دیکھا کہ اصل تقسیم حرف علت کا ہونا یا نہ ہونا ہے۔ اس نے دو قسمیں بناڈالیں یعنی یا کلمہ یا صحیح ہوگا یا معتل اور مھموز و مضاعف میں چونکہ حرف علت نہیں لہذا انکو صحیح سے شمار کیا۔ اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ ہمزہ میں بھی بڑی بیماری نہ سہی تاہم کچھ ثقل تو ہے۔ اس طرح تضعیف سے بھی کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے۔ تو انہوں نے دو کی بجائے چار اقسام بیان کر دی ہیں۔ یعنی صحیح معتل مضاعف مھموز اور جنہوں نے دیکھا کہ معتل کی ہر قسم مستقل اعلال و تعلیل کی محتاج ہے۔ انہوں نے چار کی بجائے سات اقسام بیان کی ہیں۔

صحیح الست که مقابله فاو عین و لام اسم یا فعل حرف علت و همزه و تضعیف نبود چوں ضَرْبٌ و ضَرَبَ بروزن فَعْلٌ و فَعَلَ و

حرف علت سه است واو الف یا چوں جمع کنی وائے شود۔

صحیح کی تعریف: صحیح وہ ہے جو فاء اور عین لام کے مقابلہ میں حرف علت اور ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرْبٌ وضَرَبَ بروزن فَعْلٌ و فَعَلَ۔ صحیح کے بارے میں اگر چہ مذاہب اور بھی ہیں۔

وجہ تسمیہ: صحیح کا معنی ہے تندرست اور سالم ہونا۔اور یہ بھی چونکہ ہمزہ اور حرف علت وغیرہ کی بیماریوں سے تندرست اور سالم ہوتا ہے اس لیے اس کو صحیح کہتے ہیں۔اکثر حضرات کے نزدیک اسکو سالم کہنا بھی درست ہے۔اور عند البعض سالم کہنا جائز نہیں (نغزک)

حرف علت تین ہیں واو،الف،یاء شعر۔

حرف علت نام کردند واو الف یائے را
هر که را درد رسد لا چار گوید وائے را

مهموز آنست که درمقابله فا یاعین یا لام همزه بود۔ وآں برسه قسم است مهموز الفاء و مهموز العین و مهموز اللام۔ مهموز الفاء آنست که مقابله فاء کلمه همزه بود چوں اَمْرٌ و اَمَرَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ ۔مهموز العین آنست که مقابله عین کلمه همزه بود چوں سَئْلٌ و سَئَلَ بروزن فَعْلٌ و فَعَلَ۔ مهموز اللام الست که مقابله لام کلمه همزه بود چوں قَرْءٌ وقَرَءَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ۔

مہموز کی تعریف اور اقسام: مہموز وہ ہے جس کے فا یا عین یا لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔

وجہ تسمیہ : مھموز کا معنی ہمزہ دیا ہو چونکہ اس میں ہمزہ ہوتا ہے اس لیے اسکو مھموز کہتے ہیں پھر مہموز کی تین قسمیں ہیں مہموز الفاء اور مہموز العین اور مہموز اللام ۔

مھموز الفاء: وہ ہے جو مقابلہ فا کلمہ کے ہمزہ ہو جیسے اَمْرٌ و اَمَرَ بروزن فَعْلٌ و

فَعَلَ۔

مھموز العین وہ ہے جو مقابلہ عین کلمہ کے ہمزہ ہو جیسے سَئْلٌ و سَئَلَ بروزن فَعْلٌ وَ فَعَلَ **مھموز اللام**: وہ ہے جو مقابلہ لام کلمہ کے ہمزہ ہو جیسے قَرْءٌ وَ قَرَءَ بروزن فَعْلٌ وَ فَعَلَ۔

و مضاعف الست که در حرف اصلی او از یک جنس بود، و مضاعف بر دو قسم است مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی الست که در مقابله عین و لام اسم یا فعل دو حرف از یک جنس بود چون مَدٌّ ومَدَّ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ که در اصل مَدْدٌ و مَدَدَ بود و مضاعف رباعی الست که در مقابله فا و لام اول عین و لام ثانی دو حرف از جنس بود چون زَلْزَلَ و زِلْزَالٌ بروزن فَعْلَلَ و فِعْلَالٌ۔

مضاعف کی تعریف اور اقسام۔

مضاعف وہ ہے جس میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔

وجہ تسمیہ: مضاعف کا معنی دوگنا کیا ہوا چوں کہ اس میں بھی دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں اس لیے اسکو مضاعف کہتے ہیں۔ اور مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی وہ ہے جس کے عین لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں جیسے مدد ومدد بروزن فعل وفعل۔

سوال: مضاعف ثلاثی کی تعریف جامع نہیں کیونکہ دَدَنٌ ، قَلَقٌ ، قَفَقٌ جیسے کلمات پر صادق نہیں آتی۔

جواب: ایسے کلمات سے فعل نہیں آتے۔ اور اسم میں اگرچہ آتے ہیں لیکن قلت کے

درجہ میں ہیں۔ اور ضابطہ ہے کہ القلیل کالمعدوم۔ لیکن بہتر تعریف یہ ہے۔

مضاعف ثلاثی : مضاعف ثلاثی وہ ہے جو ثلاثی میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔

مضاعف رباعی : مضاعف رباعی وہ ہے جو رباعی میں دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں جیسے زَلْزَلَ و زِلْزَالاً بروزن فَعْلَلَ و فِعْلَالاً اس تعریف پر کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا (انجاد الصرف)

و مثال آنست کہ در مقابلہ فاء کلمہ حرف علت بود چوں وَعْدٌ ووَعَدَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ ۔ اجوف آنست کہ در مقابلہ عین کلمہ حرف علت بود چوں قَوْلٌ و قَالَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ وناقص آنست کہ در مقابلہ لام کلمہ حرف علت بود رَمْیٌ و رَمٰی بروزن فَعْلٌ وفَعَل

مثال کی تعریف :وہ ہے جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر واو ہو تو مثال واوی جیسے وَعْدٌ وَوَعَدَ بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ اگر یا ہو تو مثال یائی جیسے یُسْرٌ وَ یَسَرَ بروزن فُعْلٌ وَفَعَلَ۔

وجہ تسمیہ: مثال کا معنی ہوتا ہے ہم مثل ہونا یہ بھی چونکہ قلت تعلیل کی وجہ سے صحیح کے ہم مثل ہوتا ہے اس لیے اسکو مثال کہتے ہیں۔

سوال : مثال الفی کیوں نہیں جب کہ الف بھی حرف علت ہے۔

جواب : الف ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہوتا ہے اس لیے مثال الفی محال ہے۔

سوال : یا جل مثال الفی نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ فاء کلمہ کے مقابلہ الف ہے۔

جواب : یا جل میں واو تبدیل شدہ ہے الف سے لہذا یہ مثال واوی ہے۔

اور یہی حال ہے اجوف الفی اور ناقص الفی کا۔

اجوف کی تعریف: وہ ہے جو عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر واو ہو تو اجوف واوی جیسے قَوْلٌ وَ قَالَ بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ اگر یا ہو تو اجوف یائی جیسے بَیْعٌ وَ بَاعَ بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔

وجہ تسمیہ: اجوف جوف سے ہے جس کا معنی ہے درمیان چونکہ اس میں بھی حرف علت درمیان میں ہوتا ہے اس اسکو اجوف کہتے ہیں۔

ناقص کی تعریف: وہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اگر واو ہو تو ناقص واوی جیسے دَعْوٌ وَدَعَا بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔

وجہ تسمیہ: ناقص کا معنی نقص والا اس میں بھی لام کلمہ حرف علت ہونے کی وجہ سے نقص پڑ گیا اس لیے اسکو ناقص کہتے ہیں۔

سوال: اجوف الفی اور ناقص الفی کیوں نہیں حالانکہ الف بھی تو حرف علت ہے۔

جواب: اجوف اور ناقص میں واو یاء الف سے بدل جاتا ہے تو التباس لازم آتا ہے اس لیے اجوف الفی اور ناقص الفی کو واضح نہیں کیا گیا۔

سوال: قال دعا جوف الفی اور ناقص الفی تو ہیں

جواب: یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جہاں بھی معتل میں الف ہو وہ واو سے یا یاء سے بدل ہوگا اصلی ہرگز نہیں ہوسکتا۔(از کتب صرف)۔

لفیف آنست کہ دو حرف اصلی او حرف علت باشند و لفیف بردو قسم است لفیف مقرون لفیف مفروق ، لفیف مقرون آنست کہ در حرف اصلی او حرف متصل بود چوں طَیٌّ و طَوٰی بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ و لفیف مفروق انست کہ دو حرف اصلی او علت متصل نبود چوں وَشْیٌ و وَشٰی بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ

۔

لفیف کی تعریف: لفیف وہ ہے جسکے دوحرف اصلی حرف علت ہوں۔

وجہ تسمیہ: لفیف کا معنی لپیٹا ہوا۔ یہ بھی دو حرف علت سے لپیٹا ہوا ہوتا ہے اس لیے اسکو لفیف کہتے ہیں۔ لفیف دو قسم پر ہے۔ (۱) لفیف مقرون (۲) لفیف مفروق

لفیف مقرون: لفیف مقرون وہ ہے جس میں دو حرف اصلی حرف علت کے متصل ہوں جیسے طیٌّ و طوی بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔

لفیف مفروق: وہ ہے جس میں دوحرف اصلی حرف علت کے متصل نہ ہوں جیسے وَشْیٌ وَوَشَی بروزن فَعْلٌ وَفَعَلَ۔ یہ تعریف صحیح جامع ہے جو کہ صرف کی دیگر کتب میں موجود تھی اس لیے اسکو نقل کیا جب کہ ارشاد الصرف والی تعریف پر اعتراض ہوتا تھا ویل۔ یوم یوی جیسے الفاظ سے لیکن یاد رکھیں فعل میں ایسے کلمات نہیں۔

اب تقسیم اس طرح ہیں کہ ہر کلمہ اسم یا فعل کو دیکھیں گے۔ کہ حرف اصلی کے مقابلہ میں حرف علت ہمزہ تضعیف ہے۔ یا نہیں اگر نہیں ہے تو صحیح اگر ہمزہ ہے تو مہموز۔ اور مہموز پھر تین اقسام پر ہے۔ اگر فا کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفا اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین اور اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام اور اگر تضعیف ہے تو مضاعف پھر مضاعف دو قسم پر ہے اگر کلمہ ثلاثی ہوگا۔ تو مضاعف ثلاثی اگر رباعی ہے تو مضاعف رباعی پھر مضاعف ثلاثی تین قسم پر ہے۔ (۱) فا عین کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے دَدَنَ تَتَرَ بَبَرَ مضاعف ثلاثی (۱) یا عین کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے مَدَّ دَسَبَّ تو اسے مضاعف ثلاثی کہیں گے۔ یا پھر ل فا اور لام کے مقابلہ میں دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں گے۔ جیسے قَلَقَ تو مضاعف ثلاثی (۳) اگر رباعی ہے تو اس کے مضاعف رباعی کہلانے کے واسطے شرط ہے۔ کہ جو حرف صحیح فا کے مقابلہ میں ہے اسی جنس کا پہلے لام کے مقابلہ میں ہو۔ اور عین کے مقابلہ میں ہو اسی جنس کا دوسرے لام کے مقابلہ میں ہو۔ جیسے زَلْزَلَ و زِلْزَالًا اور اگر حرف علت ہے۔ تو اسے معتل کہیں گے۔

پھر اسکی تین قسمیں ہیں۔(۱) فا عین لام میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں صرف ایک حرف علت ہوگا تو معتل یک حرفی اگر دو کے مقابلہ میں ہو تو معتل دو حرفی یا لفیف اور اگر تینوں کے مقابلہ میں ہو تو معتل سہ حرفی یا لفیف کہیں گے۔ پھر معتل حرفی تین قسم پر ہے۔ فا کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو معتل فا یا مثال کہیں گے۔ پھر مثال دو قسم پر ہے۔ فا کے مقابلہ میں حرف علت واو ہو تو مثال واوی جیسے وَعَدَ اور اگر یا ہے۔ تو مثال یائی جیسے یَسَرَ اور اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو معتل العین یا اجوف کہیں گے اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں واؤ ہو تو اجوف واوی جیسے قول اگر اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں یا ہو تو اجوف یائی جیسے بَیْعَ اور حرف علت لام کے مقابلہ میں ہو۔ تو معتل لام یا ناقص کہیں گے۔ پھر اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واو ہے تو ناقص واوی لام کلمہ کے مقابلہ میں یا ہے تو ناقص یائی جیسے دَعَوَ ، رَمَیَ اور اگر دو حرف علت ہوں تو اسے معتل دو حرفی لفیف کہیں گے۔ اسکی بھی تین صورتیں ہیں۔ اگر فا عین کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون (۱) جیسے وَیْلٌ، یَوْمٌ، وَیْحٌ اور اگر عین لام کے مقابلہ میں حرف علت ہو تو لفیف مقرون (۲) جیسے قَوِیَ حَیِیَ اگر تینوں حروف اصلیہ کے مقابلہ ہوں تو لفیف مقرون (۳) کہیں گے۔ جیسے وَایٌ ، وَیَتَ ، یَیَتَ اور فا لام کے مقابلہ حرف علت ہوں تو لفیف مفروق جیسے وَقِیَ وَحِیَ وغیرہ تو کل اقسام آٹھارہ ہوئیں۔

فائدہ: یہ ہفت اقسام علماء صرف کے نزدیک ہے ورنہ نحوی علماء حرف علت کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں بناتے ہیں۔(۱) ناقص یا منقوص کہ ہر کلمہ جس کے بالکل آخر میں حرف یاء ماقبل مکسور ہو جیسے القاضی قاضی (۲) صحیح ہر وہ کلمہ ہے۔ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور نہ ہو جیسے زَیْدٌ، دَاعِیَةٌ، مَرْمِیَّةٌ۔ اور اگر آخر میں واو یا یاء ماقبل ساکن ہو تو اسے جاری مجری صحیح کہہ دیتے ہیں۔ جیسے دَلْوٌ ظَبْیٌ۔

باز اسم بر دو قسم است اسم است اسم جامد اسم مصدر اسم جامد آانست کہ ازو چیزے اشتقاق کردہ نشود چوں رَجُلٌ و فَرَسٌ و

اسم مصدر آں است کہ از چیزے اشتقاق کردہ شود در آخر معنی فارسی آں دال ونون یا تاو نون باشد چوں اَلضَّرْبُ زدن وَالْقَتْلُ کشتن۔

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مصدر (۲) مشتق ان کی دو دو تعریفیں کی جاتی ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

مصدر کی تعریف: لفظی تعریف: مصدر وہ ہے جو فعل کے لیے مأخذ ہو۔

معنوی تعریف: مصدر وہ ہے جو فقط وصف یعنی حدث پر دلالت کرے جیسے ضربا بمعنی مارنا۔

اسم مشتق کی تعریف: لفظی تعریف: اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے مأخوذ ہو۔

معنوی تعریف: اسم مشتق وہ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے ضَارِبٌ بمعنی مارنے والا۔

اسم جامد کی تعریف: لفظی تعریف۔ اسم جامد وہ ہے جو نہ کسی کے لیے مأخذ ہو اور نہ مأخوذ ہو۔ معنوی تعریف: اسم جامد وہ ہے جو ذات پر دلالت کرے جیسے رجل، فرس۔

وجہ تسمیہ : جامد کو جامد اس لیے کہتے ہیں کہ جامد کا معنی ہے جما ہوا جس طرح پتھر سے کوئی چیز نہیں نکلتی اس طرح اسم جامد سے بھی کوئی چیز نہیں نکلتی۔

مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ مصدر کا معنی ہے نکلنے کی جگہ اور مصدر سب فعلوں کی جڑ ہے کہ اس سے صیغے نکلتے ہیں اس لیے اسکو مصدر کہتے ہیں۔

سوال: آپ نے جامد کی تعریف کی ہے۔ جو خود کسی سے نہ بنا ہو حالانکہ یہ جَمَدَ یَجْمُدُ جُمُوْدًا سے مشتق ہے۔

جواب: آپ کا اعتراض لغت کے اعتبار سے ہے اور ہم نے جو تعریف کی ہے اس سے صرفی اور اصطلاحی مفہوم مراد ہے۔

سوال: آپ نے کہا اس سے کوئی چیز نہیں بنتی جبکہ رَجُلٌ سے رِجَالٌ رُجَیْلٌ وغیرہ بنتے ہیں۔

جواب: ہم نے جو کہا ہے۔ کہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی اس سے مراد بارہ مشتقات ہیں جو مصدر سے عرب لوگ بناتے ہیں۔ نہ کہ تثنیہ جمع تصغیر وغیرہ۔

سوال: آپ نے جامد کی تعریف میں کہا ہے کہ وہ کلمہ خود کسی سے نہ بنا ہو۔ حالانکہ رجل تو ر، ج، ل سے بنایا گیا ہے۔

جواب: کسی سے نہ بنا ہو سے مراد یہ ہے کہ کلمہ سے نہ بنا ہو، ج، ل تو حروف مبانی ہیں۔ کلمہ تو نہیں ہیں۔

سوال: آپ اس جامد کی تعریف میں: کہا ہے کہ اگر فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو آخر میں تن یا دن نہ ہو حالانکہ جِیدٌ، عُنُقٌ، رَقَبَۃٌ بمعنی گردن اور نفسہ کا معنی ہے خویشتن تو آپ کی تعریف جامع نہ رہی اس لیے کہ تمام صرفی انہیں مصدر نہیں مانتے بلکہ اسم جامد کہتے ہیں۔

جواب: یہ تو ہم نے تعریف میں وضاحت کے لیے کہا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہا ہے۔ کہ جس سے بارہ چیزیں نہ بنیں لہذا ان سے بارہ چیزں نہیں بنتی یہ اسم جامد ہیں۔

سوال: جامد کو جامد کیوں کہتے ہیں۔

جواب: جامد جمود سے مشتق ہے جس کا معنی ہے۔ خشک ہونا اور یہ اسم بھی گویا کہ خشک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی چیز نہیں بنتی

سوال: مصدر کو مصدر کیوں کہتے ہیں؟

فائدہ: جس کلمہ کو کسی سے بنائیں گے۔ اسے مشتق منہ ماخوذ عنہ یا مبنی منہ اور جس کو بنائیں گے۔ اس کو مشتق ماخوذ مبنی اور اس بنانے کو اشتقاق بنانا یا اخذ کہیں گے۔

فائدہ: تمام افعال مشتق ہی ہوں گے۔ پھر اشتقاق تین قسم پر ہے۔ (۱) صغیر (۲) کبیر (۳) اکبر۔

اشتقاق صغیر: وہوان یکون بین ھما (اے بین المشتق منہ) تناسب فی الحروف والترتیب یعنی اشتقاق صغیر ہر وہ اشتقاق ہے۔ جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان جملہ حروف اصلیہ کا

اشتراک وانحفاظ ترتیب کے ساتھ پایا جائے (۱) از فوص عثانی) جیسے ضَرَبَ مَضْرُوْبٌ۔

اشتقاق کبیر: وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْمَخْرَجِ دُوْنَ التَّرْتِيْبِ یعنی وہ اشتقاق ہے مشتق منہ اور مشتق کے جملہ حروف اصلیہ کا اشتراک ہو۔ بغیر محفوظ ہونے ترتیب کے جیسے جَذَبَ سے جَبَذَ۔

اشتقاق اکبر: وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ فِي الْمَخْرَجِ دُوْنَ الْحُرُوْفِ وَالتَّرْتِيْبِ یعنی وہ اشتقاق ہے جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان اکثر حروف میں اشتراک کے ساتھ ساتھ بعض کا بعض کے ساتھ صرف مخرج میں اتحاد ہو۔ جیسے نهق سے نعق

فائدہ: تقریباً ہمارے ہاں زیادہ تر پہلی قسم یعنی اشتقاق صغیر ہی رائج ہے۔ اشتقاق صغیر میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ حروف اصلیہ اور ترتیب میں تناسب ہو۔ لہٰذا جَلَسَ قَعَدَ کے مشتقات ایک دوسرے سے مشتق نہیں مانیں جائیں گے۔ اگرچہ معنی ایک ہیں۔ لیکن چونکہ حروف ایک نہیں۔

بداں کہ عرب از هر مصدر دوازده چیز را اشتقاق میکنند ماضی مضارع الخ

مصدر سے تیرہ چیزیں بنائی جاتی ہیں کیونکہ معانی بہت زیادہ تھے ایک کلمہ یعنی مصدر تمام معانی ادا نہیں کرسکتا تھا۔ اس لیے تیرہ چیزوں کا اشتقاق کیا گیا ہے۔

فائدہ فعل کے بارے میں اختلاف ہے عند البعض دو قسمیں ماضی مضارع اور امر مضارع سے مشتق ہے عند الجمہور تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔ لہٰذا مصنف کا یہ کہنا ہر مصدر سے تیرہ چیزوں کا اشتقاق یہ مبتدی طلباء کی سہولت کے لیے ورنہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے بشرطیکہ لون وعیب والا معنی نہ ہو تو آٹھ چیزیں مشتق ہوتی ہیں تین فعل یعنی ماضی، مضارع، امر اور پانچ اسم (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) اسم تفضیل۔ اور لون وعیب والے ابواب سے اسم تفضیل نہیں آتی۔ باقی سات چیزیں مشتق ہوتی ہیں اور غیر ثلاثی مجرد سے صرف چھ چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔ تین فعل اور تین

اسم یعنی ماضی، مضارع ،امر۔اوراسم فاعل، اسم مفعول ،اسم ظرف۔

فائدہ یہ اقسام مذکورہ یعنی ماضی مضارع اسم فاعل اسم مفعول وغیرہ کوایک دوسرے پر کرنے کی وجہ یہ ہے ۔کہ ماضی کومضارع پراس لیے مقدم کیا کہ یہ بنسبت مضارع کے اصل ہے کہ مضارع ماضی سے حروف اتین کوزیادہ کرنے سے بنتا ہے۔اور مضارع کواسم فاعل پراس لیے مقدم کیا کہ مضارع باعتبار عمل کے اسم فاعل سے اصل ہے۔

اوراسم فاعل کواسم مفعول پراس لیے مقدم کیا کہ فاعل کلام میں عمدہ ہوتا ہے اور مفعول فضلہ لھذا عمدہ چیز کومقدم کیا ہے اسم مفعول کو جحد پراس لیے مقدم کیا ہے کہ اسکواسم فاعل سے نسبت ہے۔ اور جحد کونفی پراس لیے مقدم کیا۔کہ جحد انکار ماضی ہے اور نفی انکار مستقبل ہے اور یہ بات واضح ہے کہ ماضی مستقبل پرمقدم ہوتی ہے اورامر کونہی پراس لیے مقدم کیا کہ امر بنسبت نہی کے کثیر الاستعمال ہے۔نہی کوظرف پراس لیے مقدم کیا کہ نہی امر کے مقابلہ میں ہے اور مقابل کومقابل کے متصل لانا اولی ہے۔اور ظرف کواسم آلہ پراس لیے مقدم کیا کہ اسم زمان میں فعل کے معنی کا جزءہوتا ہے اور مکان کوزمان سے مناسبت ہے۔اسم آلہ کواسم تفضیل سے اس لیے مقدم کیا کہ اسم ظرف سے صورۃ مناسبت ہے اور کثیرالوقوع بھی۔

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان :اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ ہیں۔فاءکلمہ پرتین حرکتیں۔ضمہ۔فتحہ۔کسرہ۔اورسکون بوجہ ابتداءمحال ہے اورعین کلمہ میں چاراحتمال ۔ضمہ۔فتحہ۔کسرہ۔سکون۔اورلام کلمہ وہ محل اعراب ہونے کی وجہ سے اسکااعتبار نہیں۔اب تین کوچار سے ضرب دی جائے توبارہ احتمال بنتے ہیں لیکن مستعمل دس ہیں۔

(۱) فَلْسٌ (پیسہ) (۲) فَرَسٌ (گھوڑا)(۳) کَتِفٌ (کندھا)(۴) عَضُدٌ (بازو)
(۵) اِبِلٌ (اونٹ) (۶) عِنَبٌ (انگور)(۷) حِبْرٌ (دانشمند) (۸) قُفْلٌ (تالا)

(۹) صُرَدٌ (کنجشک یعنی لٹورا) (۱۰) عُنُقٌ (گردن) یاد رکھیں یہ الفاظ مراد نہیں بلکہ ان کے اوزان مراد ہیں۔ اور باقی دو احتمال جو ثقل کی وجہ سے مستعمل نہیں وہ یہ ہیں۔ فُعِلٌ، فِعُلٌ۔ اول میں خروج من الضمہ الی الکسرہ ہے اور ثانی میں خروج من الکسرہ الی الضمہ ہے جو کہ ثقیل ہیں لیکن اول میں ثقل کم ہے اس لیے ماضی مجہول میں یہ وزن موجود ہے اور ثانی میں ثقل زیادہ ہے اس لیے یہ وزن نہ اسماء میں ہے اور نہ افعال میں۔

سوال: یہ دونوں وزن موجود ہیں جیسے دُئِلٌ۔ حِبُكٌ۔

جواب: یہ شاذ ہیں۔ (رضی شرح شافیہ)

اسم جامد ثلاثی مزید کے اوزان کثیر اور غیر محصور ہیں۔

اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن: اسم جامد رباعی مجرد کے اوزن عقلا اڑتالیس (۴۸) احتمالات ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ فاء کلمہ میں تین احتمال اور عین کلمہ میں چار احتمال ہیں۔ تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن بنتے ہیں۔ پھر لام اول میں چار احتمال ہیں اب بارہ کو چار سے ضرب دینے سے اڑتالیس احتمال بنتے ہیں لیکن مستعمل فقط پانچ ہیں۔

(۱) زِبْرِج (آرائش) (۲) جَعْفَرٌ (نام مرد) (۳) بُرْثُنٌ (پنجہ شیر) (۴) دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ) (۵) قِمَطْرٌ (صندوق)۔

اسم جامد رباعی مزید کے چار اوزان بھی کثیر اور غیر محصور ہیں۔

اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان: اسم جامد خماسی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ لام ثانی کے چار احتمال کو رباعی مجرد کے اڑتالیس احتمال کے ساتھ ضرب دینے سے ایک سو بانوے اوزان بنتے ہیں۔ لیکن مستعمل فقط چار اوزان ہیں (۱) سَفَرْجَلٌ (میوہ بہی) (۲) قُذَعْمِلٌ (شتر قوی) (۳) جَحْمَرِشٌ (پیرزن۔ زن بدخو) (۴) قِرْطَعْبٌ (چیز قلیل)

اسم جامد خماسی مزید کے اوزان :اسم جامد خماسی مزید کے اوزان پانچ ہیں۔
(۱)عَضْرَفُوطٌ (چھپکلی)(۲) خُذَعْبِيْلٌ (باطل چیز)(۳)قِرْطَبُوْسٌ (ناقہ بزرگ و مصیبت)(۴)قَبَعْثَرٰی (بچہ شتر لاغر) (۵) خَنْدَرِيْسٌ (پرانی شراب)بقیہ اوزان شاذ ہیں
۔

قانون برائے ضبط مصادر ثلاثی مجرد

ثلاثی مجرد کے مصادر کی ابتداءً دو صورتیں ہیں۔(۱) عین کلمہ ساکن ہو(۲) عین کلمہ متحرک ہو۔
پہلی صورت: عین کلمہ ساکن ہو۔اس میں چار احتمال ہیں(۱) عین کلمہ ساکن ہواور کوئی حرف زائد نہ ہو۔اس کے تین اوزان ہیں فَعْلٌ ، فِعْلٌ ، فُعْلٌ جیسے ضَرْبٌ ، عِلْمٌ شُغْلٌ ۔
(۲) عین کلمہ ساکن ہواور ایک حرف تاء تانیث زائد ہواسکے بھی تین اوزان ہیں جیسے فَعْلَةٌ ، فِعْلَةٌ ، فُعْلَةٌ جیسے رَحْمَةٌ ،نِشْدَةٌ ، كُدْرَةٌ۔
(۳) مصدر کا عین کلمہ ساکن ہواور ایک حرف الف مقصورہ زائد ہو۔اس کے بھی تین اوزان ہیں ۔فَعْلٰی ۔فِعْلٰی ۔فُعْلٰی جیسے دَعْوٰی ،ذِكْرٰی،بُشْرٰی ۔
(۴) عین کلمہ ساکن اور دو حرف الف نون زائدتان زائد ہوں اس کے بھی تین اوزان فَعْلَانٌ فِعْلَانٌ،فُعْلَانٌ جیسے لَيَّانٌ ، حِرْمَانٌ ، غُفْرَانٌ ۔
دوسری صورت: مصدر کا عین کلمہ متحرک ہواور اس میں نو احتمال ہیں۔
(۱) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہواور ایک حرف الف مدہ زائد ہو۔اس کے بھی تین اوزان ہیں جیسے فِعَالٌ ۔فَعَالٌ ۔فُعَالٌ جیسے ذِهَابٌ ۔صَرَافٌ ۔سُؤَالٌ ۔
(۲) عین کلمہ متحرک ہو۔اور دو حرف الف مدہ اور تاء زائد ہوں ۔اس کے بھی تین اوزان ہیں فَعَالَةٌ ۔فِعَالَةٌ ۔فُعَالَةٌ جیسے سَخَاوَةٌ ، هِدَايَةٌ ،بُغَايَةٌ۔
(۳) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہواور ایک حرف یائے مدہ زائد ہو۔اسکا ایک وزن ہے فَعِيْلٌ

جیسے رَمِیْضٌ (۴) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف یعنی یائے مدہ اور تاء زائد ہوں اسکا بھی ایک وزن فَعِیْلَۃٌ جیسے فَطِیْعَۃٌ۔

(۵) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف واو مدہ زائد ہو اور اسکے دو وزن ہیں۔ فَعُوْلٌ فُعُوْلٌ جیسے قَبُوْلٌ۔ دُخُوْلٌ۔

(۶) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف واو مدہ اور تاء زائد ہوں اسکا ایک وزن ہے فَعُوْلَۃٌ جیسے مَھُوْبَۃٌ۔

(۷) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور ایک حرف میم زائد ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ جیسے مَدْخَلٌ مَرْجِعٌ۔

(۸) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور دو حرف میم اور تاء زائد ہوں۔ اس کے بھی دو وزن ہیں مَفْعِلَۃٌ مَفْعَلَۃٌ جیسے مَسْعَاۃٌ دراصل مَسْعِیَۃٌ، مَحْمَدَۃٌ۔

(۹) مصدر کا عین کلمہ متحرک ہو اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔ عقلاً اسمیں نو احتمال ہیں۔ اس طرح کہ فاء پر تینوں حرکات ہوں فَعَلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ جیسے طَلَبٌ، صِغَرٌ، ھُدًی۔ چوتھا احتمال عین کلمہ پر کسرہ اور فاء کلمہ پر فتحہ فَعِلٌ جیسے خَنِقٌ یہ چار درست ہیں بقیہ غیر مستعمل ہیں (از رکاز الاصول)

باب اول

فائدہ باب کا لغوی معنی دروازہ ہے اور اصطلاح میں ایک مصدر سے جتنی گردانیں اور صیغے بنتے ہیں جن میں لفظی و معنوی مناسبت ہو تو ان کو باب کہتے ہیں۔

صرف کا معنی: بمعنی گردان ہے اس کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) صرف صغیر (۲) صرف کبیر۔

صرف صغیر: وہ گردان ہے کہ جس میں ایک صیغہ معلوم کا ہو اور ایک صیغہ مجہول کا ہو۔

صرف کبیر: وہ گردان ہے کہ جس میں ہر قسم یعنی واحد جمع تثنیہ کے تمام الفاظ ہوں۔

سوال: صرف صغیر میں جب ہر گردان سے ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ذکر کیا جاتا ہے تو پھر مصدر کو دو مرتبہ کیوں ذکر کیا گیا ہے۔

فائدہ: جانی ہوئی شئی کو معلوم اور نہ جانی ہوئی کو مجہول کہتے ہیں۔ پھر جس فعل کا فاعل کسی طرح لفظوں میں ذکر کیا جائے اسے فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں۔ اور جس کا فاعل بیان نہ کیا جائے اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ (گویا کہ معلوم مجہول فعل کی صفت بحال متعلقہ ہے۔ وضاحت علم نحو میں دیکھیں۔

جواب: فعل کی طرح مصدر کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مصدر معلوم (۲) مصدر مجہول۔
فعل معلوم کے ساتھ مصدر معلوم کا ذکر ہے اور فعل مجہول کے ساتھ مصدر مجہول کو ذکر کردیا۔ ضَرْباً مصدر معلوم کا معنی مارنا اور ضَرْباً مصدر مجہول کا معنی مارا جانا۔

فائدہ: صرف صغیر کے بیان کرنے میں اچھا بھلا اختلاف ہے۔ اور ہمارے مصنف نے جو صرف صغیر کا طریقہ ذکر کیا ہے۔ وہ متاخرین کا طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے ماضی مضارع اسم فاعل اسم مفعول جحد نفی کے ایک صیغہ معلوم مجہول کو بیان کیا ہے۔ مگر امر و نہی معلوم مجہول کے چار چار صیغے بیان کیے پھر اسم ظرف اسم آلہ اسم تفضیل فعل تعجب کے مکمل صیغے بیان کردیئے اگرچہ بہتر یہ تھا کہ ان کے بھی ایک ایک صیغے کو بیان کرتے جیسا کہ محققین حضرات نے کیا ہے۔

سوال: متقدمین کی طرف سے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ کہ فعل کے ایک ایک صیغے کو بیان کیا اور اسماء کے تمام صیغون کو ذکر کیا۔

جواب: متاخرین فرماتے ہیں۔ کیونکہ اصل گردان فعل مین ہوتی ہے۔ لہذا ہم نے فعل کا صرف صغیر ایک ایک صیغہ ذکر کیا۔ اور اسم کی گردان بالتبع ہوتی ہے۔ اس لیے اسکا کام صرف صغیر میں تمام کردیا جاتا ہے۔

سوال: پھر تو اسکو صرف کبیر کہنا چاہئے۔

جواب: چونکہ اصل گردان فعل میں ہوتی ہے۔ اسکا تو ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے

اس کو صغیر کہہ دیا گیا۔

سوال: اسم فاعل ومفعول بھی تو اسم ہیں۔ان کے بھی مکمل صیغے بیان کر دیئے جاتے۔حالانکہ ان کا ایک ایک صیغہ بیان کیا گیا ہے۔تو یہ ترجیح بلا مرجع ہے۔

جواب: اسم فاعل ومفعول مثل فعل کے ہیں۔ان کی مماثلت مشابہت نحو مین معلوم ہو جائیگی لہذا فعل کی طرح ان کا ایک ایک صیغہ ذکر کیا گیا۔

سوال: اسم تفضیل بھی تو اسم فاعل مفعول کی طرح مثل فعل کے ہے۔لہذا اس طرح اسکا ایک بھی ایک صیغہ ذکر کیا جاتا۔

جواب: اسم تفضیل بھی مثل فعل کے ہے۔مگر مشابہت بہت کم ہے۔کیونکہ اس کے لیے فعل کی طرح عمل کرنے کے لیے بہت شرائط ہیں۔جو کتب نحو میں معلوم ہوں گی۔

فائدہ ثلاثی مجرد میں اولیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہیں

اس کو پہلا باب کہا گیا ہے جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اسکو وہاں پہلا باب کہا گیا ہے۔

فائدہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے عقلی پور پر نو احتمال بنتے ہیں۔ماضی کی عین پر تین حرکتیں ضمہ ، فتحہ ،کسرہ فَعِلَ اور مضارع کے عین کلمہ کی بھی تین حرکتیں یَفْعِلُ ۔کل نو احتمال ہوئے جن میں سے یہ تین احتمال غیر مستعمل ہیں

(۱) ماضی معلوم العین اور مضارع مکسور العین ہو جیسے فَعُلَ یَفْعِلُ۔

(۲) ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین جیسے فَعِلَ یَفْعُلُ۔

(۳) ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح العین جیسے فَعُلَ یَفْعَلُ ۔

باقی چھ ابواب مستعمل ہیں جن میں سے تین اصول ہیں اور تین فروع۔

یاد رکھیں ثلاثی مجرد کے ابواب میں امتیاز ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے ہوتا ہے جو مصادر کے ذریعے نہیں ہوسکتا اور غیر ثلاثی مجرد کا امتیاز مصادر کے ذریعے ہوتا

ہے اس لیے ان ابواب کا نام مصادر کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

سوال: اسم فاعل ضَارِبٌ سے پہلے فَھُوَ اور اسم مفعول سے پہلے فَذَاکَ اور اَلْاَمْرُ اور اَلظَّرْفُ وغیرہ کے بعد مِنْہُ کیوں لائے۔

جواب: کہ اسم فاعل کو بلفظ فَھُوَ ضَارِبٌ اور اسم مفعول کو بلفظ فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ اور امر وغیرہ میں لفظ مِنْہُ کو ربط معنوی قائم کرنے کے لئے ذکر کر کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مرکب مفید اور جملہ بن جائیں۔

سوال: اسم فاعل کے ساتھ ھو اور اسم مفعول کے ساتھ ذَاکَ کی تخصیص کی کیا وجہ ہے۔

جواب: اسناد دو قسم پر ہے (۱) اسناد قریبی جو نسبت فاعل کی طرف ہو (۲) اسناد بعیدی جو نسبت مفعول کی طرف ہو اسناد قریبی کے لیے ھُوَ اور اسناد بعیدی کے لیے ذَاکَ کا لفظ مختص ہے اس لیے اسم فاعل کے ساتھ ھو اور اسم مفعول کے ساتھ ذاک کا اسم اشارہ غیر قریبی کے ساتھ خاص کی ہے۔ اسم مفعول چوں کہ بہ نسبت اسم کے بعید تھا اور ذاک بھی بعید کے لیے ہے اس لیے اس کے ساتھ ذالک کو مختص کر دیا۔

نیز ھو یہ ضمیر غائب ہے اور اسم فاعل بھی حکم غائب میں ہوتا ہے اس لیے اس کے ساتھ ھو کو اس کے ساتھ مختص کر دیا۔

سوال: ھو اور ذاک پر فاء کونسی ہے۔

جواب: فاء فصیحہ ہے جو شرط مقدر کے جواب پر داخل ہوتی ہے۔

تقدیر عبارت یہ ہوگی اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَالِکَ فَھُوَ ضَارِبٌ فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ۔

سوال: اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِضْرِبْ میں قانون صرفی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہمزہ وصلی گرادیا جاوے کیونکہ درمیان کلام ہے۔ حالانکہ تلفظ میں پڑھا جا رہا ہے۔

جواب: مراد اِضْرِبْ وغیرہ سے اس جگہ لفظ اِضْرِبْ ہے۔ ترجمہ مطلوب نہیں اور ضابطہ ہے اَللَّفْظُ اِذَا اُطْلِقَ وَ یُرَادُ بِہِ الذَّاتُ فَیَکُوْنُ عَلَمًا یعنی جب لفظ کوئی بولا جائے اور مراد اس

سے اسکی ذات لی جائے تو وہ ذات کے لیے علم بن جاتا ہے۔تو اس جگہ اِضْرِبْ سے اس کی ذات مراد ہے۔اور یہ اسکا گویا کہ علم ہے۔اعلام کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے ۔اور کتابت وتلفظ میں باقی رہتا ہے جیسے اسماعیل ادریس۔

فائدہ امر حاضر معلوم پر لام امر داخل ہوسکتی ہے یا نہیں۔اس میں دو مذھب ہیں۔

(۱) بصرین (۲) کوفین کوفین کے نزدیک داخل ہوسکتی ہے۔اِفْعَلْ اصل لِتَفْعَلْ تھا لام کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔پھر تائے مضارعت کو بھی حذف کر دیا گیا۔تاکہ التباس لازم نہ آئے پھر ابتداء بالسکون کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی لے آئے تو افْعَلْ ہوا۔

انکی دلیل قرآن مجید فَلْتَفْرَحُوْا اور حدیث مبارک وَلْتَاءْ خُذُوْا مَصَافَکُمْ یہ امر حاضر معلوم ہیں اوران پر لام امر داخل ہے۔

بصرین کے نزدیک امر حاضر معلوم پر لام داخل نہیں ہوسکتی انکا جواب دیتے ہیں کہ یہ شاذ ہیں

فائدہ لام امر اور لام تاکید میں فرق کرنے کے لیے لام امر کو ہمیشہ مکسور اور لام تاکید ہمیشہ مفتوح کر دیا۔

سوال: پھر اَلظَّرْفُ مِنْهُ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ کیوں کہا۔

جواب: الظرف منه وغیرہ کہہ کر کہ متنبہ کر دیا جاتا ہے۔کہ آگے وہ اسما بیان ہو رہے ہیں۔جن کی فعل کے ساتھ مشابہت نہ ہونکی وجہ سے انداز مزید بدل گیا ہے۔اوران اسماء کی مکمل گردانیں بیان ہورہی ہیں۔

میم زائدہ :اسم کی علامت ہے اس لیے اسم پر داخل ہوتی ہے اور میم پر تینوں حرکات آتی ہیں۔ضمہ۔فتحہ۔کسرہ۔میم مضموم غیر ثلاثی مجرد کے اسم فاعل اور اسم مفعول اور ظرف کے ساتھ مختص ہے۔اور میم مفتوح ثلاثی مجرد کے اسم مفعول اور اسم ظرف اور مصدر میمی پر داخل ہوتی اور میم مکسور اسم آلہ پر داخل ہوتی ہے۔

فائدہ اسم ظرف مضارع کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے زمان اور مکان کے درمیان

مشترک ہے جس طرح فعل مضارع حال استقبال کے لیے مشترک ہے لهذا ظرف کی دو قسمیں ہوئیں ظرف زمان ظرف مکان۔ مَضْرِبٌ میں دونوں معنی ہیں ایک وقت ایک جگہ مارنے کی۔ اگر مَتیٰ کے جواب بننے کی صلاحیت ہو تو ظرف زمان اور اگر اَیْنَ کے جواب بننے کی صلاحیت ہو تو ظرف مکان ہوگا۔

فائدہ اسم تفضیل ہمیشہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آسکتی مثلاً اِسْتَخْرَجَ سے اگر اسم تفضیل بنائی جائے تو دو صورتیں ہیں۔

زائد حروف کو حذف کر دیا جائے اَخْرَجَ بنایا جائے وہ باب ہی نہ رہا اور التباس بھی لازم آیا کہ مجرد ہے یا مزید۔

(۲) اگر زائد حروف کو حذف نہ کیا جائے تو اَفْعَلُ کا وزن نہیں بنتا حالانکہ یہ ضروری ہے۔

سوال: غیر ثلاثی مجرد سے علت مذکورہ کی وجہ سے اسم تفضیل نہیں آتی لیکن مجرد کے لون وعیب والے ابواب سے کیوں نہیں آتی۔

جواب: ضابطہ ہے کہ لون وعیب والے ابواب کی صفۃ مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے اَحْمَرُ۔ اَعْوَرُ اَعْمیٰ اگر اسم تفضیل بھی ان ابواب سے بنائی جائے التباس لازم آئے گا مگر عیب ظاہری مراد ہے ورنہ اَجْهَلُ ، اَضَلُّ از عیب باطنی سے مستعمل ہوتے ہیں (حنفیہ مراح الارواح)۔

سوال: صرفی لوگ غائب کے صیغوں اس کے بعد مخاطب اور پھر متکلم کے صیغوں کو ذکر کرتے ہیں جبکہ نحوی اس کے برعکس اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: صرفیوں کی نظر الفاظ مفردہ پر پڑتی ہے۔ اور وہ غائب کے صیغے ہیں۔ کیونکہ واحد مذکر غائب مجرد عن الزوائد ہوتا ہے۔ اور مخاطب متکلم کے صیغے میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور یقیناً مجرد مزید سے مقدم ہے۔

جواب (۲): غائب عدم ہوتا ہے۔ اور مخاطب متکلم موجود ہوتا ہے۔ اور یقیناً عدم پہلے ہے اور

وجود بعد میں لہذا غائب کو مقدم کیا گیا۔ اور نحویوں کی نظر کیونکہ معنی پر پڑتی ہے۔ اور معنی کے لحاظ سے متکلم اعرف المعارف ہے۔ اس کے بعد درجہ مخاطب کا ہے۔ اس کے بعد غائب کا لہذا ترتیب معنوی کا لحاظ کیا گیا ہے۔

سوال: صرفی لوگ مخاطب کو متکلم سے پہلے ذکر کیوں کرتے ہیں۔

جواب: کیونکہ مخاطب کے صیغے متکلم سے زیادہ ہوتے ہیں اور ضابطہ ہے کہ العزۃ للکاثر یعنی عزت کثرت کے لیے ہوا کرتی ہے تو مخاطب کو مقدم کیا۔

صیغہ کی تعریف: لفظ صیغہ اصل میں صوغۃ تھا جس کا لغوی معنی ہے سونے کو ٹھالی میں ڈال کر پگھلانا (ڈھالنا) بقانون میعاد صیغہ ہوا اور اصطلاح میں اَلصِّیْغَةُ هَیْئَةٌ حَاصِلَةٌ مِّنْ تَرْکِیْبِ حُرُوْفٍ وَّ حَرَکَاتٍ وَّ سَکَنَاتٍ۔

یعنی حروف حرکات سکنات کو ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہوا ہے اسے ،صیغہ، کہتے ہیں۔

موزون	وزن	سہ اقسام	حروف اصلی	ہفت اقسام	صیغہ جات
اِنْ یَّمْسَسْكَ	یَفْعَلُ		م۔س۔س	مضاعف ثلاثی	واحد مذکر غائب
اَوْرَدُوْنَ	اَفْعَلُوْنَ	اسم تفضیل	و۔ر۔د	مثال	جمع مذکر سالم
لَنْ یَّشْرَفُوْا	لَنْ یَّفْعَلُوْا	نفی مؤکد بلن	ش۔ر۔ف	صحیح	جمع مذکر غائبین
حَاوِیَتَان	فَاعِلَتَان	اسم فاعل	ح۔و۔ی	لفیف مقرون	تثنیہ مذکر
یَعْمَهُوْنَ	یَفْعَلُوْنَ	فعل مضارع	ع۔م۔ہ	صحیح	جمع مذکر غائبین

عُلَّمٌ	فُعَّلٌ	اسم تفضیل	ع۔ل۔م		جمع مونث مکسر
جُوَیْرِی	فُعَیْلٰی		ج۔و۔ر	اجوف واوی	واحدہ مونثہ مصغرہ
یَفْجُرُكَ	یَفْعُلُ	مضارع معلوم	ف۔ج۔ر	صحیح	واحد مذکر غائب
وَتَرَكُوْكَ	فَعَلُوْا	ماضی معلوم	ت۔ک۔ر	صحیح	جمع مذکر غائبین
مُتَزَلْزِلٌ	مُتَفَعْلِلٌ	اسم فاعل	ز۔ل۔ز۔ل	مضاعف رباعی	واحد مذکر
لَایَتَیَامَنُوْنَ	لَایَتَفَاعَلُوْنَ	نفی معلوم	ی۔م۔ن	مثال یائی	جمع مذکر غائبین
ضَنِیْنٌ	فَعِیْلٌ	صفت مشبہ	ض۔ن۔ن	مضاعف ثلاثی	واحد مذکر
لِتُوْجَلْنَانِ	لِتُفْعَلْنَانِ	امر حاضر مجہول	و۔ج۔ل	مثال واوی	جمع مونث مخاطبات
مَخَارِجُ	مَفَاعِلُ	ظرف	خ۔ج۔ر	صحیح	جمع مکسر
مَخَارِجُ		اسم آلہ صغری			
مَخَارِجُ		آلہ وسطی			
سُجَّدًا	فُعَّلًا	اسم فاعل	س۔ج۔د	صحیح	جمع مذکر مکسر

مِحْيَاتَانِ	مِفْعَالَانِ	اسم آلہ کبریٰ	ح ـ ی ـ ت	اجوف یائی	تثنیہ
يُبِيْنَ	فَعْلَنَ		ی ـ ب ـ ی	لفیف مفروق	جمع مونث غائبات
اَلْغَيْبُ	اَلْفَعْلُ	اسم مصدر	غ ـ ی ـ ب	اجوف یائی	مصدر
اَنْ نَقْرَءَ	نَفْعَلُ	فعل مضارع	ق ـ ر ـ ء	مہموز اللام	جمع متکلم
فُقَرَاءُ	فُعَلَاءُ	اسم فاعل	ف ـ ق ـ ر	صحیح	جمع مذکر مکسر
لَايَزْنِيْنَ	لَايَفْعِلْنَ	فعل نہی یا فعل نفی	ز ـ ن ـ ی	ناقص یائی	جمع مونث غائبات
اَهْلَكْنَاهَا	اَفْعَلْنَا	فعل	ہ ـ ل ـ ک	صحیح	فعل ماضی
رَبِيْبَةٌ	فَعِيْلَةٌ	صفت مشبہ	ر ـ ب ـ ب	مضاعف	واحدہ مونثہ
يَهْبِطُوْنَ	يَفْعِلُوْنَ	فعل مضارع	ہ ـ ب ـ ط	صحیح	جمع مذکر غائبین
نَجَوْتُ	فَعَلْتُ	فعل ماضی	ن ـ ج ـ و	ناقص یائی	واحد متکلم
تَاْذِرِيْنَ	تَفْعِلِيْنَ	فعل مضارع	ء ـ ذ ـ ر	مہموز الفاء	واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
اَوْلِيَاءُ	اَفْعِلَاءُ	صفت مشبہ	و ـ ل ـ ی	لفیف	جمع مذکر مکسر
كَانٍ كَانٍ	فَاعِلَانِ	اسم فاعل	ک ـ ن ـ ک	مضاعف	تثنیہ مذکر
مَشْرُوْبَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	اسم مفعول	ش ـ ر ـ ب	صحیح	جمع مونث سالم
اِرْمِيَانِّ	اِفْعِلَانِّ	فعل امر حاضر معلوم	ر ـ م ـ ی	ناقص یائی	تثنیہ مذکر مخاطبین

الظّالِمِیْنَ	الْفَاعِلِیْنَ	اسم فاعل	ظ۔ل۔م	صحیح	جمع مذکر سالم
الضَّالِّیْنَ			ض۔ل۔ل	مضاعف	جمع مذکر سالم
تَرَیْنَ	فَعَلْنَ	فعل ماضی معلوم	ت۔ر۔ی	ناقص یائی	جمع مونث غائبات
تَمْدُدْنَ	تَفْعُلْنَ	فعل مضارع معلوم	م۔د۔د	مضاعف	جمع مونث مخاطبات
فَاَبَیْنَ	فَعَلْنَ	ماضی معلوم	ء۔ب۔ی	مہموز ناقص	جمع مونث غائبات
دَمْدَمَةٌ	فَعْلَلَةٌ	مصدر	د۔م۔د۔م	مضاعف	
لَاتَضْرِبَانِّ ۲	لَاتَفْعِلَانِّ	نفی	ض رب	صحیح	تثنیہ مذکر
لَاتَضْرِبَانِّ		نفی			تثنیہ مونث
لَاتَضْرِبَانِّ					
اِضْرِبَا	اِفْعِلَا	امر حاضر معلوم	ض۔ر۔ب		تثنیہ مذکر مخاطب
اِضْرِبَا					مونث مخاطبین
مُتَصَرَّفٌ ۲	متفعل	اسم مفعول	ص۔ر۔ف	صحیح	واحد مذکر
مُتَصَرَّفٌ		اسم ظرف			واحد
تَخْسِفَانِ	تَفْعِلَانِ	مضارع معلوم	خ۔س۔ف		تثنیہ مونث غائبتین
تَخْسِفَانِ					مذکر مخاطبین

تَخْسِفَانِ					مونث مخاطبین
تُوْسَمْنَ	تُفْعَلْنَ	مضارع مجہول	و۔س۔م	مثال	جمع مونث مخاطبات
قَصَصْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فعل	ق۔ص۔ص	مضاعف ثلاثی	تثنیہ
وَقَيْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	ماضی معلوم	و۔ق۔ی	لفیف مفروق	جمع مونث مخاطبات
اِفْتَرَيْتُهُ	اِفْتَعَلْتُهُ	ماضی معلوم	ف۔ر۔ی	ناقص یائی	واحد متکلم
مُذَبْذَبِيْنَ	مُفَعْلَلِيْنَ	اسم	ذ ب ذ ب	مضاعف رباعی	جمع مذکر سالم
اَلْغَمَامُ	اَلْفَعَالُ	اسم	غ۔م۔م	مضاعف ثلاثی	جنس
تَدَارَئْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	فعل ماضی	د۔ر۔ء	مہموز اللام	جمع مذکر مخاطبین
قَلِيْلُوْنَ	فَعِيْلُوْنَ	صفت مشبہ	ق۔ل۔ل	مضاعف ثلاثی	جمع مذکر سالم
اَيَّدْنَاهُ	فَعَّلْنَاهُ	فعل ماضی	ا۔ی۔د	مہموز الفاء واجوف یائی	جمع متکلم مشترک
وَاهْجُرْهُمْ	اُفْعُلْ	امر حاضر	ھ۔ج۔ر	صحیح	واحد مذکر مخاطب
كَرِهْتُمُوْهُ	فعلتموا	ماضی معلوم	ک ر ہ	صحیح	جمع مذکر مخاطبین
اِلْبَنَانِّ	اِفْعِلَانِّ	امر حاضر معلوم	ل۔ب۔ن	مضاعف ثلاثی	تثنیہ مذکر مخاطبین

لَاتَسْرُقُ ٣	لَاتَفْعُلُ	نہی حاضر معلوم	ن۔ر۔ق	صحیح	واحد مونث مخاطبہ
لَاتَسْرُقْ					واحد مذکر مخاطب
لَاتَسْرُقْ					واحدہ مونثہ مخاطبہ
قَبَائِلُ	فَعَائِلُ	اسم فاعل	ق۔ب۔ل	صحیح	جمع مونث مکسر
اَوْرَدُوْنَ	اَفْعَلُوْنَ	اسم تفضیل	و۔ر۔د	مثال	جمع مذکر سالم
نُجِيْنَ	فُعِلْنَ	ماضی مجہول	ن۔ج۔ی	ناقص یائی	جمع مونث غائبات
وُشِيْنَ	فُعِلْنَ		و۔ش۔ی	لفیف مفروق	جمع مونث غائبات
مَجْرُوْرَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	اسم مفعول	ج۔ر۔ر	مضاعف ثلاثی	جمع مونث سالم
مَضْمُوْمَتَانِ	مَفْعُوْلَتَانِ	اسم مفعول	ض۔م۔م		تثنیہ مونث
لَاتَقْنَطُوْا	لَاتَفْعَلُوْا	فعل نہی حاضر	ق۔ن۔ط	صحیح	جمع مذکر مخاطبین
بُكِيْتُمَا	فُعِلْتُمَا	فعل ماضی	ب۔ک۔ی	ناقص یائی	تثنیہ
لَنْ يَّخْرُجَ	لَنْ يَّفْعُلَ	نفی مؤکد بلن	خ۔ر۔ج	صحیح	واحد مذکر غائب
اَلْوَاقِعَةُ	اَلْفَاعِلَةُ	اسم فاعل	و۔ق۔ع	مثال واوی	واحدہ مونثہ

لَمْ يَسْئَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ	فعل	س۔ء۔ل	مہموزالعین	جمع مذکر غائبین
مَخْدُوْمِيْنَ	مَفْعُوْلِيْنَ	اسم	خ۔د۔م	صحیح	جمع مذکر سالم
يُحَلُّوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	فعل	ح۔ل۔ل	مضاعف	جمع مذکر غائبین
مَوَاقِيْتُ	مَفَاعِيْلُ	اسم	و۔ق۔ت	مثال واوی	جمع مکسر
قَرَءْتُ	فَعَلْتُ	فعل	ق۔ر۔ء	مہموزاللام	واحد متکلم

ان صیغوں کوحل کریں

يَسُرُّوْنَ	تَاكُلُوْنَ	يَظْلِمُوْنَ	صَائِمِيْنَ	سُفَهَاءُ
لَاتَجْعَلُوا ۳عدد				
//				
//				
يَقِيْنًا	يَعْمَهُوْنَ	نُوْرٌ	تِجَارَةٌ	خَلَوْتُمْ
لَايَرْجِعُوْنَ	اٰذَانٌ	اَزْوَاجٌ	شَهِيْدُوْنَ	اٰيٰتِ
اَنْدَادٌ	يَهْدِيْنَ	خَلِيْفَةٌ	اِقْطَعِيْ	
تَخْلُدَانِ	يُوْصَلْنَ	غَيْبٌ	يَسْفِكُ	شَفَاعَةٌ
اُسْجُدْنَ	تَنْسَيَانِ	اَمْوَاتًا	كَبُرْنَ	مَنَافِعُ
مَنَافِعُ ۳عدد				
//				
//				

بَلَاءٌ	قَسَوْنَا	ذَلُوْلٌ	خَاسِئِيْنَ	ذِلَّةٌ
عَوَانٌ	قَلِيْلُوْنَ	لَمْ تَمْسَسِى	لَاتَشْعُرُوْنَ	يَمُوْتُ
لَايَبْغِيَانِ	سُوْءٌ	تَكْفُفْنَ	تَحُسُّوْنَهُمْ	ذُنُوْبَنَا
اَلْاٰخِرَةُ	فَعَصَيْتُمْ	اَلضَّآلِّيْنَ	وَرَكَتْ	
لَابَنُوْنَ				
يَمْسَسْكُمْ	يَهْدِيْنَ		اَلْاَقْدَمُوْنَ	فَتَضِلُّ
عٰكِفِيْنَ	اِنْ اَجْرِیَ	رِبِّيُّوْنَ	اَسْئَلُكُمْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ
اَلْمَشْحُوْنَ	فِیْ ضَلَالٍ	وَتَنْ حِتُوْنَ	يَسْقِيْنِ	لَنْ لَنْ
اَلتُّرَكُوْنَ	اَمِيْنٌ	يَلُوْطُ	اَلْاَقْرَبِيْنَ	بَرِیْءٌ
فَقَرَءَهٗ	اَفَّاكٍ	مَسَاكِنَكُمْ	لَايَحْطِمَنَّكُمْ	فَكَرِهْتُمُوْهُ
بِدِيْنِكُمْ	لَاتَمَنَّوْا	اَفَعَيِيْنَا	قَرِيْنَةٌ	عَتِيْدِيْنَ
يُؤْفَكُ	سَيَهْدِيْنِ	تُوْنَ تُوْن	اٰخِلِدِيْنَ	لَحَقٌّ
مَذَاهِبُ ٣ عدد				
//				
//				
كَانِ كَانَ ٣ عدد				
//				
//				

لَنْ تَأْیِدْنَ	یَمُوْنِ	یَشْفِیْنَ	اَلْاَرْذُلُوْنَ	یَمُنُّوْنَ
اَیَدَتْ ۲عدد				
//				
نَانْ نَانِ	لَمْ تَتُبُّوْا	وَدَّاهُ	مَتُوْوُبِیْنَ	آبَاتٌ
اَلُوْنَ	فَوُءِ دْنَ	لِیَأْیِدْنَانِّ	یَمَّتْ	فَتُوُیِیْدَهُ
یُمَیَّانِ ۲عدد	یَمَّ			
مَاْبِّ	وُدِّیْ	لَاتَاْلُوْنَ	لِتَتُوُبْنَانِّ	اِیِیْدِیْ
اِوُءِ دْنَانِّ	یَتْسَنَ	مَوْدُوْدُوْنَ	یُمِمْنَ	یَرْءَیْنَ
یَبُوْءِ نَ	اُوَیْیَاءُ	اُوبِی	مَوَدَانٌ	اَوِیْنَ
مَآبِیْبُ				
یُمَیْمِیْ	لَاتَابَانٌ			
لَمْ تَوَدَّدْنَ ۳عدد	یُمِمْتُ	لَاتَاْلُوَانٌ		
//				
//				
لَاتَوُءِ دِنّ	لَاتَیْئَسُوْا	رُءَیِیْ	مِبُوْءَ انِ	اُوِیْ
وَتَیْتِ				

وَبَتَتُ				
فَابُبْ	وَدُّنَّ	اَوْءَ دِيْنَ	اِيسِيْنَ	اَلْوَبَاءُ
اَوُىَ	بُوْءٌ	وُءَ ىْ	لَمَاوِيْنَانٌ	مَيْتُوْسَاتٌ
وِءَ ادْ				
مَالِيْ سعدد				
//				
بُوُوْءٌ	وَاِيْتِيْنِ	اِوِيَتِّيْنِ	لَنْ تُوْئِيْنَ	وُءْ يَتِّيْنِ
وُءِ يْنَا	وَءَ يْتَ	تَيْنَ تِيْنَ		
وَالِيْنِ	وَتَوَدُّوْنَ			
وِءَ اى				

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ضَرَبَ کی بناء

فائدہ: اشتقاق کی تعریف اور اقسام ہمیں معلوم ہو چکی ہیں۔ اس اشتقاق کا دوسرا نام بناء ہے۔ جس کا لغوی معنی بنانا ہے۔ اصطلاح میں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بنانا بشرطیکہ اصلی حروف مناسبت اور ترتیب باقی رہے۔ جسکو بنائیں گے۔ اس کو ماخوذ عنہ مبنی منہ۔ یا مشتق منہ کہیں گے ۔ اور بننے والے کلمہ کو ماخوذ مشتق اور مبنی کہیں گے اور اس بنانے کو اخذ اشتقاق اور بناء کہتے ہیں۔

فائدہ: تمام افعال مصدر سے ہی بالواسطہ یا بلا واسطہ بنتے ہیں جیسا کہ بصریوں کا مذھب ہے۔

فائدہ: مگر یہ یاد رکھیں کہ محض سہولت کے پیش نظر مصدر سے صرف ماضی معلوم کا پہلا صیغہ بنائیں گے۔ اور پھر اس سے مضارع کے صیغے بنائیں گے۔ مضارع سے تمام افعال بنیں گے۔ ہر تثنیہ وجمع اپنے واحد سے بنے گا۔ اور ہر مونث اپنے مذکر سے بنے گا اور ماضی میں دو صیغے مخاطب

وتکلم کے واحد غائب سے بنیں گے۔ تثنیہ کی نشانی فعل میں الف اسم میں الف یا یا قبل مفتوح ہو گی۔ جبکہ جمع مذکر کی علامت ہمیشہ واو ساکن ماقبل مضموم ہو گی۔ جیسے ضربوا اور اسم میں واو ماقبل مکسور یا مضموم ہو گی۔ جیسے ضاربون عالمین جمع مونث کی علامت فعل میں نون مفتوحہ ماقبل ساکن ہوگا اور اسم میں تا متحرک ماقبل الف ہوگا۔

اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان چونکہ معین نہیں لہذا مصدر جس وزن پر بھی ہو۔ فا۔ عین۔ لام کے مقابلے میں آنے والے حرف جنکو مادہ یا حرف اصلی کہا جاتا ہے۔ علیحدہ کر کے فا اور لام پر فتحہ اور عین پر کوئی حرکت دے دیں گے۔ تو ماضی معلوم کا پہلا صیغہ واحد مذکر غائب بن جائیگا۔ جیسے ضَرْبٌ سے ضَرَبَ۔ عِلْمٌ سے عَلِمَ۔ شَهَادَةٌ سے شَهِدَ۔ نُصْرَةٌ سے نَصَرَ۔ ذِهَابٌ سے ذَهَبَ وغیرہ۔

مصدر اور فعل کے اصل اور فرع ہونے کی تحقیق

اَلْمَصْدَرُ وَالْفِعْلُ اَيُّهُمَا مَاخُوْذَةٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ۔ مصدر اور فعل میں سے ماٗخذ کون ہے اور ماٗخوذ کون ہے۔ بصریین اور کوفیین کا یہ مشہور اختلاف ہے

بصریین کا مذہب: کہ مصدر اصل اور ماٗخذ ہے اور فعل مصدر سے ماٗخوذ اور فرع ہے

کوفیین کا مذہب: کے نزدیک فعل اصل اور ماٗخذ ہے اور مصدر اس سے ماٗخوذ ہے۔

بصریین کے دلائل۔

دلیل اول: مصدر اسم ہے اور اسم بالاتفاق فعل سے مقدم ہوتا ہے تو مصدر بھی فعل پر مقدم ہوگا اور جب مصدر مقدم ہوا تو ماٗخذ بھی مقدم بنے گا۔ نہ کہ فعل اس لئے کہ وہ مؤخر ہے۔

(اس دلیل پر تردید و توضیح موجود ہے ان شئت فارجع الی المطولات)

دلیل ثانی: مصدر اسم ظرف کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے جائے صدور۔ اور لغۃً اس پر مصدر کا اطلاق تب درست ہو سکتا ہے جب مصدر سے فعل کو صادر مانا جائے اور اگر مصدر فعل سے ماخوذ ہو تو اسے صادر کہا جا سکتا ہے مصدر نہیں۔

دلیل ثالث : اگر مصدر فرع ہوتا اور فعل سے بنتا تو پھر ہر مصدر کے لیے فعل کا ہونا لازمی تھا جس سے مصدر ماخوذ ہوتا حالانکہ بہت سے مصادر ایسے ہیں جن کا کوئی فعل نہیں جیسے الرجولیۃ البنوۃ لہذا فعل کو اصل قرار دینا اور مصدر کو فرع ماننا غلط ہے۔

دلیل رابع : مصدر کے حروف اور معنی اس کے تمام افعال میں پائے جاتے ہیں جیسے خَرَجَ یَخْرُجُ ،اَخْرَجَ، خَارَجَ اِسْتَخْرَجَ لیکن فعل ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا معنی مصدر میں پایا جائے جیسے ضربا میں نہ معنی ماضی ہے اور نہ حال ہے اور نہ استقبال لہذا مصدر ہی ماخذ ہے۔ یہ دلیل بہت دقیق اور لطیف۔

دلائل کوفیین

دلیل اول: فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے۔ کوفیین امور لفظیہ سے استدلال کرتے ہیں کہ مثلاً تعلیل میں اکثر مصادر فعل کے تابع ہوتے ہیں وجوداً جیسے اس لیے کہ مصدر میں تعلیل فعل پر موقوف ہے اگر فعل میں قانون جاری ہے تو مصدر میں بھی ہوگا۔ اور اگر فعل میں قانون جاری نہیں ہے تو پھر مصدر میں بھی نہیں جیسے وَعَدَ یَعِدُ عِدَۃً ، قَامَ یَقُوْمُ قِیَامًا دونوں میں جاری ہے اور عَوِرَ یَعْوَرُ عَوَرًا حَوَلَ حَوْلًا ان میں جاری نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصدر تعلیل میں فعل کا محتاج ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ متبوع اصل ہوتا ہے اور تابع فرع۔ لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تابع اور فرع ہوا۔

جواب : آپ کا یہ قاعدہ بالکل غلط ہے ایسے افعال کثرت سے موجود ہیں جن میں تعلیل ہو رہی ہے لیکن مصدر میں نہیں جیسے وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا قَامَ یَقُوْمُ قَوْمَۃً مَالَ یَمِیْلُ مَیْلًا بلکہ مصدر میں جو تعلیل ہوتی ہے وہ فعل کی تعلیل کے اثر اور سبب کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ وہ فعل کے ہم شکل اور مناسبت کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے یَعِدُ میں واو گری ہے تو اس کے مصدر میں بھی واو گری ہے اسی طرح تُکْرِمُ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا جو ہمزہ گرا ہے وہ بھی باب کی مناسبت کی وجہ سے گرا ہے۔ لہذا یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔

دلیل ثانی: مصدر فعل کی تاکید بنتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا، خَرَجَ خُرُوْجًا اور یہ بات ظاہر ہے اور قانون ہے کہ المؤکد اصل دون المؤکد کہ موکد اصل ہوتا ہے اور تاکید تابع لہذا فعل اصل ہوا اور مصدر تابع۔

جواب: یہ ہے کہ مصدر کے ساتھ فعل کی تاکید ہونا فعل کے اشتقاق میں اصل ہونے کی دلیل نہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ المقصود میں لکھتے ہیں کہ والموکدیۃ لا تدل علی الاصالۃ فی الاشتقاق بل فی الاعراب ۔جیسے جائنی زید زید کہ موکد ہونا یہ اشتقاق میں اصل ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اعراب میں اصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔
بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فعل کی تاکید فعل کے ساتھ لائی جائے قام قام لیکن نحاۃ نے اسے قبیح سمجھتے ہوئے فعل کی تاکید کے لیے مصدر کو متعین کر دیا۔لیکن یہ تاکید اصطلاحی نہیں نفس عین کی طرح جو کہ مؤکد کے تابع ہو جائے ورنہ تو تاکید مؤکد سے مقدم نہیں ہوتی اور مصدر بالاتفاق مقدم ہو جاتا ہے جیسے ضربًا ضربت۔

دلیل ثالث: یہ ہے کہ فعل میں مادہ بننے کہ صلاحیت بنسبت مصدر کے زیادہ ہے اسلیے کہ جو حروف ماضی میں پائے جاتے ہیں۔وہ مصدر میں بالبداہت پائے جاتے ہیں اس کے برعکس نہیں لہذا فعل اصل بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

جواب: یہ کہ اگر فعل میں مادہ بننے کی صلاحیت ہے تو مصدر میں بھی وہی استعداد ہے۔
باقی صلاحیت کی جو دلیل پیش کی ہے کہ فعل کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں یہ قاعدہ اکثری ہے کلی نہیں جیسے تبصرۃ مصدر ہے مگر فعل کے تمام حروف اس میں نہیں پائے جاتے۔

دلیل رابع: یہ ہے کہ مصدر کے بغیر فعل کا وجود ملتا ہے جیسے لیس عسی وغیرہ اگر مصدر اصل ہوتا تو لازم آتا ہے کہ فرع موجود ہو اور اس ک ا اصل نہ ہو جو کہ خلاف مشاہد ہے۔

جواب: یہ ہے کہ آپ کی دلیل غلط ہے۔اس لئے کہ معاملہ برعکس ہے کہ مصدر کے بغیر فعل نہیں پایا جاتا ہے جیسے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔باقی رہا لیس، عسی جیسے افعالوں سے

استدلال کرنا درست نہیں اس لئے کہ یہ افعال جامد ہیں جن سے اشتقاق کا شائبہ تک نہیں۔

ضرب کی بناء

ضَرَبَ کو ضربًا مصدر سے بنایا ہے۔ کہ حرف اول کو اسکی حالت پر چھوڑ دیا اور حرف ثانی کو فتحہ دیا اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا اور آخر حرف کو مبنی برفتحہ کر دیا تو ضربًا سے ضرب فعل ماضی بن گیا۔

سوال: آپ نے حرف اول کو اس کی حالت پر کیوں چھوڑا ہے اس کو ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا۔

جواب: ہم نے اول کو ضمہ اس وجہ سے نہیں دیا۔ کہ ماضی مجہول کے ساتھ التباس نہ آئے۔ کیونکہ حرف اول ماضی مجہول کا مضموم ہوتا ہے۔

اور کسرہ اس وجہ سے نہیں دیا کہ کسرہ ثقیل ہوتا ہے اور فعل پہلے ثقیل تھا۔ کیونکہ اس میں تین چیزیں ہوتی ہے۔ (۱) معنی مصدری (۲) نسبت الی الزمان (۳) نسبت الی الفاعل۔ تو اگر اس کو کسرہ دیے دیتے تو فعل لفظاً بھی ثقیل ہو جاتا۔

اور چونکہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا اس وجہ سے فتحہ دیا گیا ہے کیونکہ یہ اخف الحرکات ہوتا ہے

سوال: آپ نے عین کلمہ کو فتح کیوں دیا ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا۔

جواب: اگر ہم ضمہ دے دیتے تو ماضی مضموم العین کے ساتھ التباس لازم آتا۔

اور اگر کسرہ دے دیتے تو ماضی مکسور العین کے ساتھ التباس لازم آتا۔

اور ساکن اس وجہ سے نہیں کیا کہ ثلاثی مجرد کے فعل ماضی کا عین کلمہ ساکن نہیں کیا جاتا اور فتح چونکہ اخف الحرکات ہے اس وجہ سے فتحہ دیا ہے۔

سوال: آپ نے لام کلمہ کو مبنی برفتحہ کیوں کیا ضمہ یا کسرہ یا ساکن کیوں نہیں کیا؟

جواب: ہم نے ضمہ و کسرہ اس وجہ سے نہیں دیا۔ کہ فعل پہلے ثقیل تھا اگر ضمہ یا کسرہ دے

دیتے تو فعل میں ثقل اور بڑھ جاتا ہے۔

اور ساکن اس وجہ سے نہیں کیا کہ فعل ماضی کا لام کلمہ کبھی ساکن نہیں ہوتا اور فتح چونکہ اخف الحرکات ہے اس وجہ سے مبنی بر فتحہ کر دیا ہے۔

سوال: مبنی اصل تین چیزیں ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معلوم (۳) جملہ حروف۔ اور ضابطہ یہ ہے کہ مبنی الاصل ساکن ہوتا ہے تو جب ماضی مبنی الاصل تھی تو اس کو ساکن کیوں نہیں کیا۔ اور فتحہ کیوں دیا؟

جواب: ہم نے اس مقام میں سکون کا لحاظ بھی کیا ہے۔ اس لیے کہ ہم نے اس کے آخر کو فتحہ دیا ہے اور فتحہ الف کا بھائی ہے (فتحہ کو کھینچنے سے الف پیدا ہوتا ہے) اور الف کو سکون لازم ہے لہذا یہاں حقیقتاً سکون موجود ہے اگرچہ ظاہری طور پر فتحہ دیا گیا ہے

اس لیے کہ فتحہ الف کا جز ہے اور الف کل ہے تو جب کل کو سکون لازم ہے تو جزء میں بھی لامحالہ سکون کا موجود ہونا ضروری ہے۔

سوال: تم نے تنوین تمکن کو کیوں حذف کیا؟

جواب: ہم نے فعل بنانا تھا اور یہ اسم کی علامت تھی۔ اس لیے تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔

تنوین کی پانچ اقسام ہیں:

(۱) تنوین تمکن (۲) تنوین تقابل (۳) تنوین عوض (۴) تنوین تنکیر (۵) تنوین ترنم

تنوین تمکن: تنوین تمکن وہ تنوین ہے کہ جو اسم کو متمکن و معرب بنانے کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے سَعِیدٌ، نَذِیرٌ۔

تنوین تقابل: تنوین تقابل وہ تنوین ہے کہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں لائی جاتی ہے جو جمع مذکر سالم کے واؤ نون کے مقابلے میں ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ اس کے آخر میں جو تنوین ہے یہ مسلمون کے واؤ نون کے مقابلے میں لائی گئی ہے کیونکہ واؤ نون بھی تنوین کے عوض

میں ہے

تنوین عوض: تنوین عوض وہ تنوین ہے جو کہ مضاف الیہ محذوف کے عوض میں مضاف کے آخر میں لائی جائے جیسے یَوْمَئِذٍ، حِیْنَئِذٍ۔ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَذَا اور حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا تھے۔ کَانَ کَذَا مضاف الیہ کو حذف کر کے اِذْ مضاف کے آخر میں تنوین لائے تو یَوْمَئِذٍ حِیْنَئِذٍ ہو گیا۔

تنوین تنکر: تنوین تنکر وہ تنوین ہے جو اس کو نکرہ بنانے کے واسطے لائی گئی ہو۔ جیسے اس کا معنی ہے کہ اُسْکُتْ سُکُوْتًا فِیْ وَقْتٍ مَّا یعنی چپ رہ تو کچھ دیر کسی وقت میں لیکن اس میں وقت کی تعین نہیں ہے۔

فائدہ تنوین کی یہ اقسام اربعہ اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوین ترنم: تنوین ترنم وہ ہے کہ جو شعروں وغیرہ کے آخر میں محض آواز اور سر بنانے کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے:

اَقِلِّیْ اللَّوْمَ عَاذِلِ وَ الْعِتَابًا
وَ قُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابًا

فائدہ یہ تنوین اسم و فعل و حرف سب پر داخل ہوتی ہے۔

فائدہ: کسی حرف کے گرانے کو حذف کرنا کہتے ہیں۔ جس حرف کو گرائیں گے۔ اسے محذوف کہیں گے۔ حرف علت میں تغیر و تبدل کرنے کو تخفیف اور تسہیل کہتے ہیں۔ اگر دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں آ جائیں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں داخل کرنے کو ادغام کہتے ہیں

پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ جو حرف کسی حرف سے پہلے ہوگا۔ اس ماقبل اور جو بعد میں ہوگا اسے مابعد کہتے ہیں۔

ضَرَبَا کی بناء

ضَرَبَا کو ضَرَبَ سے بنایا ہے۔ اس لیے کہ ہر تثنیہ وجمع اپنے واحد سے بنتے ہیں۔ کہ ضَرَبَ کے آخر میں الف لام علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل لائے تو ضَرَبَا ہو گیا۔

ضربوا کی بناء

ضَرَبُوْا کو ضَرَبَ سے بنایا۔ کہ ضَرَبَ کے آخر میں واؤ ساکنہ علامت مع مذکر و ضمیر فاعل بضمہ ماقبل لائے تو ضَرَبَ سے ضَرَبُوْا ہو گیا۔

فائدہ: الف علامت تثنیہ اور واؤ جمع کے بارے میں اختلاف ہے۔

پہلا مذہب: محققین فرماتے ہیں کہ ضَرَبَا میں الف علامت تثنیہ ہے اور ضمیر فاعل بھی ہے اور ضَرَبُوْا میں واؤ علامت جمع مذکر ہے اور ضمیر فاعل بھی ہے۔

دوسرا مذہب: دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا میں الف اور واؤ علامت ہیں۔ مثلاً الف یہ بتلاتا ہے کہ ضرب کا فاعل تثنیہ ہے اور ضربوا کا فاعل جمع ہے لیکن خود الف اور واؤ فاعل نہیں ہوتے بلکہ ضربا کا فاعل (ھما) ضمیر ہے اور (ضربوا) کا فاعل (ھم) ضمیر ہے۔

سوال: محققین پر ایک سوال ہوتا ہے کہ آپ یہ کہنا غلط ہے کہ الف اور واؤ ضمیر فاعل بھی ہیں اس لیے کہ ہم آپ کو چند ایسی مثالیں دکھاتے ہیں کہ جہاں الف اور واؤ بھی موجود ہیں اور فاعل اسم ظاہر لایا گیا جیسے وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ۔ الایۃ اور حدیث پاک میں ہے يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِاللَّيْلِ وَ الْمَلَائِكَةُ بِالنَّهَارِ اور جیسے اَكَلُوْنِيْ الْبَرَاغِيْثُ۔ اگر ان مثالوں میں آپ کے کہنے کے مطابق الف اور واؤ کو ضمیر فاعل تسلیم کر لیا جائے تو پھر دو فاعل جمع ہو جائیں گے جو کہ غلط ہے اس لیے کہ ضابطہ یہ ہے کہ ایک فعل کے دو فاعل بغیر حرف عطف کے واسطہ کے جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ضربا اور ضربوا میں الف اور واؤ ضمیر فاعل نہیں ہیں۔

جواب: کہ آپ نے جو یہ مثالیں دی ہیں یہ قلیل ہیں۔ اور ضابطہ یہ ہے کہ اَلْقَلِيْلُ کَا

الْمَعْدُوْمِ لہذا ان مثالوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

جواب ثانی: یہ مثالیں مبتداء خبر کی ہیں۔ ان تینوں مثالوں میں جملہ فعلیہ خبر مقدم ہے اور اسم ظاہر مبتداء موخر ہے لہذا سوال وارد نہیں ہوسکتا۔

جواب ثالث: الملائکۃ ۔ البراغیث ۔ الزیدان کو افعال مذکور کے فاعل (ضمیروں) سے بدل یا تاکید بنائیں گے اب تعدد فاعل کی خرابی لازم نہیں آتی۔

ضابطہ: الف اور واؤ جو فعل میں آجائیں یہ اکثر کے نزدیک ضمیر فاعل ہوتے ہیں لیکن اگر الف اور واؤ اسم میں آجائیں تو بالاتفاق نہیں ہوتے۔

جواب: آپ کا سوال درست ہے لیکن ہم نے ضرورت کے پیش نظر ضَرَبُوْا کو ضمہ دیا ہے۔ کیونکہ واؤ کا تقاضہ ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہونا چاہیے۔

سوال: ضَرَبُوْا میں واؤ کا تقاضہ پورا ہوگیا ہے لیکن رموا میں واؤ کے ماقبل ضمہ کیوں نہیں دیا **جواب:** محترم رَمَوْا اصل میں رمیُوا تھا پھر قال والے قانون سے تو رماو ہو گیا۔ پھر پہلا ساکن مدہ تھا اس کو گرادیا تو رموا ہوگیا۔ اس تعلیل سے معلوم ہوا کہ واؤ کا ماقبل یاء تھی جو کہ التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوچکی ہے تو جب واؤ کا ماقبل میم ہی نہیں تو ہم نے ضمہ بھی نہیں دیا اور فتحہ دیا تاکہ الف محذوف پر دلالت کرے۔

سوال: اگر یہی بات ہے کہ رَمَوْا میں واؤ کا ماقبل میم نہیں تھا اس وجہ سے ضمہ نہیں دیا تو رضوا میں بھی واؤ کا ماقبل ضاد نہیں تھا اس کو ضمہ کیوں دیا ہے؟

جواب: یہاں ضاد پر جو ضمہ ہے یہ عارضی ہے۔ جو یاء سے نقل ہو کر آیا ہے۔

سوال: آپ نے ضَرَبُوْا کے آخر میں الف کیوں لکھا ہے؟

جواب: یہ الف واؤ عاطفہ اور واؤ جمع کے درمیان فرق کرنے کے واسطے لکھا ہے۔

سوال: واؤ عاطفہ کلمہ کے ساتھ متصل نہیں ہوتی اور واؤ جمع کلمہ کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ واؤ جمع ہے عاطفہ نہیں۔ لہذا الف کے ذکر کرنے کا کوئی

فائدہ نہ ہوا؟

جواب: مبتدی کے لیے مشکل تھا کہ یہ واؤ عاطفہ ہے یا واؤ جمع کی ہے۔اس وجہ سے گویا کہ ہم نے علامت بیان کردی ہے کہ اگر واؤ کے بعد الف ہو تو واؤ جمع ہوگی ورنہ واؤ عاطفہ ہوگی۔

سوال: قرآن مجید میں بعض ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جہاں صیغہ مفرد کا ہے اور اس کے بعد الف موجود ہے اور جمع کا صیغہ ہے وہاں الف نہیں مثلاً و ما کنت ترجوا۔اس مثال میں ترجوا مفرد ہے لیکن اسکے بعد الف بھی ہے اور کنا ندعو۔اس مثال میں ندعو جمع ہے لیکن اس کے بعد الف نہیں۔لہذا آپ کا یہ کہنا کہ اگر واؤ کے بعد الف ہو وہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے، درست نہ ہوا۔

جواب (۱) کہ قرآن پاک کا رسم الخط ہی ایسا ہے کہ بعض اوقات صیغہ مفرد کا ہوتا ہے لیکن اس کے آخر میں الف ہوتا ہے اور بعض اوقات صیغہ جمع کا ہوتا ہے لیکن اس کے آخر میں الف نہیں لکھتے لہذا قرآن پاک کے رسم الخط پر سوال وارد نہیں ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک کی رسم الخطی سماعی ہے نہ کہ قیاسی۔

جواب (۲) روح المعانی میں ہے کہ قرآن مجید اصل ہے اور صرف ونحو فرع ہیں کیونکہ صرف ونحو کے قوانین قرآن مجید سے ہی مستنبط ہیں لہذا اگر کہیں قرآن مجید میں صرفی یا نحوی قانون کا خلاف واقع ہو جائے تو وہاں قرآن پاک کی غلطی تصور نہیں کی جائے گی۔

ضَرَبَتْ کی بناء

ضَرَبَتْ کو ضَرَبَ سے بنا کیا۔اس لیے مؤنث مذکر کی فرع ہے اور ہر فرع اپنے اصل سے بنا کیا جاتا ہے۔کہ تائے ساکنہ محض علامت تانیث اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبَ سے ضَرَبَتْ ہوا

سوال: آپ نے تائے ساکنہ کو محض علامت تانیث کہا ہے ضمیر فاعل کیوں نہیں کہا؟

جواب : یہ تاء ساکنہ محض علامت تانیث ہے لیکن ضمیر فاعل نہیں ہے کیونکہ اگر ضمیر فاعل تسلیم کرلیں تو ضَرَبَتْ ھند والی مثال غلط ہو جاتی ہے کیونکہ ضَرَبَت کا فاعل ضمیر بھی ہو جاتی اور ھند اسم ظاہر بھی تو اس مقام میں دو فاعل جمع ہو جاتے ہیں۔

علامات تانیث

علامات تانیث تقریباً آٹھ ہیں۔

(۱) الف مقصورہ۔ جیسے حُبْلٰی
(۲) الف ممدودہ۔ جیسے حَمْرَآءُ
(۳) تائے متحرک جیسے ضَارِبَۃٌ
(۴) تائے مقدرہ جیسے اَرْضٌ
(۵) یائے ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ
(۶) تائے مکسورہ جیسے ضربت
(۷) نون مفتوحہ جیسے ضَرَبْنَ
(۸) تائے ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ

تائے ساکنہ فعل میں پائی جاتی ہے اور تائے متحرک اسم میں پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ فعل پہلے ہی معناً ثقیل تھا۔ اب اگر فعل میں تائے متحرکہ بڑھا دیتے تو فعل لفظاً بھی ثقیل ہو جاتا اور اسم چونکہ معناً ثقیل نہیں ہوتا لہٰذا اسمیں تاء متحرکہ ہوتی ہے۔

بناء ضَرَبَتَا:

ضَرَبَتَا کو ضَرَبَتْ سے بنایا۔ کہ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل ساتھ فتحہ ماقبل کے اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبَتْ۔ سے ضَرَبَتَا ہو گیا۔

بناء ضَرَبْنَ:

ضَرَبْنَ کو ضَرَبَتْ سے بنایا۔ کہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث اس کے آخر میں لائے تو

ضَرَبتَنَ ہوگیا۔اب دوعلامت تانیث (تاءاورنون) فعل میں جمع ہوگئیں جوکہ ناجائز تھا اس لیے تائے وحدہ کوحذف کردیا تواب ضَرَبْنَ ہوگیا پھر چار حرکات مسلسل جمع ہوگئیں تو ضَرَبنَ کادوسرا قانون جاری کیا ضَرَبْنَ ہوگیا۔

قانون (۱) | ضَرَبَتْ کا قانون حکم ۲ ۔ شرائط ٦

اس قانون کانام ہے ضربتْ کا قانون ہے۔جس کے لیے دوحکم ہیں اور ہر حکم میں تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم تاعلامت تانیث کوفعل میں ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط تاعلامت تانیث کی ہواحترازی مثال ضربتَ سے۔یہ تاواحد مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل بھی ہے۔

دوسری شرط تامحض علامت تانیث کی ہو۔احترازی مثال ضَرَبتِ تامحض علامت تانیث کی نہیں ہے بلکہ ضمیر فاعل بھی ہے۔

تیسری شرط فعل میں ہواحتراز ضَارِبَۃٌ۔

اتفاقی مثال جیسے ضَرَبَتْ۔

دوسرا حکم تاءعلامت تانیث کواسم میں حرکت دیناواجب ہے۔

پہلی شرط تاعلامت تانیث کی ہواحترازی مثال ضَرَبَۃٌ ۔

دوسری شرط تامحض علامت تانیث کی ہواحترازی مثال ضَارِبَاتٌ سے کیونکہ یہاں یہ تاءتانیث کی جمع کی علامت ہے محض تانیث کی نہیں۔

تیسری شرط تاعلامت تانیث کی اسم میں ہواحترازی مثال ضَرَبتْ۔

اسم کی مطابقی مثال۔جیسے ضَرَبَۃٌ۔

فائدہ تا کافعل میں متحرک ہونااوراسم میں ساکن ہونا ہے۔جیسے قد قامت الصلواۃ ۔اس میں تاکو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ کے قاعدے کے تحت کسرہ کی دی گئی ہے

۔اسم میں ساکن ہونے کی مثال جیسے ضَارِبَۃٌ کو حالت وقف میں ضَارِبَہْ پڑھتے ہیں۔

قانون (۲)	ضربن کا پہلا قانون	حکم ۱ ۔ شرائط ۳

اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتے کہ از یک جنس باشد

اس قانون کا نام ہے **ضَرَبْنَ** کا پہلا قانون ہے۔جس کے لیے ایک حکم ہے اور فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ دو علامت تانیث میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط فعل کے لیے شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث مطلقاً جمع ہوں۔احترازی مثال ضَرَبَتْ

اتفاقی مثال: ضَرَبْتَنَ سے ضَرَبْنَ ہوا۔

پہلی شرط اسم کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی جمع ہوں احترازی مثال ضاربۃ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ دو علامت تانیث ایک جنس کی ہوں۔احترازی مثال ضُربیات۔

اتفاقی مثال: ضَارِبتاتٌ سے ضَارِبَاتٌ ہوا۔

فائدہ تانیث کل آٹھ ہیں۔چار فعلوں میں ہیں اور چار اسموں میں۔

اسم کی علامات یہ ھیں

(۱) الف مقصورہ زائدہ جیسے: حُبْلیٰ۔

(۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے: حَمْرَاءُ۔

(۳) تائے متحرک جیسے ضَارِبَۃٌ۔

(۴) تائے مقدرہ جیسے اَرْضٌ کہ دراصل اَرْضَۃٌ۔ تاء کے مقدرہ ہونے پر احقر نے تنویر شرح

نحو میر میں تین دلیلیں دے چکا ہے اِنْ شِئْتَ فَطَالِعْهُ۔

فعل کی علامات تانیث

(۱) یائے ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ

(۲) تائے مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ

(۳) تاء ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ

(۴) نون مفتوحہ جیسے ضَرَبْنَ۔

فائدہ فعل کی علامت تانیث کی دو قسمیں ہیں۔(۱) محض علامت تانیث یعنی فقط ضمیر علامت ہو فاعل نہ بنے۔

(۲) غیر محض یعنی علامت تانیث ہونے کے ساتھ ساتھ ضمیر فاعل بھی ہیں تائے ساکنہ ضَرَبَتْ یہ محض علامت ہے فاعل نہیں اور باقی تینوں برعکس ہیں شعر:

ھشت علامات مونث را بدان

تائے ساکن تائے متحرک رابخوان

الف مقصورہ و ممدودہ شمار

بعد ازاں کسرہ بداں اے یارغار

تائے مقدرہ یائے ساکن رابگیر

بعد ازاں ھم نون مفتوح راپذیر

فائدہ سوال اِثْنَتَا عَشَرَةَ میں دو علامت ایک جنس کی ہیں کلمہ بھی حکماً ایک ہے قانون جاری کیوں نہیں ہوتا۔

فائدہ: اِثْنَتَا دراصل اِثْنَيَا تھا اب دو علامت ایک جنس کی نہ ہوئی تو قانون کیسے جاری ہو سکتا ہے۔

فائدہ رضی شارح شافیہ نے لکھا ہے کہ جس طرح فعل میں دو علامت تانیث مطلقاً ممنوع

ہے اس طرح اسم میں بھی مطلقا ناجائز ہے۔

سوال: پھر ضُرْبَیَاتٌ میں دو علامت میں سے یاء کو کیوں نہیں حذف کیا گیا۔

جواب: علامت تانیث اصل میں الف ہے جو کہ ضُرْبٰی میں ہے جو کہ بقانون الف مقصورہ یاء سے تبدیل ہو گیا لہذا دو علامت کا اجتماع ہی نہ ہوا (شرح شافیہ)

سوال: دو علامت کا جمع ہونا کیوں ممنوع ہے۔

جواب: کلام عرب میں ہم مثل کا جمع ہونا موجب ثقل ہے اور ثقل کو دور کرنے کے لئے تین طریقے ہیں۔(۱) حذف۔ جیسے ضَرَبْنَ (۲) ابدال۔ جیسے ضُرْبٰی سے بیان ضُرْبَیَانِ۔

(۳) فاصل۔ جیسے اِضْرِبْنَانِّ (شرح شافیہ ص۲۵)

سوال: ضَرَبْتُنَّ میں یاء کو کیوں حذف کیا اور نون کو کیوں نہیں حالانکہ دونوں علامت تانیث کی تھیں نیز قیاس کا اقتضاء بھی ہے کہ تاء حذف نہ ہو۔ اس لیے کہ واحد اور تثنیہ میں تاء حذف نہیں ہوتی۔ سوائے خصیان و الیان۔ (از کتب نحو)

جواب: نون کو حذف کرتے تو واحدہ مؤنثہ سے التباس آتا۔

قانون (۳)	ضربن کا دوسرا قانون	حکم ۱ ۔ شرائط ۳

اجتماع اربع حرکات متوالیات دریک کلمه و حکم وے ممنوع است

اس قانون کا نام ہے **ضَرَبْنَ** کا دوسرا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ چار حرکات میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ چار حرکات جمع ہوں۔ احترازی مثال ضَرَبَ

دوسری شرط یہ ہے کہ چار حرکات پے درپے ہو احترازی مثال تَدَحْرَجَ

تیسری شرط یہ ہے کہ چار حرکات حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں احترازی مثال ضَرَبَكَ

اتفاقی مثال : ضَرَبْنَ سے ضَرَبْنَ ہوا۔

حقیقتاً وہ ہے جو اصل میں ایک کلمہ اور راور واضع نے اس کو ایک معنی کے لیے واضع کیا ہو۔

حکماً وہ ہے جو اصل میں ایک کلمہ نہ ہو لیکن واضع نے اس کو ایک معنی کے لیے واضع نہ کیا ہو بلکہ شدید اتصال کی وجہ سے اس کو ایک کلمہ کا حکم دیا گیا ہو۔

موزون	وزن	سہ اقسام	دراصل	قانون
وَضَعْنَ	فَعَلْنَ	ماضی معلوم	وَضَعْتَنَ	ضربن نمبرا،۲
سَائِلَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	اسم فاعل	سَائِلَتَاتٌ	ضربن نمبر۱۲
دُحْرِجْنَ	فُعْلِلْنَ	ماضی مجہول	دُحْرِجْتَنَ	ضربن نمبرا،۲
شَرُفْنَ	فَعُلْنَ	ماضی معلوم	شَرُفْتَنَ	ضربن نمبرا،۲
اُشْهُوْبِنَ	اُفْعُوْلِلْنَ	ماضی مجہول	اُشْهُوْبِتَنَ	
مَعْشُوْشَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	اسم مفعول	مَعْشُوْشَتَاتٌ	ضربن نمبرا
اِنْعَمَدْنَ	اِنْفَعَلْنَ	ماضی معلوم	اِنْعَمَدْتَنَ	ضربن نمبرا ، ۲

ان صیغوں کو خود حل کریں

اَوَيْنَ	سُلْسِلْنَ	اِخْشَوْشَنَّ	مَرْفُوْعَاتٌ	زَيَّنَّ
مُمَايِزَاتٌ	اُبِنَّ	مُجْلَوَّذَاتٌ	وَائِيَاتٌ	صَوَّبْنَ
صُهِيْنَ	مُتَوَكِّلَاتٌ	وَلِيَّاتٍ	اِطْمَئَنَّ	مُقَرْطَقَاتٌ
اُسْتُوْجِبْنَ	مُسْتَكْتِمَاتٍ	اِكْتَوَيْنَ	مُقْشَعِرَّاتٌ	اُدْهُوْمِمْنَ
تَكَافَئْنَ	مُكَوْكِيَاتٍ	كَوْكَوْنَ	اِنْ لَقِيْنَ	كُوْيِدْنَ
مَسْ مَسْنَ	مُمَيْفِطَاتٌ	مُمْلَاحَاتٍ	اُعْلُوِّطْنَ	

فائدہ ضَرَبنَ کی بناء میں دو چیزیں ہیں۔
(۱) تاء تانیث کا حذف کرنا (۲) لام کلمہ (ب) کا ساکن کرنا اس لیے ضَرَبنَ کے دو قانون کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

فائدہ ضَرَبنَ میں ایک حرکت کو کیوں حذف کیا گیا۔

جواب: کلام عرب میں توالی اربع حرکات کا اجتماع ناجائز تھا اس لئے حذف کیا۔
لیکن یاد رکھیں یہ علت تام نہیں بلکہ جواب ناقص ہے۔
بہتر جواب یہ ہے کہ فعل کا فاعل ضمیر ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں ضمیر خود ساکن ہوگا یا متحرک۔
اگر ساکن ہو تو ماقبل متحرک ہوگا۔ جیسے ضَرَبُوْا۔ اگر خود ضمیر متحرک ہو تو ماقبل ہمیشہ ساکن ہوگا۔ تا کہ فعل کا فاعل کے ساتھ باہمی اتصال ہو جائے۔
یہ علت عدم جواز کی تام اور اولی ہے کیونکہ اس میں اکثر کا اقل پر حمل ہو جائے گا۔ جیسے اَكْرَمْنَ۔ اِكْتَسَبْنَ۔ ضَرَبْنَ۔

فائدہ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبَتْ میں چار حرکات جمع ہیں۔ ایک کو حذف کیوں نہیں کیا گیا۔

جواب: تاء کی حرکت عارضی ہے وَ الْعَارِض لَا تَعْتَبُرْ جیسا کہ مقدمہ میں احقر نے بیان کر دیا ہے یہی وجہ ہے دَعَتَا کی بھی۔

فائدہ وحدت کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کلمہ حقیقی (۲) کلمہ حکمی۔
کلمہ حقیقی وہ ہے جو وضعا ایک کلمہ ہو۔ جیسے اَكْرَمَ۔ کلمہ حکمی جو وضعا دو کلمے ہوں لیکن شدۃ اتصال کی وجہ سے ایک شمار کیا گیا ہو۔ جیسے ضَرَبْنَ۔

سوال: آپ نے تاء کو حذف کیا ہے نون کو کیوں حذف نہیں کیا۔

جواب (۱) اگر ہم نون کو حذف کر دیتے تو ضَرَبْتُ ہو جاتا پھر معلوم نہ ہوتا کہ ضَرَبْتُ واحدہ مؤنثہ کا صیغہ ہے یا جمع مؤنث کا۔ اس التباس سے بچنے کے لیے نون کو حذف نہیں کیا۔

جواب (۲) ہم نے جمع مؤنث کا صیغہ بنانا تھا اور یہ نون جمع مؤنث کی علامت تھی اگر ہم نون کو حذف کر دیتے تو جمع مؤنث کی علامت حذف ہو جاتی حالانکہ ضابطہ ہے کہ **العلامة لا تحذف**۔ کہ شئی کی علامت حذف نہیں ہوتی۔

سوال : ضَرَبْتَا میں بھی چار حرکات جمع ہیں تو اسمیں آپ نے قانون جاری کیوں نہیں کیا۔

جواب : ہماری شرط تھی کہ چار حرکات اصلی ہوں اور مذکورہ مثال میں تاء کی حرکت عارضی ہے۔اس لیے یہ تاء حقیقت میں ساکن ہے اور فتحہ صرف الف کا تقاضہ پورا کرنے کے لیے لایا گیا ہے

سوال : آپ نے کہا کہ تاء حقیقت میں ساکن ہے جس سے التقائے ساکنین لازم آیا اس لیے کہ تاء بھی ساکن ہے اور الف بھی ساکن۔لہذا ایک ساکن کو حذف کرنا چاہیے تھا آپ نے حذف کیوں نہیں کیا؟

جواب : کہ التقائے ساکنین کا قانون وہاں جاری ہوتا ہے جہاں دونوں ساکن ظاہر ہوں۔جب کہ یہاں دونوں ساکن ظاہر نہیں لہذا قانون جاری نہ ہوا۔

سوال : هُدَبِدٌ، عُلَبِطٌ میں چار حرکات جمع ہیں۔لیکن قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

جواب : هُدَبِدٌ، عُلَبِطٌ اصل میں هُدَابِدٌ، عُلَابِطٌ تھے۔الف کو بطور تخفیف حذف کر دیا تو هُدَبِدٌ، عُلَبِطٌ ہو گیا۔لہذا اسمیں چار حرکات مسلسل نہیں ہیں۔قانون کیسے جاری ہو

(مراح الارواح ۱۰ امناہج الکافیہ فی شرح الشافیہ ۱۳)

سوال : جس طرح آپ نے اس مقام میں الف محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہیں کیا۔تو ضَرَبْنَ میں بھی تاء محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہ کرتے ؟

جواب : هُدَبِدٌ، عُلَبِط میں اگر الف محذوف کا اعتبار کرنے سے کسی صرفی قانون کا خلاف لازم نہیں آتا لیکن اگر ضَرَبْنَ میں تاء محذوفہ کا اعتبار کر کے قانون جاری نہ کریں تو ایک

قانون وجوبی کا خلاف لازم آتا ہے لہذا تاء محذوفہ کا اعتبار نہیں کیا۔

بناء ضَرَبْتَ:

ضَرَبْتَ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ کہ تائے مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب، ساتھ سکون ماقبل کے اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبَ سے ضَرَبْتَ ہو گیا۔

سوال: آپ نے باء کو ساکن کیا ہے ضاد یا راء یا تاء کو ساکن کیوں نہیں کیا؟

جواب: ضاد کو اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا اور راء کو اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ کلام عرب میں ثلاثی مجرد کے فعل کا عین کلمہ ساکن نہیں ہوتا۔

اور تاء کو اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ واحد مذکر مخاطب کی علامت تھی لہذا باء کو ساکن کر دیا۔

بناء ضربتما:

ضَرَبْتُمَا کو ضَرَبْتَ سے بنایا۔ کہ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبْتَا ہو گیا پھر میم مفتوحہ ساتھ ضمہ ماقبل کے درمیان تاء اور الف کے لائے تو ضَرَبْتُمَا ہو گیا۔

سوال: آپ ضَرَبْتُمَا میں میم کیوں لائے؟

جواب: میم کو اس وجہ سے لائے ہیں کہ اگر میم نہ لاتے تو ضَرَبْتَا ہو جاتا اور کلام عرب میں اشباع ہوا کرتا ہے۔

اشباع کا مطلب: یہ ہوتا ہے کہ حرکت کو کھینچ کر حرف بنا دیا جائے۔ یعنی ضمہ کو کھینچ کر واؤ بنا دیا جائے اور فتحہ کو کھینچ کر الف بنا دیا جائے اور کسرہ کو کھینچ کر یاء بنا دی جائے۔ لہذا اگر ہم ضَرَبْتَ میں اشباع کرتے تو وہ بھی ضَرَبْتَا ہو جاتا۔ جس سے یہ معلوم نہ ہوتا کہ ضَرَبْتَا واحد مذکر کا صیغہ ہے یا تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اس التباس سے بچنے کے لیے ہم میم لائے ہیں۔

سوال: اگر آپ ضَرَبَ میں اشباع کریں تو ضَرَبَا ہو جائے گا اور ضَرَبَا تثنیہ مذکر کا صیغہ ہے تو ان میں فرق کرنے کے لیے آپ میم کیوں نہیں لائے؟

جواب: اشباع ہمیشہ مخاطب کے صیغوں میں ہوتا ہے غائب کے صیغوں میں اشباع نہیں ہوا کرتا تو جب ضَرَبَ میں اشباع ہو ہی نہیں سکتا تو میم لانے کی ضرورت نہیں؟

سوال: اشباع تو نظم میں ہوتا ہے آپ نے نثر میں کیوں کیا ہے؟

جواب: بامر مجبوری نثر میں بھی اشباع جائز ہے۔

سوال: میم کے علاوہ اور حرف بھی تھے ان کو کیوں نہیں لائے؟

جواب: چونکہ ضمیروں میں بھی میم آتی ہے جیسے انتما۔ اس مناسبت سے میم ہی لائے ہیں۔

سوال: آپ میم مفتوحہ کیوں لائے؟

جواب: میم کے بعد الف تھا اور الف تقاضہ کرتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو اس لیے میم کو فتحہ دیا

سوال: میم کے ماقبل کیوں ضمہ دیا ہے؟

جواب: میم شفوی ہے اور ضمہ بھی شفوی ہے اس مناسبت کی وجہ سے ضمہ دیا ہے۔

ضَربتم کی بناء

ضَرَبتُم کو ضَرَبتَ سے بنایا۔ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبتوا ہو گیا پھر میم مضمومہ بضمہ ماقبل درمیان تاء اور واو کے لائے تو ضَرَبتُموا ہو گیا پھر واؤ کو حذف کیا اور میم کو ساکن کیا ضَرَبتُم ہو گیا۔

سوال: آپ میم کیوں لائے؟ اس پر وہی تمام سوالات وارد ہونگے جو میں ہوئے تھے

سوال: واؤ کو کیوں حذف کیا ہے؟

جواب: ایک وجوبی قانون کی وجہ سے واو کو حذف کیا ہے ۔جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

سوال: آپ نے میم کو ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب : فعل پہلے ہی معناً ثقیل تھا اگر میم کو ساکن نہ کرتے تو فعل لفظاً بھی ثقیل ہو جاتا لہذا تخفیف کی غرض سے ہم نے میم کو ساکن کر دیا۔

قانون (٤)	ضربتم کا قانون	حکم ۱ . شرائط ۳

ہر واوے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ما قبلش مضموم آں واو را حذف کنند وجوباً مگر واو ھُوَ۔

اس قانون کا نام ہے **ضَرَبْتُمْ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو کو حذف کر کے میم کو ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ واو اسم غیر متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال دَلْوٌ۔

دوسری شرط ما قبل مضموم ہو احترازی مثال ضَرَبْتُو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ کلمہ تین حروف سے کم نہ ہو احترازی مثال ھُوَ۔

اتفاقی مثال : ضَرَبْتُمُوْ سے ضَرَبْتُمْ ، اَنْتُمُوْ سے اَنْتُمْ، ھُمُوْ سے ھُمْ، کُمُوْ سے کُمْ ہوا۔

شَرُفْتُمْ	فَعُلْتُمْ	ماضی معلوم	شَرُفْتُمُوْ	ضربتم
زُلْزِلْتُمْ	فُعْلِلْتُمْ	ماضی مجہول	زُلْزِلْتُمُوْ	
ءَ اَمِنْتُمْ	فَعِلْتُمْ	ماضی معلوم	اَمِنْتُمُوْ	
اُشْمُوْلِلْتُمْ	اُفْعُوْلِلْتُمْ	ماضی مجہول	اُشْمُوْلِلْتُمُوْ	
تَوَالَيْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	ماضی معلوم	تَوَالَيْتُمُوْ	
اِجْلَوَّذْتُمْ	اِفْعَوَّلْتُمْ	ماضی معلوم	اِجْلَوَّذْتُمُوْ	
وَرِثْنَ	فَعِلْنَ	ماضی معلوم	وَرِثْتُنَ	ضرب نمبر ۱، ۲

ان صیغوں کو خود حل کریں

نِتْتُم	اِسْتَنْتَحَبْتُمْ	تَنُوْصِيتُمْ	كَوْكَوْتُمْ	نَطِنْطْتُمْ
اَنْرُمِيْنَ	اَنْ هَا تُمْ	نَهُنْهُتُمْ	مُتَنَوِّقَاتٌ	وُوَلْتُمْ
اَتْ اَبْتُمْ	وَبَتُّمْ	اِيْرَ اقْفَتُمْ	تَوَرَّيْتُمْ	اِكْتَوَيْتُمْ

سوال: ضَرَبْتُمْ کی واو کو کیوں حذف کیا گیا۔

جواب: ضَرَبْتُمْ کی میم کو اسم کا مرتبہ حاصل ہے۔ اس لیے کہ یہ اکثر اسم کی علامت ہوتی ہے اسم مفعول وغیرہ۔ اور ضابطہ لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلِّ کے تحت یہ اسم کی ہی علامت ہوئی۔ تو اس کے لیے مَالَهُ الْعَلَامَةُ کا حکم ہوگا لہذا میم مجازا اسم ہوا۔ اور قاعدہ ہے کہ اسم کے آخر میں واو ماقبل مضموم ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے اَدْلٍ تَبَنٍّ کہ دراصل اَدْلُوٌ۔ تَبَنُّوٌ تھا تو یہاں پر بھی اس قاعدہ کی بناء پر واو کو حذف کر دیا۔

فائدہ واو دو حال سے خالی نہیں اسم کے آخر میں ہوگی یا فعل کے آخر میں۔
اگر فعل کے آخر میں ہو تو ثابت رہے گی۔ جیسے یَدْعُوْ۔ اور اگر اسم کے آخر میں ہو تو دو حال سے خالی نہیں ماقبل ساکن ہوگا یا متحرک۔ اگر ساکن ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے دَلْوٌ اگر ماقبل متحرک ہو تو اسم معرب ہوگا یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو حذف ہو جائے گی۔ جیسے اَدْلٍ اور اگر مبنی ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں اسم مبنی ثنائی ہوگا یا ثلاثی۔ اگر ثنائی ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے ذُوْ۔ هُوَ۔ اگر ثلاثی یا زائد ہو تو حذف ہوگی۔ لیکن وجوبا نہیں (مصنف سے تسامح ہوا ہے جیسے ضَرَبْتُمْ۔ اور فعل کے آخر میں ہو تو واو ثابت رہے گی۔ جیسے یَدْعُوْ (مراح الارواح)۔

ضَرَبْتِ کی بناء:

ضَرَبْتِ کو ضَرَبْتَ سے بنایا۔ کہ تاء کے فتحہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو ضَرَبْتِ ہو گیا۔

ضربتما کی بناء:

ضَرَبْتُمَا کو ضَرَبْتِ سے بنایا۔ کہ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل بفتح ماقبل اس کے آخر میں لائے پھر میم مفتوحہ بضمہ ماقبل تاء اور الف کے درمیان لائے تو ضَرَبْتِ سے ضَرَبْتُمَا ہو گیا۔

سوال: آپنے یہاں میم کیوں لائے جب کہ اشباع کی صورت میں کوئی التباس نہیں آتا تھا اس لیے کہ اگر ضَرَبْتِ میں اشباع کریں تو ضَرَبْتِی ہو جائے گا۔ لہذا میم لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جواب: چونکہ مؤنث مذکر کی فرع ہے تو مذکر میں میم ذکر کی گئی تھی۔ تو اسی مناسبت سے مؤنث میں بھی میم کو ذکر کر دیا۔

تنبیہ: اس بناء پر وہی سوالات وجوابات ہیں جو ماقبل ضَرَبْتُمَا میں وارد ہیں۔

ضَرَبْتُنَّ کی بناء:

ضربتنّ کو ضَرَبْتِ سے بنایا۔ کہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبْتِ سے ضربتن ہو گیا۔ اور میم ساکنہ بضمہ ماقبل درمیان تاء اور نون کے لائے تو ضَرَبْتُمْنَ ہو گیا پھر میم کو بسبب قرب مخرج نون کیا اور نون کا نون میں ادغام کیا تو ضربتنّ ہو گیا۔

سوال: آپ ضربتنّ میں میم کو ساکن کیوں لائے؟

جواب: نون جمع مؤنث کا تقاضہ ہے کہ میرا ماقبل ساکن ہو اس لیے میم کو ساکن لائے۔

سوال: آپ نے میم کو نون میں ادغام کیا ہے آپ اس کا عکس کیوں کیا یعنی نون کو میم میں ادغام کر دیتے۔

جواب: اگر ہم نون کو میم کرتے اور میم کا میم میں ادغام کرتے تو ضَرَبْتُمّْ ہو جاتا اور وقف کی صورت میں ضَرَبْتُمْ ہو جاتا۔ جس کا التباس ہو جاتا جمع مذکر مخاطبین ضَرَبْتُمْ کے ساتھ۔

ضَرَبْتُ کی بناء:

ضَرَبْتُ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ کہ ضَرَبَ کے آخر میں تائے مضمومہ بسکون ماقبل لائے تو ضَرَبَ سے ضَرَبْتُ ہو گیا۔

ضَرَبْنَا کی بناء:

ضَرَبْنَا کو ضَرَبْتُ سے بنایا۔ کہ تاء مضمومہ کو حذف کر دیا اور (نا) ضمیر جمع متکلم کی اس کے آخر میں لائے تو ضَرَبْتُ سے ضَرَبْنَا ہو گیا۔

فائدہ (نَا) کے جمع متکلم کی علامت ہونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جمع متکلم کی علامت فقط نون ہے پھر چونکہ ضَرَبْنَ کے ساتھ التباس آتا تھا اس وجہ سے الف زائد کر دیا تو ضَرَبْنَا ہو گیا۔

دلیل: دلیل یہ ہے کہ جمع متکلم کی ضمیر نَحْنُ آتی ہے اور نَحْنُ میں صرف نون ہے اگر الف بھی علامت کا جز ہوتا تو ضمیر میں بھی الف ہوتا حالانکہ ضمیر میں نہیں ہے لہذا الف علامت کا جز نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ (نا) ضمیر بمعہ الف جمع متکلم کی علامت ہے اس لیے کہ اکثر دفعہ نا ضمیر متکلم کی علامت ہوتی ہے۔

قانون (۵)	ماضی مجہول کا قانون	حکم ۱ . شرط ۱

در هر ماضی مجهول حروف متحرک را حرکت ضمه و ما قبل آخر را کسره و باقی را بر حال خودمی دارند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے **ماضی مجہول** کا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ ماضی مجہول میں حروف متحرک کو حرکت ضمہ کی دینا اور ماقبل آخر کو کسرہ دینا اور باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے بنانے کا ارادہ ہو۔

احترازی مثال: ضَرَبَ (جب کہ ارادہ نہ ہو)

اتفاقی مثال: ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔ اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ ۔ دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ اِکْتَسَبَ سے اُکْتُسِبَ۔

ضُرِبَ کی بناء:

ضُرِبَ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ کہ حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دی تو ضُرِبَ ہو گیا۔

ماضی مجھول کو ماضی معلوم سے بنانے کے تین طریقے ھیں۔

پھلا طریقہ: ماضی مجہول کے تمام صیغے ماضی معلوم کے تمام صیغوں سے بنایا جائے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معلوم کے حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دیتے جائیں تو ماضی مجہول بنتی جائے گی جیسے ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا سے ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبوا۔

دوسرا طریقہ: ماضی مجہول کا فقط ایک صیغہ واحد مذکر غائب کو ماضی معلوم کے ایک صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جائے یعنی ضُرِبَ کو ضَرَبَ بقیہ صیغے اسی واحد مذکر غائب ماضی مجہول سے بنائے جائیں۔

تیسرا طریقہ: ماضی مجہول کے تین صیغے کو ماضی معلوم کے تین صیغے سے بنائے جائیں (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مذکر مخاطب۔ (۳) واحد متکلم بنائے جائیں بقیہ ان سے۔

مضارع کے بنانے کا طریقہ

مضارع کے کل چودہ صیغے ہیں ان میں سے پانچ صیغے واحد مذکر غائب واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم اور جمع متکلم (یَضْرِبُ تَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ) کو ضَرَبَ سے بناتے ہیں۔

اور پھر واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف سے دو صیغے بنتے ہیں صیغہ تثنیہ مذکر غائب اور جمع مذکر غائب یعنی یَضْرِبُ سے یَضْرِبَانِ اور یَضْرِبُوْنَ بنتے ہیں۔

اور واحد مونث غائب سے دو صیغے بنتے ہیں صیغہ تثنیہ مونث غائب اور جمع مونث غائب یعنی

تَضْرِبُ سے تَضْرِبَانِ اور یَضْرِبْنَ بنتے ہیں۔

اورواحد مذکر حاضر سے تین صیغے تثنیہ مذکر حاضر جمع مذکر حاضر اور واحد مونث حاضر یعنی تَضْرِبُ سے تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبِیْنَ بنتے ہیں۔ اور پھر واحد مونث حاضر سے تثنیہ مونث حاضر اور جمع مونث حاضر یعنی تَضْرِبِیْنَ سے تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبْنَ بنتے ہیں۔

یَضرب تَضرب: یَضرب تَضرب اَضرب نَضرب کی بناء

یَضرِبُ تَضرِبُ اَضرِبُ نَضرِبُ کو ضَرَبَ ماضی معلوم سے بنایا۔ حروف اتین مفتوحہ اس کے شروع میں لائے اور فاکلمہ کو ساکن کیا اور ماقبل آخر کو کسرہ دی اور لام کلمہ پر ضمہ اعرابی جاری کردیا تو یَضرِبُ تَضرِبُ تَضرِبُ اَضرِبُ نَضرِبُ ہوگیا۔

فائدہ مضارع کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات ماضی کو مصدر سے اور مضارع کو ماضی سے بناتے ہیں لیکن فصول اکبری والے کے نزدیک ماضی اور مضارع دونوں مصدر سے بنتے ہیں۔

سوال: آپ نے مضارع کو ماضی سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: مضارع کو ماضی سے اس وجہ سے بنایا ہے کہ ماضی زمانہ سابق پر دلالت کرتا ہے اور مضارع زمانہ لاحق پر۔ اور ضابطہ ہے کہ ہر لاحق اپنے سابق سے بنتا ہے۔

مضارع کاوجہ تسمیہ (۱): مضارع بمعنی مشابہ ہے تو چونکہ مضارع بھی حرکات اور سکنات اور تعداد حروف میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس وجہ سے مضارع کو مضارع کہتے ہیں

وجہ تسمیہ (۲): مضارع مشتق ہے ضرع سے اور ضرع کا معنی ہوتا ہے کہ ایک پستان والے دو بچوں کا دودھ پینا تو چونکہ مضارع سے دو زمانے یعنی حال واستقبال ہوتے ہیں اس وجہ سے اس کو مضارع کہتے ہیں۔

فائدہ: غابر مشتق ہے غبور سے اور غبور کا معنی ہوتا ہے آنے والا اور مستقبل بھی آنے

والے کو کہتے ہیں اور مضارع بھی چونکہ آنے والے زمانے پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے مضارع کو غابر اور مستقبل کہتے ہیں۔

سوال: مضارع کے شروع میں زیادتی کیوں کی ہے؟

جواب: ماضی اور مضارع کے درمیان اختلاف معنوی تھا۔ کہ ماضی زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے اور مضارع زمانہ حال واستقبال پر۔ تو ہم نے مضارع کے شروع میں زیادتی کر دی۔ تا کہ اختلاف لفظی اختلاف معنوی پر دلالت کرے۔ اس وجہ سے زیادتی کی ہے۔

سوال: آپ نے اگر تبدیلی کرنا ہی تھی تو ایک حرف کم کر دیتے ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب: اگر ایک حرف کم کر دیتے تو فعل کے دو حرف باقی رہ جاتے اور فعل کی بناء دو حرفوں پر لازم آتی حالانکہ فعل کی بناء کم از کم تین حروف پر ہوتی ہے اس وجہ سے حرف کم نہیں کیا۔

سوال: اگر آپ نے زیادتی کرنی ہی تھی تو آخر میں کر دیتے شروع میں کیوں کی؟

جواب: اگر ہم آخر میں زیادتی کرتے تو مضارع کا ماضی کے صیغوں کے ساتھ التباس لازم آتا تھا۔ مثلاً ضرب کے آخریں حرف ''اتین'' میں سے الف زیادہ کریں تو ضربا ہو جائے گا۔ اب پتہ نہیں چلے گا کہ ضَرَبَ ماضی کا صیغہ ہے یا مضارع کا۔ الخ اس التباس سے بچنے کے لیے شروع میں زیادتی کی ہے۔

سوال: فاء کلمہ کو آپ نے ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب: ہم نے چار حرکات متوالیات سے بچنے کے لیے فاء کلمہ کو ساکن کیا ہے۔

سوال: آپ اجتماع اربع حرکات سے بچنے کے لیے کسی اور حرف ساکن کر دیتے؟

جواب: ہم عین کلمہ کو ساکن نہیں کر سکتے اس لیے کہ ثلاثی مجرد کے فعل کا عین کلمہ ساکن نہیں ہوتا اور لام کلمہ اس وجہ سے ساکن نہیں کیا کہ مضارع کا لام کلمہ معرب ہوتا ہے اور سکون مبنی کی علامت ہے اور حروف اتین کو اس لیے ساکن نہیں کیا کہ ابتداء میں سکون پڑھنا محال تھا۔ تو ہم نے کہ جن حروف کی وجہ سے توالی اربع حرکات کی خرابی لازم آئی ہے ان کے متصل جو حرف

ہے اسی کو ساکن کیا جائے اور وہ صرف فاء کلمہ ہی تھا اس لیے ہم نے فاء کلمہ کو ہی ساکن کیا ہے۔

سوال: مضارع کے آخر میں ضمہ کیوں دیا ہے؟

جواب: مضارع چونکہ کو معرب ہوتا ہے اس وجہ سے اس کے آخر میں ضمہ اعرابی دیا ہے۔

سوال: آپ نے ان حروف کو اتین کو یہ ترتیب کیوں دی جب کہ ناتی یا او تینا بھی بنا سکتے تھے۔

جواب: کلام عرب میں جتنے بھی حروف مستعمل ہیں وہ سب کے سب مؤنث ہیں تو ہم نے سوچا کہ ان حروف کو ایسے طریقہ سے ترتیب دیا جائے کہ جمع مؤنث کا صیغہ بن جائے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ جب اتین کہا جائے اگر ناتی یا ایتن جمع متکلم کے صیغے ہیں جو کہ مذکر و مؤنث میں یکساں ہوتے ہیں اس وجہ سے یہ ترتیب دی۔

سوال: آپ حروف اتین مفتوح کیوں لائے؟

جواب: کلام عرب میں چار باب ایسے ہیں کہ جن کے مضارع کے حروف اتین مضموم ہوتے ہیں اور یہ وہ باب کہ جن کے ماضی چار حرفی ہوتی ہے اور وہ یہ ہیں (۱) باب افعال (۲) تفعیل (۳) مفاعلہ (۴) فعللۃ۔ اور باقی سب ابواب کی علامت مضارع مفتوح ہوتی ہے اسی وجہ سے یہاں بھی حروف اتین مفتوح لائے ہیں۔

قانون (٦)	مضارع مجهول کا قانون	حکم ۱ . شرط ۱

در هر مضارع مجهول بر حرف اول ضمه و ما قبل آخر را فتحه خواندن واجب است۔

اس قانون کا نام ہے مضارع مجہول کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم حرف اول پر ضمہ اور ماقبل آخر پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔

[illegible] یہ ہے کہ مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے بنانے کا ارادہ ہو۔ احترازی مثال یَضْرِبُ (جب مضارع مجہول بنانے کا ارادہ نہ ہو)

اتفاقی مثال: سے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ۔ یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ، یُدَحْرِجُ سے یُدَحْرَجُ ہوا۔

دُحْرِجَ	فُعْلِلَ	ماضی مجہول	دَحْرَجَ	ماضی مجہول
یُکْتَسَبُ	یُفْتَعَلُ	مجہول	یَکْتَسِبُ	مضارع مجہول
اُحْدُوْدِبَ	اُفْعُوْعِلَ	ماضی مجہول	اِحْدَوْدَبَ	ماضی مجہول
تُقَوَّلُ	تُفَعَّلُ	مضارع مجہول	تَتَقَوَّلُ	مضارع مجہول
اُنْصَرَفُ	اُنْفَعَلُ		اَنْصَرِفُ	مضارع مجہول
اُشْرَفُ	اُفْعَلُ		اَشْرُفُ	مضارع مجہول
صُرِفْنَ	فُعِلْنَ	ماضی مجہول	صَرَفْنَ	ماضی مجہول
تَوَاعَدْتُّمْ	تَفَاعَلْتُمْ	ماضی معلوم	تَوَاعَدْتُّمُوْ	ضربتم
وُعِدْنَ	فُعِلْنَ	ماضی مجہول	وُعِدْتَنَ	ضربن نمبر ۱،۲

ان صیغوں کو حل کریں

اُنَّ	یَثْنُوْنَ	اُبْلُنْجِجْتُمْ	تُنُهَّانِ سعدد	دُوْبِرْتُ
تُنْهِلَنَّ	اُسْتُخْجِرْتُمْ		یُعَرَّوْمُوْنَ	یُرَوْنَ

يُمِمْتَ	اُسْتُخْلِمْنَ	تُبُلْبِلْنَ	تُوُرِّيْنَ	تُتُقُطِّطِيْنَ
لُخِنْتُمْ	تُعُلْكِحِيْنَ	تُمِيِّدْتِ	تُنْصَرُفُوْنَ	تُقَلْقَلُ
اُجْلُوِّذْتُمْ	تُقُشْعَرُّ			

قانون (۷) | اسم فاعل کا قانون | حکم ۲ . شرط ۲

هر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالبا بر وزن فاعل می آید و ازغیر ثلاثی مجرد بر وزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید بآوردن میم مضمومه بجائے حرف آتین و کسره دادن ما قبل آخر را اگر نه باشد و تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوبًا۔

اس قانون کا نام ہے **اسم فاعل کا قانون** ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو غالبا فاعل کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال اَکْرَمَ یُکْرِمُ۔

اتفاقی مثال: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم فاعل کو اسی باب کے فعل مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ۔ کہ حرف اتین کی جگہ میم مضمومہ لائینگے اور ما قبل آخر میں اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ دینگے اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو آخر میں لائینگے۔

شرط یہ ہے کہ غیر ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ

اتفاقی مثال: اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔

فائدہ ثلاثی مجرد کا اسم فاعل کبھی کبھی غیر فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَالِمٌ یہ اسم فاعل ہے نہ کہ صفت مشبہ کیونکہ صفت مشبہ لازمی باب سے آتی ہے جب

کہ یہ باب متعدی اور یہ مبالغہ کے لئے لایا گیا ہے۔

اسم فاعل کی بناء کا طریقہ

ثلاثی مجرد کے ابواب میں اسم فاعل کو فعل مضارع معروف سے اس طرح بناتے ہیں کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو فتحہ دیکر اس کے بعد الف علامت اسم فاعل کی لا کر عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں بشرطیکہ پہلے سے کسرہ موجود نہ ہو اور لام کلمہ پر تنوین تمکن علامت اسم لے آتے ہیں تو فعل مضارع سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔

ضَارِبٌ: کو یَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یاء حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو فتحہ دئے کر اس کے بعد الف علامت اسم فاعل لا کر اس کے آخر میں تنوین تمکن علامت تثنیہ کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اور نون مکسور عوض اس ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لائینگے تو اس طرح ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ بن جائیگا

۔ضَارِبُوْنَ کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ واو ساکن علامت جمع مذکر کی ضمہ ماقبل کے ساتھ اور نون مفتوح عوض اس ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔تو ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ بن جائیگا۔

ضَرَبَةٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو حذف کر کے عین اور لام کلمہ کو فتحہ دیے کر اور تاء متحرکہ علامت جمع مذکر مکسر کی اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔کی تاء پر جاری کرتے ہیں تو ضَارِبٌ سے ضَرَبَةٌ بن جائیگا۔

ضُرَّابٌ : کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو دیکر ثانی کو حذف کر کے عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنا کر اس کے بعد الف علامت جمع مذکر مکسر کی لے آتے ہیں تو ضَارِبٌ سے ضُرَّابٌ بن جاتا ہے۔

ضُرَّبٌ کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو حذف کرے عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنائیں گے تو ضَارِبٌ سے ضُرَّبٌ بن جاتا ہے۔

ضُرْبٌ: کو ضَارِبٌ کو اس طرح بنائیں گے کہ حرف اول کو ضمہ ثانی حذف کر کے عین کلمہ کو ساکن کرینگے تو ضَارِبٌ سے ضُرْبٌ بن جائے گا۔

ضُرَبَاءُ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بنائیں گے کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی حذف کر کے عین اور لام کلمہ کو فتحہ دے کر الف ممدودہ علامت جمع مذکر مکسر اس کے آخر میں لاکر تنوین تمکن علامت اسمیت کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تو ضَارِبٌ سے ضُرَبَاءُ بن گیا۔

ضُرْبَانٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو حذف کر کے عین کلمہ کو ساکن کر کے الف اور نون زائدہ علامت جمع مذکر مکسر کی فتحہ ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو نون پر جاری کیا اس لیے کہ وہ آخری کلمہ ہے۔ تو ضَارِبٌ سے ضُرْبَانٌ بن جائیگا۔

ضِرَابٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو کسرہ دے کر ثانی کو حذف کر تیسری جگہ الف علامت جمع مذکر مکسر کی فتحہ ماقبل کے ساتھ لے آئے تو ضَارِبٌ سے ضِرَابٌ بن گیا۔

ضُرُوْبٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دیکر ثانی کو حذف کر کے تیسری جگہ واو ساکن علامت جمع مذکر مکسر کی ماقبل کے ضمہ ساتھ لے آئے تو ضَارِبٌ سے ضُرُوْبٌ بن گیا۔

اَضْرَابٌ: کو ضَارِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے شروع میں ھمزہ مفتوح فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ لاکر چوتھی جگہ الف علامت جمع مذکر مکسر کی فتحہ ماقبل کے ساتھ لائینگے۔ تو ضَارِبٌ سے اَضْرَابٌ بن جائیگا۔

ضَارِبَةٌ: کو ضَارِبٌ اس طرح بناتے ہیں کہ تاء متحرکہ علامت تانیث فتحہ ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آتے ہیں۔ اور اعراب کو تاء پر جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ آخری کلمہ ہے تو ضَارِبٌ سے ضَارِبَةٌ بن جائے گا۔

ضَارِبَتَانِ کو ضَارِبَۃٌ اس طرح بناتے ہیں کہ الف علامت تثنیہ فتحہ ماقبل کے ساتھ اور نون مکسور عوض ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے اندر تھا اس کے آخر میں لے آئے تو ضَارِبَۃٌ سے ضَارِبَتَانِ بن جائیگا۔

ضَارِبَاتٌ: کو ضَارِبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف اور تاء علامت جمع مونث سالم کی فتحہ ماقبل کے ساتھ اس کے آخر میں لے آتے ہیں اور اعراب کو تاء پر جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ اخری کلمہ ہے تو ضَارِبَۃٌ سے ضَارِبَتَاتٌ بن جاتا ہے پس دو علامت تانیث کی اکٹھی ہو گیئں ۔اس طرح دو علامت تانیث کا اسم میں اکٹھا ہونا لازم آیا اور یہ ناپسندیدہ تھا اس لیے تائے واحدہ کو حذف کر دیا تو ضَارِبَاتٌ بن گیا۔

ضَوَارِبُ کو ضَارِبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو واو مفتوح کے ساتھ بدل دیا اس کے بعد الف علامت جمع مونث مکسر کی لاکر تائے واحدہ اور تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کر دیا تائے واحدہ کو ضدیت کی وجہ سے اور تنوین کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کیا کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی تو ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ بن گیا۔

ضُوَیْرِب ضُوَیْرِبَۃٌ: کو ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ دے کر ثانی کو واو مفتوح کے ساتھ تبدیل کر کے تیسری جگہ یائے ساکن علامت تصغیر کی لے آئینگے تو ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ سے ضُوَیْرِبٌ ضُوَیْرِبَۃٌ بن گیا۔

قانون (۸)	مدہ زائدہ کا قانون	حکم ۱ ۔ شرائط ٦

ھر مدہ زائدہ کہ واقع شود در مفرد مکر بدوم جائے وقت
بنا کردن جمع اقصیٰ وتصغیر آن رابوا و مفتوحہ
بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **مدہ زائدہ** کا قانون ہے۔اس قانون کو سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے مقدمہ میں تین فائدے ہیں۔

فائدہ حرف علت تین قسم پر ہے (۱) علت تام (۲) لین (۳) مدہ۔

(۱) **مدہ**: اس کو کہتے ہیں حرف علت ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو جیسے اُوْتِیْنَا

(۲) **لین**: لین اس کو کہتے ہیں حرف علت ساکن ہو خواہ ماقبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف جیسے خَوْفٌ۔ سَیْفٌ، اُوْتِیْنَا۔

(۳) **علت تام**: مطلقاً حرف علت کو کہتے ہیں خواہ ساکن ہو یا متحرک اور ماقبل کی حرکت موافق ہو یا مخالف۔

جمع اقصیٰ کی تعریف : جمع اقصیٰ وہ جمع مکسرہ ہے جس سے دوسری جمع مکسرہ نہ بنائی جا سکے جیسے اَقْوَالٌ سے اَقَاوِیْلُ۔ اس کو جمع منتہی الجموع اور جمع الجموع اور جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں البتہ جمع سالم بن سکتی ہے (کما فی المطولات)

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ: پہلے دو حرف مفتوح ہوں اور تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کی لائیں گے۔ پھر اگر الف کے بعد اگر ایک مشدد حرف ہے تو حسب عامل کیونکہ محل اعراب ہے جیسے دَابٌّ سے دَوَابٌّ ۔

اور اگر دو حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ دوسرا حسب عامل جیسے مِضْرَبٌ سے مَضَارِبُ۔

اور اگر تین حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ دوسرے کو یاء ساکنہ کے ساتھ تبدیل کریں گے اور تیسرا حسب عامل جیسے مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ۔

اوزان جمع منتہی الجموع۔

جمع منتہی الجموع کے کل گیارہ اوزان ہیں جو مع امثلہ کے درج ذیل ہیں۔

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَالِلُ	خَفَالِلُ	فَعَالِیْلُ	سَلَاطِیْنُ
اَفَاعِلُ	اَضَارِبُ	اَفَاعِیْلُ	اَکَالِیْبُ

نُوْرٌ سے نُوَیْلٌ نُوَیْرٌ۔

یادرکھیں مفرد کی قید بھی اتفاقی ہے کیونکہ الف تثنیہ وجمع بھی تصغیر میں بدل جاتا ہے جیسے

ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ۔ ضَارِبَاتٌ سے ضُوَیْرِبَانِ۔ ضُوَیْرِبُوْنَ۔ ضُوَیْرِبَاتٌ۔

الف مجہولہ یعنی جس کا اصلی یا زائدہ۔ یا اس کا واواور یاء سے بدلا ہوا ہونا معلوم نہ ہو۔ اور اس قانون کی شرائط پائی جائیں تو اس قانون کو جاری کیا جائے گا جیسے آءۃ۔ صآبٌ سے اویئۃ ، صویب۔ لیکن اخفش کے نزدیک الف مجہولہ کو یاء سے تبدیل کریں گے۔ جیسے الیئۃ، وصیب۔ (تسہیل القوانین)

قانون کی تشریح

اس کے لئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ مدہ زائدہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ مدہ ہو۔ احترازی مثال۔ خَوْفٌ صَیْفٌ

دوسری شرط یہ ہے کہ مدہ زائدہ ہو۔ احترازی مثال رَاْسٌ بُوْسٌ بِیْرٌ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ مفرد میں ہو۔ احترازی مثال ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ مکبر میں ہو احترازی مثال ضَارَبَ، ضُوْرِبَ۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ دوسری جگہ ہو احترازی مثال عَصٰی، ضُرْبٰی، مُصْطَفٰی

۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ جمع اقصی و تصغیر بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ

اتفاقی مثال: الف کی ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ ضُوَیْرِبٌ۔

اتفاقی مثال: یاء کی ضِیْرَابٌ سے ضَوَارِیْبُ ضُوَیْرِیْبٌ۔

مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَفَاعِيلُ	مَضَارِيْبُ
فَعَاوِلُ	عَجَاوِزُ	فَوَاعِلُ	ضَوَارِبُ
فَعَايِلُ	صَنَايِرُ	فَعَالِيلُ	قَنَادِيْلُ
فَعَائِلُ	صَحَائِفُ		

تصغیر کی تعریف: تصغیر وہ ہے جس میں تغیر وتبدل کیا جائے قلت یا حقارت یا محبت یا عظمت کے معنی کا حاصل کرنے کے لئے جیسے ضُوَیْرِبٌ ،رُجَیْلٌ ، بُنَیٌّ ، قُرَیْش۔

تصغیر کے بنانے کا طریقہ: پہلے حرف کوضمہ اور دوسرے کوفتحہ دینگے اور تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر کی لائیں گے۔ پھر اس کے بعد اگر ایک حرف ہے تو حسب عامل ہوگا جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ ۔اگر دو ہیں تو اول کو کسرہ دینگے دوسرا حسب عامل ہوگا جیسے مَضْرِبٌ مُضَیْرِبٌ اگر تین ہوتو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کا یاء ساکنہ کے ساتھ تبدیل کریں اوور تیسرا حسب عامل ہوگا جیسے مِضْرَابٌ سے مُضَيْرِيْبٌ۔

سوال: ضُرَیْبِی۔ سکیران ۔ اُجَیْمَالٌ میں یائے تصغیر کے دو یا تین حرف ہیں لیکن پہلا مکسور نہیں اور نہ ہی دوسری جگہ یاء ہے۔

جواب: یہ قاعدہ اکثری ہے کلی نہیں۔

فائدہ الف اور یاء کی تو واو سے تبدیلی ہوسکتی ہے لیکن واو کی واو سے کیسے؟

جواب(۱) تبدیلی عام ہے ذاتی ہو جیسے الف یاء کی یا صفاتی ہو جیسے واو کی واو سے۔

جواب (۲): حرف علت سے مراد الف اور یاء ہے (بہتر ال)

فائدہ تصغیر فقط اسم متمکن کی آتی ہے افعال کی نہیں اور اسم غیر متمکن کی شاذ ہے۔

فائدہ واو کے لئے مدہ ہونا کوئی شرط نہیں خواہ مدہ ہو جیسے طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ۔ طُوَیْمِیْرٌ اور یا غیر مدہ جیسے جَوْهَرٌ اور کَوْکَبٌ سے جَوَاهِرُ۔ کَوَاکِبُ یا اصلی ہو جیسے قَوْلٌ

اتفاقی مثال: واو کی طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ طُوَیْمِیْرٌ

جَوَامِعُ	فَوَاعِلُ	اسم فاعل	جَامِعَةٌ	مدہ زائدہ
فُوَیْلَةٌ	فُوَیْعِلَةٌ	اسم فاعل	قَاوِلَةٌ	مدہ زائدہ
مَوَابِرُ	فَوَاعِلُ	اسم فاعل	مَابِرَةٌ	
فُوَیْرِزٌ	فُوَیْعِلٌ		فَارِزٌ	
شَوَاهِدُ	فَوَاعِلُ		شَاهِدَةٌ	
مُوَیْنِعَةٌ	فویعلة		مَانِعَةٌ	
اَوَاسِمُ	فَوَاعِلُ		وَاسِعَةٌ	

ان صیغوں کوحل کریں

بَوَارِزُ	فُوَیْنِعٌ	شَوَاهِدُ	نَوَادِرُ	اُوَیْلِیَةٌ
رُوَیْتِمٌ	اَوَابِ ءُ	نَوَاصِبُ	لَوَامِعُ	فَوَامِكُ

﴿ اسم مفعول کی بناء کا طریقہ ﴾

ثلاثی مجرد کے بابوں میں اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے اس طرح بناتے ہیں کہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح لا کر عین کلمہ کو ضمہ دیکر عین اور لام کلمہ کے درمیان واو ساکن علامت اسم مفعول کو لا کر آخر پر تنوین کو لے آتے ہیں۔

مَضْرُوْبٌ: کو یُضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یاء حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح علامت اسم مفعول لا کر عین کلمہ کو ضمہ دیکر آخر میں تنوین تمکن علامت اسم کو لائے تو یُضْرِبُ سے مَضْرِبٌ بروزن مَفْعُلٌ ہو گیا لیکن اس وزن پر اسم مفعول کلام عرب میں نہیں آیا مگر یہ کہ مَعُوْنٌ مکرمٌ اور وہ بھی شاذ ہیں یعنی قلیل ہیں اس لیے عین کلمہ کے ضمہ کو اشباع کیا (کھینچا) تا کہ واو پیدا ہو جائے تو مَضْرُبٌ سے مَضْرُوْبٌ بن گیا۔

سوال: آپ نے اشباع کیوں کیا ہے؟

جواب: اگر اشباع نہ کرتے تو مَضْرُبٌ رہ جاتا اور یہ مَعْوَنٌ مَكْرُمٌ کے وزن پر آجاتا اور یہ دونوں شاذ ہیں تو ہم نے شاذ سے محفوظ کرنے کے لے اشباع کیا ہے۔

سوال: اشباع تو کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے آپ نے درمیان میں کیوں کیا؟

جواب: جس طرح کلمہ کے آخر میں اشباع ہوتا ہے اسی طرح بوقت مجبوری درمیان کلمہ میں بھی اشباع ہوتا ہے اور یہاں مجبوری یہ تھی کہ اگر مَضْرُبٌ کے آخر میں اشباع کرتے تو مَضْرُبُوْ ہوجاتا ادھر مَعْوَنٌ و مَكْرُمٌ میں اشباع کرتے تو مَعْوُنُوْ مَكْرُمُوْ ہوجاتا تو پھر بھی التباس لازم آتا تو اس لیے اشباع آخر میں نہیں کیا۔

سوال: اشباع تو صرف نظم میں ہوتا ہے آپ نے نثر میں کیوں کیا ہے؟

جواب: عموماً اشباع نظم میں ہوتا ہے لیکن بسا اوقات بامر مجبوری نثر میں بھی جائز ہے اور یہاں بھی مجبوری کی بناء پر کیا ہے۔

قانون (۹)	اسم مفعول کا قانون	حکم ۲ . شرط ۲

هر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مفعول می آید۔ و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجهول آن باب می آید، باوردن میم مضمومه بجائے حرف اتین و تنوین تمکن درآرند وجوباً۔

اس قانون کا نام ہے **اسم مفعول** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور اور ہر حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم اسم مفول کو مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال اَكْرَمَ يُكْرِمُ۔

اتفاقی مثال: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے مَضْرُوْبٌ۔

دوسرا حکم اسم مفعول کو اسی باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے مگر تھوڑی تبدیلی کے ساتھ کہ شروع حروف اتین کی جگہ میم مضمومہ لائینگے اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو آخر میں لائینگے۔

شرط غیر ثلاثی مجرد کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال: اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ پڑھنا واجب ہے۔

مَضْرُوْبَانِ مَضْرُوْبُوْنَ مَضْرُوْبَةٌ مَضْرُوْبَتَانِ مَضْرُوْبَاتٌ ان سب کی بناء ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ کی طرح ہے۔

مَضَارِبُ کو مَضْرُوْبٌ مَضْرُوْبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو فتحہ تیسری جگہ الف علامت جمع منتہی الجموع لے آئے اور وہ حرف جو الف علامت جمع منتہی الجموع کے بعد ہے اس کو کسرہ دے کر واو کو یاء کے ساتھ بدل دیا اور تا اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا۔

تاء کو ضدیت جمع کی وجہ سے اور تنوین کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تو مَضْرُوْبٌ مَضْرُوْبَةٌ سے مَضَارِبُ بن جائیگا۔

مُضَیْرِیْبٌ وَ مُضَیْرِیْبَةٌ: کو مَضْرُوْبٌ وَمَضْرُوْبَةٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر لا کر وہ حرف جو یاء ساکن علامت تصغیر کے بعد ہے اس کو کسرہ دیکر واو کو یاء سے تبدیل کر دیا تو مَضْرُوْبٌ وَمَضْرُوْبَةٌ سے مُضَیْرِیْبٌ وَ مُضَیْرِیْبَةٌ بن جائیگا۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
مُوْزُوْنٌ	مَفْعُوْلٌ	اسم مفعول	یُضْرَبُ	اسم مفعول
مُقَلْقَلٌ	مُفَعْلَلٌ	اسم مفعول	یُقَلْقَلُ	

مُنْبِنٌ	مُفْعِلٌ	اسم فاعل	یُنْبِنُ	اسم فاعل
رَاوِیْ	فَاعِلٌ		یَرْوِیُ	
مُخْشَوْشَنَۃٌ	مُفْعَوْعَلَۃٌ	اسم مفعول		اسم مفعول
مَسْوَدُّوْنَ	مَفْعَلُوْنَ		مُسَوَّدٌ	اسم مفعول
حَاجِیٌ	فَاعِلٌ	اسم فاعل	یَحْجِیُ	اسم فاعل
اَتَنْتُمْ	فَعَلْتُمْ	ماضی معلوم	اَتَنْتُمُوْ	ضربتم
یُوْزَنُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	مضارع مجہول	یُوْزَنُ	مضارع مجہول
مُذَبْذَبٌ	مُفَعْلَلٌ	اسم مفعول	یُذَبْذَبُ	اسم مفعول

ان صیغوں کوحل کریں

مُبَذِّرِیْنَ	مُحْدَوْدِبِیْنَ	آنِیَیْنَ	مُتَکَنْکَتَیْنِ	مُتَصَرِّفُوْنَ
مُدْهَامَّتَانِ	اِوِیَتَیْنِ	مَنْظُوْمَتَانِ	مُکَبْکِبُ	مُعَلْوَطِیْنِ
مُوَحِّدِیْنَ	مُوَحُوْشَتَه	مُکَسْکِسِیْنَ	قَاضِیَیْنِ	مُحْتَرَمُوْنَ
مُطْمَئِنِّیْنَ	رَافِضِیْنَ	بَارُّوْنَ	مُتَوَلِّدٌ	مُمْعِطَانِ
مُخْشَوْشِنُوْنَ	مُتَنَاهِیُوْنَ	وَالِیَانِ		

قانون (۹) ثانی اثنین والا

قانون (۱۰) | تثنیه وجمع مذکرسالم | حکم ۱ ۔ شرائط ۳

هر الف تثنیه و واو جمع مذکر سالم در اسماء بوقت مضاف الیه شدن و دخول نواصب وجاره بیا بدل کنذ وجوبا باین طور

که در تثنیه یا ماقبل مفتوح ودر جمع یاماقبل مکسور باشند۔

خلاصہ اس قانون کا نام الف تثنیہ اور واو جمع مذکر سالم والا قانون ہے اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: الف تثنیہ اور واو جمع مذکر سالم کو یا سے بدلنا واجب ہے۔اور تثنیہ میں یا ماقبل مفتوح اور جمع میں ماقبل مکسور کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف تثنیہ اور واو جمع مذکر سالم کی ہو احترازی مثال ضَارِبٌ۔ اَبُوْكَ

دوسری شرط اسم میں ہو احترازی مثال لَنْ يَضْرِبَا لَنْ يَضْرِبُوْا۔

تیسری شرط مضاف الیہ بن رہا ہو یا عامل ناصب یا جارہ داخل ہو رہا ہو احترازی مثال هُمَا ضَارِبَانِ۔ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔

اتفاقی مثال: غُلَامُ رَجُلَيْنِ۔ ضَرَبْتُ ظَالِمِيْنَ۔ مَرَرْتُ بِالظَّالِمِيْنَ۔رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ۔ ثَانِيَ اثْنَيْنِ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: آپ نے فرمایا جمع مذکر سالم میں بوقت دخول نواصب وجارہ یاء ماقبل مکسور ہونا واجب ہے۔حالانکہ مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ مَرَرْتُ بِالْاَعْلَى عِلِّيِّيْنَ میں یاء ماقبل مفتوح ہے۔اور ہیں ہی جمع کے صیغے کیوں۔

جواب: ان کی اصل کو دیکھیں یہ اصل میں مُصْطَفِيْنَ اَعْلَوِيْنَ تھے۔بعد از تعلیلات مُصْطَفَوْنَ اَعْلَوْنَ ہوئے ہیں۔لہذا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوگا۔اور دخول نواصب وجارہ سے بظاہر یا ماقبل مفتوح ہے۔

قانون (۱۱)	اضافت کا قانون	حکم ۱ ۔ شرائط ۳

هر نون تنوین وقت دخول الف ولام و اضافت حذف کرده شود ونون تثنيه وجمع در وقت اضافت حذف کرده شود وجوبا

اس قانون کا نام ہے **اضافت کا قانون** ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ دو شرطیں نون تنوین کے لیے اور ایک نون تثنیہ اور جمع کے لیے۔

حکم نون تنوین اور نون تثنیہ اور نون جمع کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط نون تنوین کی پہلی شرط: جس کلمے میں نون تنوین ہو اس کے شروع میں الف لام داخل ہو جائے احترازی مثال حَمْدٌ غُلَامٌ۔

اتفاقی مثال: اَلْحَمْدُ، اَلْغُلَامُ۔

دوسری شرط جس کلمے میں نون تنوین ہو اس کی دوسرے کلمے کی طرف اضافت ہو جائے احترازی مثال زیدٌ۔

اتفاقی مثال: غُلَامُ زَیْدٍ۔

تیسری شرط نون تثنیہ وجمع جس کلمے میں ہو اس کی اضافت دوسرے کلمے کی طرف ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ۔

اتفاقی مثال: ضَارِبَا زَیْدٍ۔ ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
ضَارِبِیْكَ	فَاعِلِیْنَ	اسم فاعل	ضَارِبِیْنَ	اضافت
رَاشِدَایَ	فَاعِلَانِ		رَاشِدَانِ	
شَدِیْدُوْهَا	فَعِیْلُوْنَ	صفت مشبہ	شَدِیْدُوْنَ	
مُشَاوِرَازَیْدٍ	مُفَاعِلَانِ	اسم فاعل	مُشَاوِرَانِ	
وَالِدَیْهِ	فَاعِلَیْنِ		وَالِدَیْنِ	
اَمِیْرُكُمْ	فَعِیْلٌ	صفت مشبہ	اَمِیْرٌ	
مُتَیَسِّرُوْهُ	مُتَفَعِّلُوْنَ	اسم فاعل	مُتَیَسِّرُوْنَ	

اَلضَّالُّ	فَاعِلٌ		ضَالِلٌ	
شَرِيفَيْكَ	فَعِيلَيْنِ	صفت مشبہ	شَرِيفَيْنِ	
مَضْرِبَيْهِ	مَفْعِلَيْنِ	اسم ظرف	مَضْرِبَيْنِ	
قُرْآنِيْ	فُعْلَانٌ	اسم	قُرْآنٌ	
رَبِيبَتِيْ	فَعِيلَةٌ	صفت مشبہ	رَبِيبَةٌ	

ان صیغوں کو حل کریں

عَزْمُهَا	رَشِيدَيْهِ	شَرِيفَاكَ	ضَارِبَيْهِ	اَعْلَمِيكَ
قَاتِلَاهُ	ضُرَّبَيْهِ	مِنْصَارَاكَ	ضَارِبَتَيْكَ	مَسْمُوعِهِ
رَاجِلَا هَا	مَضْرِبَيْكِ	رَفِيعَتَيْهَا	ضَالِّيكُمَا	مُنْصَرِفَةٌ
اَلْمُقَلْقِلُ	مُكْتَسِبِيهِ	مُحْدُودِيكُمْ	اَشِدَّاىَ	اَشَدِّيهِ
مَحْرُومَتَاهُ	رُشْدَيَيْكَ	مُصَرِّفِيهِنَّ	مُسْتَخْرِجَتَيْنِ	كُبْرَيَاكَ
مِرْفَقَيْهِ	اَنْذِرُوكَ	مُفَتَّحُوكُنَّ	قَاسِيكَ	
مُوَالِدَاهُ ۲عدد				
مِضْرَبَتَيْهِ				
مُدْهَامَّاهُ ۲عدد				
رِجْلَيْهِ				

فائدہ آپ نے الف لام کے داخل ہونے کی وجہ سے تنوین کو کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب : ۔الف لام کی وجہ سے تنوین اس لئے حذف ہو جاتی ہے کہ الف لام معرفہ کی علامت ہے اور تنوین نکرہ کی تو ایک وقت ایک ہی کلمہ میں صفتین متضادین کیسی پائی جا سکتی

ہیں☐ التَّعْرِيْفُ وَ التَّنْكِيْرُ ضِدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَ لَا يَفْتَرِقَانِ اور چونکہ معرفہ اور نکرہ دونوں ضدیں ہیں۔ جو جمع نہیں ہو سکتے اس لیے حذف کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ اضافت سے نون تنوین اس لئے گر جاتا ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کا آپس میں شدید اتصال ہوتا ہے یعنی ان میں بھی تضاد ہے اضافۃ اتصال کو چاہتی ہے اور تنوین انفصال کے مقتضی ہے۔ اَلْاِتِّصَالُ وَ الْاِنْفِصَالُ ضِدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَلَا يَفْتَرِقَانِ اس لیے اضافت سے نون تنوین کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اضافت بھی معرفہ کی قسم میں سے ہے اور تنوین نکرہ کی علامت ہے اور معرفہ اور نکرہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

فائدہ اضافت کے وقت نون تثنیہ وجمع کو کیوں حذف کیا جاتا ہے؟

جواب: نون تثنیہ وجمع کو نون تنوین کے عوض ہے تو جس طرح نون تنوین اضافت کیوجہ سے حذف ہو جاتا ہے اسی طرح نون تثنیہ وجمع جو نون تنوین کے عوض میں ہیں وہ بھی اضافت کے وقت حذف ہو جاتے ہیں۔

فائدہ آپ نے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ وجمع کو حذف کیا ہے لیکن الف لام کی وجہ سے کیوں حذف نہیں کیا؟

جواب: نون تثنیہ وجمع ضمہ کا عوض ہے۔ چونکہ الف لام کے دخول کی وجہ سے ضمہ اعرابی حذف نہیں ہوتا تو جو اسکا عوض نون تثنیہ وجمع ہے تو وہ بھی الف لام کی وجہ سے حذف نہیں ہوتے۔

فائدہ: اگر اضافت کے وقت عوض ضمہ کے تسلیم کر لیتے تو ضاربان زید ہو جاتا تو اس میں دخرابیاں لازم آتیں (ا) یہ کہ چونکہ مضاف اور مضاف الیہ کا آپس میں شدید اتصال ہوتا ہے لیکن یہاں انفصال لازم آتا ہے۔

دوسری خرابی: یہ لازم آتی کہ نون اعرابی کلمہ کے درمیان میں واقع ہو جاتا حالانکہ نون اعرابی کے

آخر میں ہوتا ہے۔

قانون (۱۲)	نون خفیفہ کا قانون	حکم ۱ ۔ شرط ۱

ہر نون خفیفہ را موافق حرکت ما قبل بحرف علت بدل می کنند جوازا در حالت وقف

اس قانون کا نام ہے **نون خفیفہ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون خفیفہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط نون خفیفہ حالت وقف میں ہو احترازی مثال اِضْرِبَنِ الْقَوْمُ۔

اتفاقی مثال: اِضْرِبَنْ کو اضْرِبَا۔ اِضْرِبُنْ کو اضْرِبُوْ، اِضْرِبِنْ کو اضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	وزن	سہ اقسام	دراصل	قانون
اِکْتَسَبَا بغیر تثنیہ	اِفْتَعَلَنْ	امر حاضر	اِکْتَسَبَنْ	نون خفیفہ
اُشْرُفِیْ ۲عدد	اُفْعُلِنْ		اُشْرُفِنْ	
ضَارِبُوْ	فَاعِلُنْ		ضَارِبُنْ	
ضَارِبُوْ	فَاعِلُوْا		ضَارِبُوْا	نون تنوین
اِنْصَرِفَا ۳عدد	اِنْفَعِلَنْ	امر حاضر	اِنْصَرِفَنْ	نون خفیفہ
اِنْصَرِفَا	اِنْفَعِلَا		خود	
اِنْصَرِفَا			خود	
جَمْعُوْ ۲عدد	فَعْلٌ	مصدر	جَمْعٌ	نون تنوین
جَمَعُوْ	فَعَلُوْا	ماضی معلوم	بر اصل	

ان صیغوں کوحل کریں

ضَارِبًا ۴عدد				
//				
//				
//				
لَا يُكْرِمَا بغير تثنيه				
تَصَرَّفَا				
يَدْلُوْ				
اِحْذَوْدِبَا بغير تثنيه	اِقْشَعِرَّى			
وَاعِدَاه ۳عدد				
//				
//				
اُنْصُرُوْ ۲عدد				
//				
لَمْ كُبْ كِبَا ۳عدد				
//				
//				

لَاتُصَرِّفَا ۵عدد				
//				
//				
//				
//				
لَاتَسْتَحْسِنَا بغیر تثنیہ	لَاتَتَشَامَزِ عدد ۱			
لِيَنْتَبَا ۲				
لَاتَسْتَعْضِرْبَا ۳عدد				
//				
اِكْمَأنَّا ۴عدد				
//				
//				
//				
لِتَخْرَوَّطَا ۴عدد				

قانون (۱۳) نون تنوین کا قانون حکم ۲ . شرائط ٦

ہر کلمہ کہ در آخرش نون تنوین کہ ما قبلش مفتوح باشد در حالت وقف آن را با الف بدل کردن کثیر است و ساقط کردن قلیل است و اگر ما قبلش مضموم یا مکسور باشد آن را با حرف علت بدل کردن قلیل است و ساقط

کردن کثیر است

اس قانون کا نام ہے **نون تنوین** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون تنوین کو الف سے تبدیل کرنا کثیر ہے اور ساقط کرنا قلیل ہے۔

پہلی شرط نون تنوین ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ ، ضَارِبُوْنَ

دوسری شرط ماقبل مفتوح ہو احترازی مثال عَلِیْمٌ، حَکِیْمٌ

تیسری شرط حالت وقف میں ہو احترازی مثال عَلِیْماً نِ الَّذِیْ ،حَکِیْماً نِ الَّذِیْ۔

اتفاقی مثال: عَلِیْمًا حَکِیْمًا کو عَلِیْمَا، حَکِیْمَا پڑھنا کثیر اور عَلِیْمْ حَکِیْمْ پڑھنا قلیل ہے۔

دوسرا حکم: نون تنوین کو حرف علت سے بدلنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے۔

پہلی شرط نون تنوین ہو احترازی مثال ضَارِبَانِ ، ضَارِبُوْنَ

دوسری شرط ماقبل مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال عَلِیْمًا حَکِیْمًا

تیسری شرط حالت وقف میں ہو احترازی مثال اَحَدُ اللّٰهُ الصَّمَدُ

اتفاقی مثال: عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ کو عَلِیْمُوْ، حَکِیْمُوْ پڑھنا قلیل اور عَلِیْمْ، حَکِیْمْ پڑھنا کثیر ہے۔

موزون	وزن	سہ اقسام	دراصل	قانون
خَدَمُوْ بغیر ماضی	فَعَلْ		خَدَمْ	نون تنوین
اَلسِّنَتِیْ	اَفْعِلَةْ		اَلْسِنَةْ	
قُرْبُوْ	فَعْلْ	مصدر	قُرْبْ	
قِتَالِیْ	فِعَالْ	مصدر	قِتَالْ	

مَنَعَتَا بے ماضی	فَعَلَة	اسم فاعل	مَنَعَة	
ضَرَبَتَا	فَعَلَة	اسم فاعل	ضَرَبَة	
ضَرَبَتَا	فَعَلَتَا	ماضی معلوم		
اَرْبَابُوْ	اَفْعَال	جمع	اَرْبَاب	
قُرْبَانِی	فُعْلَان	مصدر	قُرْبَان	

ان صیغوں کو حل کریں

فَارِبَاهُ				
رَفِیْقِی	حَبِیْبًا	مُکْرِمَاتِی	تَعْلِیْمِی	اِکْتِسَابُوْ
اِنْقِیَاسِی	دَحْرَجَتَا			
مَسْلُوْلُوْ	ضَرَبُوْ	ضُرَبِی	اَحْبِتِی	رُفَیْعُوْ
شُرُفُوْ	مَضْرِبِی			
اِنْتِصَارِی	ضَارِبُوْ		مُحْلَوْدَبُوْ	
ضَرَبُوْ بے ماضی				
رَجُلُوْ	قُتْلًا		نَصَرَتَا بے ماضی	وَارِدِی

فعل جحد کے بنانے کا طریقہ

فعل جحد معلوم کو فعل مضارع سے اس طرح بناتے ہیں کہ مضارع کے شروع میں لم جازمہ

جحد یہ لائینگے آخر کو جزم دیں گے۔ جزم کی وجہ سے پانچ پانچ صیغوں میں حرکت (یعنی ضمہ اعرابی) گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو حرف علت گر جائے گا۔ اور سات سات صیغوں میں نون اعرابی گرا جائیگا اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کریگا اس لیے کہ وہ مبنی ہیں۔

لم یَضرب لم یُضرب (الی آخرہ) کو یَضْرِبُ یُضْرَبُ (الی آخرہ) اس طرح بناتے ہیں کہ لم جازمہ جحد یہ اس کے ابتداء میں لائینگے تو پانچ پانچ صیغوں میں آخر سے ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آئیگا اور سات سات صیغوں میں نون اعرابی گر جائے گا اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرے گا اس لیے کہ وہ مبنی ہیں۔ تو یَضْرِبُ یُضْرَبُ (الی آخرہ) سے لَمْ یضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ (الی آخرہ) بن جائیگا۔

قانون (۱٤)	نون اعرابی کا قانون	حکم ۱ . شرائط ۵

ھر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب ولحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بناء کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوباً

اس قانون کا نام **نون اعرابی** کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں کامل ہیں

حکم نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

پھلی شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف جازم داخل ہو جائے احترازی یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** لَمْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبُوْ۔

دوسری شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس پر حرف ناصب داخل ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** لَنْ یَّضْرِبَا لَنْ یَّضْرِبُوْنَ۔

تیسری شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو نون ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** لَیَضْرِبَانِّ لَیَضْرِبُنَّ۔

چوتھی شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو نون خفیفہ اس کے ساتھ متصل ہو جائے احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** : اِضْرِبُنْ۔

پانچویں شرط جس کلمے میں نون اعرابی ہو اس سے امر حاضر معلوم بنانے کا ارادہ ہو احترازی مثال یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ۔ **اتفاقی مثال** اِضْرِبَا اِضْرِبُوْ۔

فائدہ نون اعرابی وہ ہے جو فعل کے آخر میں ضمہ کے عوض آئے۔

اقسام نون: نون کی مشہور اقسام یہ ہیں:

(۱) نون اعرابی (۲) نون وقایہ (۳) نون قطنی
(۴) نون ثقیلہ (۵) نون خفیفہ

نون اعرابی: نون اعرابی وہ ہے کہ جو ضمہ اعرابی کے عوض میں کلمہ کے آخر میں لایا جائے جیسے ضَارِبَانِ۔

نون وقایہ: نون وقایہ وہ ہے کہ جو کلمہ کے آخر حرف کی حرکت کو محفوظ کرنے کے واسطے لایا جائے جیسے ضَرَبَنِیْ۔

نون قطنی: نون قطنی وہ ہوتا ہے کہ جب دو ساکنین کو ملا کر پڑھا جائے تو ان کے درمیان میں ایک نون پڑھا جاتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَحَدُ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔

نون ثقیلہ: نون مشدد کو کہتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبَنَّ

نون خفیفہ: نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں۔ اِضْرِبَنْ

فائدہ نون اعرابی عامل جازم اور عامل ناصب سے اس لئے گر جاتا ہے کہ ضمہ اعرابی کے

عوض ہے ضمہ اعرابی بھی گر جاتا ہے تو یہ بھی گر جاتا ہے اور نون اعرابی نون تاکید کی وجہ سے اس لئے گر جاتا ہے نون معرب میں اور نون تاکید مبنی میں وَهُمَا ضِدَّانِ لَايَجْتَمِعَانِ وَلَايَفْتَرِقَانِ۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَمْ تَكْتَسِبِیْ	لَاتَتَوَاجَهَا	اِدْرَنْمِجَا	لِيَقْشَعِرَّانِ	لَاتَدْرَهِمَّا
لِتَبَرْنَسَا	لَنْ يَغْشَوْشِبَا	لَاتَبَعْثَرِیْ	لَمْ يَبْلَقُّوْ	لِيَشْرُفَانِّ
لِيَضْرِبُنَّ	لَمْ تَكْفَهِرَّا	لَنْ تَبَرْنَشِقَا		
//				
//				
اِنْ نَشَاقِیْ	مُغْنَوْنِسِیْ ۲عدد	تَزَنْدَقَا ۳عدد		

قانون (۱۵) یرملون کا قانون حکم ۲ . شرائط ۶

هر نون ساکن و تنوین را در حروف یرملون ادغام میکنند وجوبا و متحرک را جوازا در حروف یَمُوْنُ بغنه و در لَرْ بغیر غنه

اس قانون کا نام ہے **یرملون** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم نون ساکن اور نون تنوین کو حروف یرملون کے جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے

پہلی شرط نون ساکن اور تنوین ہو احترازی مثال اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

دوسری شرط نون ساکن و تنوین حروف یرملون سے پہلے ہو احترازی مثال

مَنْ ضَرَبَ

تیسری شرط نون ساکن کلمے کے آخر میں ہو احترازی مثال قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ،

اتفاقی مثالیں نون ساکن کی۔

یا کی مثال: لَنْ یَّضْرِبَ

را کی مثال: مِنْ رَّبِّهِمْ

میم کی مثال: مِنْ مَّاءٍ

لام کی مثال: مِنْ لَّدُنْهُ

واؤ کی مثال: مِنْ وَّرَائِهِمْ

نون کی مثال: مِنْ نَّبِیٍّ

اتفاقی مثالیں نون تنوین کی۔

یا کی مثال: ذَائِقٍ یَّخْرُجُ

واؤ کی مثال: مِنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ

را کی مثال: غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

نون کی مثال: عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ

میم کی مثال: رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

لام کی مثال: رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ

دوسرا حکم نون متحرک کو حروف یرملون کا میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط نون متحرک ہو احترازی مثال لَنْ یَّضْرِبَ

دوسری شرط نون متحرک حروف یرملون سے پہلے ہو احترازی مثال اَلَّذِیْنَ ضَرَبُوْا

تیسری شرط نون متحرک کلمہ کے آخر میں ہو احترازی مثال مَنِيٌّ تُمْنٰى

اتفاقی مثالیں نون متحرک کی۔

یاء کی مثال: اَلَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ سے اَلَّذِ يَّعْلَمُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

راء کی مثال: اَلَّذِيْنَ رَجَعُوْا سے اَلَّذِ رَّجَعُوْا پڑھنا جائز ہے۔

میم کی مثال: اَلَّذِيْنَ مَنَعُوْا سے اَلَّذِمَّنَعُوْا پڑھنا جائز ہے۔

لام کی مثال: اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ سے اَلَّذِ لَّا يَرْجُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

واو کی مثال: اَلَّذِيْنَ وَعَدُوْا سے اَلَّذِوَّعَدُوْا پڑھنا جائز ہے۔

نون کی مثال: اَلَّذِيْنَ نَصَرُوْا سے اَلَّذِنَّصَرُوْا پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ حروف یمون میں ادغام مع الغنہ اور لام اور را میں بلا غنہ ہوتا ہے۔

موزون	وزن	صیغہ اقسام	اصل	قانون
اِنَّسِيْنَا	فَعِلْنَا	ماضی معلوم	نَسِيْنَا	یرملون
اَنْ يُّوَاصِلْنَ	يُفَاعِلْنَ	مضارع معلوم	يُوَاصِلْنَ	یرملون
لَيَنْصُرَانِّ	لَيَفْعَلَانِّ	مستقبل	يَنْصُرَانِ	نون اعرابی
قَرَمَّدَنَ	فَعَلَ فَعَلَ	ماضی معلوم	قَرَنَ، مَدَنَ	یرملون
مَيُّعَظِّمُ	يُفَعِّلُ	مضارع	يُعَظِّمُ	
لَنْ تَشْرُفُوْا	لَنْ تَفْعُلُوْا	نفی معلوم	تَشْرُفُوْنَ	نون اعرابی
اِنْ وَهَبَتْ	فَعَلَتْ	ماضی معلوم	وَهَبَتْ	یرملون
وُرِوَّرَعَ	فُعِلَ، فَعَلَ		وُرِنَ، وَرَعَ	یرملون
لَمَّا يَعْلَمَا	يَفْعَلَانِ	مضارع	يَعْلَمَانِ	نون اعرابی

اِسْتَخْرَجَا	اِسْتَفْعَلَا	امر حاضر	تَسْتَخْرِجَانِ	

ان صیغوں کوحل کریں

اِوَّجَدَ	مَمَّنَعَتَا			
//				
وَجَدَتَابغیر ماضی	اَمْرَبِطُوْ	قَرَمَّعَا	مِيَّا سِرِيْهِ	اَرَّبِطَا سعدد
//				
//				
ضِمِلَّامِعْ	يَرْمَرَّفِيْقُ	اِنْصَّرُوْ	تَضْمَرَّاوِيَاتْ	اَرَّتَلَ
شُرِمَّاجِدُ	اَمَّضِيرِبْ	مَيَفْجُرُكَ	زَيْدُ رَّاكِب	مَنُّزِعَ
خَشِرَّاهِبُ	يَرْعَدَّاعِنْ	مِمَّنِيعُمِي	لِكِرَّابِحُوْ	اَمَّشِدُنَ
لِمَمَّلَعُوْ	زَيْنَلَّامِعْ	مَمَّدَنَتُ	لِكِيُوْيُسِرْ	

قانون (۱٦) ینبغی کا قانون حکم ۳ ۔ شرائط ۳

ھر نون ساکن و تنوین کہ واقع شود قبل باء مطلقًا آں را بمیم بدل می کنند و جوبا و قبل از حروف حلقی ظاھر خواندہ می شوند و جوبا و قبل از الف نمی آیند و در باقی حروف اخفا کردہ آیند......

اس قانون کا نام ہے **یَنْبَغِیْ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے

پھلا حکم نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدلنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تنوین باء سے مطلقاً پہلے ہو۔ ناحترازی مثال مِنْ شَرٍّ، مِنْ جُوْعٍ

اتفاقی مثال یَنْبِغِیْ سے یَمْبِغِیْ، مِنْ بَعْدِ سے مِمْ بَعْدِ، اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ سے اٰیَاتُمْ بَیِّنَاتٌ

دوسرا حکم نون ساکن اور تنوین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تنوین حروف حلقی سے پہلے ہو احترازی مثال مِنْ بَعْد

اتفاقی مثال نون ساکن کی۔ مِنْ غَاسِقٍ، مِنْ حَاسِدٍ۔

اتفاقی مثال نون تنوین کی۔ زَیْدٌ عَالِمٌ، سَعِیْدٌ خَادِمٌ۔

تیسرا حکم نون ساکن اور تنوین کو اخفاء کر کے پڑھنا واجب ہے۔

شرط نون ساکن اور تنوین حروف اخفاء سے پہلے ہو احترازی مثال مِنْ غَاسِقٍ، مِنْ حَاسِدٍ

اتفاقی مثال نون ساکن کی مِنْ شَرٍّ، مِنْ جُوْعٍ۔

اتفاقی مثال نون تنوین کی رَجُلٌ کَرِیْمٌ، رَجُلٌ فَقِیْرٌ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
اِنْبُغِیَ	اِنْفُعِلَ	ماضی معلوم	انبغی	ینبغی
اِنْبُغِیْ	فُعِلَ		بُغِیَ	
مُنْبَعَلَاتٌ	مُنْفَعَلَاتٌ	اسم مفعول	مُنْبَعَلَاتٌ	
صَارَرَمَدَ	فَاعَلَ، فَعَلَ	ماضی معلوم	صَارَنَ، رَمَدَ	یرملون
اِحْسِبِیْ	اِفْعِلِیْ	امر حاضر	تَحْسِبِیْنَ	نون اعرابی
مَلَّدَنَ	فَعَلَ	ماضی معلوم	لَدَنَ	یرملون

ان صیغوں کو حل کریں

فَمُلْتَ	اِمْبَاسٌ	مِمْبَوَادِرٌ	اَلْكِمْبَاعدی ۳ عدد	
//				
//				
اِمْبِذَاذِیْ	یُمْبِتُوْنَ	اَمْبَعَثَ		
//				
//				
اِمْبِلِجَا ۴ عدد				
//				
//				
//				
مُمْبَعِجِیْكِ	اِمْ بَعَرْتِ			
//				
مُمْبَاعِقٌ	لَمْبَطْحُنَ	اَمْبَعْثَرَ	لِكِمْبَعُدَتُ	مَمْبَصَّرًا
//				
//				
لَاتَمْبَقِیْنَ				

فعل مستقبل مؤکد بالام و نون تاکید کے بنانے کا طریقہ

فعل مستقبل بالام و نون تاکید کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کے شروع میں لام تاکید

مفتوح لائیں گے اور چودہ صیغوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور آٹھ صیغوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ لائیں گے اور نون ثقیلہ کا ماقبل پانچ جگہوں میں مفتوح ہوگا وہ پانچ جگہیں یہ ہیں (۱) واحد مذکر حاضر (۲) واحد مذکر غائب (۳) واحدہ مونثہ غائبہ (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم۔

اور چھ جگہوں میں نون ثقیلہ کے ماقبل میں الف لائیں گے اور وہ یہ ہیں۔ چار تثنیہ دو جمع مونث اور جمع مونث میں الف نون ضمیر اور نون تاکید ثقیلہ کے درمیان فاصلے کے لیے آئے گا۔

اور دو جگہوں واو کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کریں گے اور ضمہ کو باقی رکھیں گے تاکہ واو محذوفہ پر دلالت کرے وہ دو جگہیں یہ ہیں جمع مذکر غائب جمع مذکر حاضر۔ اور ایک صیغہ سے یاء ساکن مدہ کو حذف کرینگے اجتماع ساکنین کی وجہ سے اور ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھیں گے تاکہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے اور وہ صیغہ واحد مونث حاضر کا ہے۔

ان چھ جگہوں میں الف آتا ہے نون ثقیلہ مکسور لائینگے اور باقی آٹھ جگہوں میں نون مفتوح لائینگے

۔

اور بالآخر اس طرح فعل مضارع سے فعل مستقبل بالام ونون تاکید بن جائیگا۔

فائدہ نون خفیفہ ان جگہوں میں نہیں آتا جہاں الف آتا ہے بلکہ صرف بقیہ آٹھ جگہوں میں آتا ہے

لَيَضْرِبَنَّ لَتَضْرِبَنَّ لَأَضْرِبَنَّ لَنَضْرِبَنَّ: ان صیغوں کو يَضْرِبُ تَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لاکر اس کے آخر میں نون تاکید سے اس طرح بناتے ہیں کہ ثقیلہ لے آئیں گے۔ تو ماقبل کو فتحہ ہو جائے گی تو يَضْرِبُ تَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ سے لَيَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبُنَّ لَاَضْرِبُنَّ لَنَضْرِبُنَّ بن جائیگا۔

تثنیہ کے چار صیغے تثنیہ کے چار صیغوں یعنی لَيَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ کو يَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اسکے ابتدا میں لا

کر نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے تو نون اعرابی گر جائے گا اور فتحہ نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے تثنیہ کی مشابہت کی وجہ سے تو یَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ سے لَیَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبَانِّ بن جائیگا۔

جمع مذکر غائب اور مخاطب لَیَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبُنَّ کو یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لاکر نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے تو نون اعرابی گر جائے گا۔ اور التقاء ساکنین ہو جائے گا۔ واو اور نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کر دیا تھا اور ماقبل کے ضمہ کو باقی رکھا تاکہ واو محذوفہ پر دلالت کرے تو یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ سے لَیَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبُنَّ بن جائیگا۔

واحدہ مونثہ مخاطبہ۔ یعنی لَتَضْرِبِنَّ کو تَضْرِبِیْنَ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لاکر نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجتماع ساکنین ہو جائے گا یا نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اسکو حذف کر کے ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا جاتا ہے تاکہ یا محذوفہ پر دلالت کرے تو تَضْرِبِیْنَ سے لَتَضْرِبِنَّ بن جائیگا۔

جمع مونث غائبات اور مخاطبات: یعنی لَیَضْرِبْنَانِّ لَتَضْرِبْنَانِّ کو یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ سے اس طرح بناتے ہیں کہ لام تاکید مفتوح اس کے ابتدا میں لاکر نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اب تین نون اکھٹے ہو جائینگے یہ بات کلام عرب میں ناپسندیدہ تھی اس لیے نون تاکید اور نون ضمیر کے درمیان الف فاصلہ لائے تو یَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ سے لَیَضْرِبْنَانِّ لَتَضْرِبْنَانِّ بن جائے گا۔

قانون (۱۷)	امر حاضر معلوم کا قانون	حکم ۳ . شرائط ۵

ھر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم با یں طور بنامی کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت ما بعدش ساکن ماند، ھمزہ وصلی مضموم در اولش درآورند

وجوباً بشرطیکه مضارع نیز مضموم العین باشد، و گرنہ مکسور، واگر

ما بعد ش متحرک ماند امر همو ں شد بو قف آخر،

اس قانون کا نام ہے **امر حاضر معلوم** کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لئے دو دو شرطیں ہیں۔ تیسرے حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ علامت مضارعت کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو احترازی مثال تَعِدُ، تُصَرِّفُ

دوسری شرط مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو احترازی مثال تَضْرِبُ، تَمْنَعُ۔

اتفاقی مثال تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تَشْرُفُ سے اُشْرُفْ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ

علامت مضارع کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو احترازی مثال تَعِدُ، تُصَرِّفُ

دوسری شرط مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو احترازی مثال تَنْصُرُ تَشْرُفُ

اتفاقی مثال تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَمْنَعُ سے اِمْنَعْ۔

تیسرا حکم حرف مضارعت کو حذف کر کے آخر میں وقف کرنا واجب

ہے۔

پہلی مثال حرف مضارعت کے بعد والا حرف متحرک ہو احترازی مثال تَضْرِبُ تَشْرُفُ

اتفاقی مثال تَعِدُ سے عِدْ، تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
اُشْرُفْ	اُفْعُلْ	امر حاضر	تَشْرُفُ	امر حاضر
اِبْتَرْ	اِفْتَعِلْ		تَبْتَرُ	
اِضْلِلْنَانٌ	اِفْعِلْنَانٌ		تَدحرج	امر حاضر
اِمْثَوْثِلْ	اِفْعَوْعِلْ		تَمْثَوْثِلُ	
حَبَنَانٌ	فُعْلُنَانٌ		حَبَنَنٌ	
وَاسِعْ	فَاعِلْ		تَوَاسِعُ	
اِشْهَدْ	اِفْعَلْ		تَشْهَدُ	
طَوَيْتُمْ	فَعَلْتُمْ	ماضی معلوم	طَوَيْتُمُوْ	ضربتم
عَالِمِيْ ۲عدد	فَاعِلِيْ	امر حاضر	تُعَالِمِيْنَ	نون اعرابی
عَالِمِيْ	فَاعِلَنْ		عَالِمَنْ	نون خفیفہ
شُوَيْمِنٌ	فُوَيْعِلٌ	اسم فاعل	شَامِنٌ	مدزائدہ

ان صیغوں کو حل کریں

دَحْرِجْ	اِنْصِرَفْنَ	تَضَارَبْ	اُقْتُلْ	فَانْصَبْ
اُنْتُنِيْ	ضَارِبْ	دَبْدِبْ	اِقْشَعِرُّوْا	صَرِّفُوْا
//				

عِدًا				
//				
//				
اِسْتَخْرِجْ	اُكْرِمِی			
//				
تَضَارَبَا				
//				
//				
تَوَرَّثُوْا	تَكَاكَأُ	اِفْرَنْقِحُوْا		

فائدہ امر حاضر معلوم میں مخاطب کے صیغے ہیں اس لئے یہ ہمیشہ مضارع کے مخاطب صیغوں سے بنایا جاتا ہے۔

بناء کا طریقہ یہ کہ اگر تعلیل وجوبی سے ہو تو موجودہ صورت سے بناء کریں گے تعد سے عد اور اگر خلاف قانون یا جوازی قانون سے ہو تو تعلیل سے قبل والی صورت پر لا کر پھر امر بنائیں گے۔ جیسے: تُكرِمُ اس کا اصل تُؤكرِم تھا کر یعنی تُؤكرِمُ سے امر بنائیں گے اَكْرِمْ اور یَاجَلُ۔ یَیْجَلُ اصل پر یعنی تَوْجَلُ سے امر اِوْجَلْ بنائیں گے مذکورہ طریق سے اشکالات رفع ہو جائیں گے۔

فائدہ امر حاضر معلوم کے بارے میں بصریین اور کوفیین کا اختلاف ہے کوفیین اور ابوالحسن اور ابن ہشام کے نزدیک امر لام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یا تو لام لفظاً ہو گا۔ جیسے: فَلْتَفْرَحُوْا یا تقدیراً ہو گا جیسے: اِضْرِبْ البتہ کثرت استعمال کی وجہ سے لام گر جاتا ہے اور اس کی موافقت میں تاء بھی گر جاتی ہے و اسْتَدَلُّوْ بقوله تعالى فَلْتَفْرَحُوْا و بقوله عليه السلام

فَلْتَأْخُذُوْا مَصَافَّكُمْ ـ و یقول شاعر "لتقم انت یا بن خریش" بصریین کے نزدیک امر حاضر معلوم پر لام نہیں ہوسکتا اور یہ امثلہ شاذ ہیں۔

اور عند البعض شعر میں جائز ہے اور نثر میں ناجائز ہے جیسے شعر:

فَلَا تَسْتَطِلْ مِنِّي بَقَاءَ مُدَّتِي

وَلٰكِنْ يَكُنْ لِلْخَيْرِ مِنْكَ نَصِيْبُ

اس میں یَکُنْ امر غائب لام محذوف ہے دراصل لِیَکُنْ تھا اور عند البعض نثر میں بھی جائز ہے بشرطیکہ لفظ قُلْ مقدم ہو۔ جیسے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کہ دراصل لِیُقِیْمُوْا تھا۔

ثمرہ اختلاف: کوفیین کے نزدیک امر حاضر معلوم معرب اور بصریین کے نزدیک مبنی ہے

امر حاضر معلوم کے بنانے کا طریقہ

کہ فعل امر حاضر معلوم کو فعل مضارع معلوم حاضر سے اس طرح سے بناتے ہیں کہ تاء حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد دیکھا جائے گا کہ ما کا بعد متحرک ہے یا ساکن پھر اگر ما بعد متحرک ہے تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں ہے امر اسی طرح رہے گا لرف آخر میں وقف کرینگے وقف کی وجہ سے جہاں ضمہ اعرابی ہوگا وہ گر جائیگا اور سکون آ جائیگا جہاں نون اعرابی ہوگا وہ بھی گر جائیگا اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔ تَعِدَانِ سے عِدَا۔ تَقِيْ سے قِ۔ اور اگر ما بعد ساکن ہے تو ہمزہ وصلی لانیکی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ ابتداء بالسکون کے ساتھ محال ہے پھر عین کلمہ دیکھا جائیگا کہ مفتوح ہے یا مکسور یا مضموم اگر عین کلمہ مفتوح ہے یا مکسور تو اس کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لائینگے اور آخر کو ساکن کرینگے اور وقف کی وجہ سے جہاں ضمہ اعرابی ہوگا وہ بھی گر جائیگا اور اگر نون اعرابی ہوگا تو وہ بھی گر جائیگا او راگر حرف علت ہوگا تو وہ بھی گر جائیگا۔

سوال: آپ نے امر حاضر معلوم کو مضارع مخاطب کے صیغوں سے کیوں بنایا ہے؟

جواب : چونکہ مضارع میں بھی دو زمانے پائے جاتے ہیں اور امر حاضر میں بھی وہی دو زمانے تھے اس اشتراک فی الزمان کی وجہ سے امر کو مضارع سے بنایا ہے۔

سوال : آپ نے امر میں علامت مضارع کو حذف کیوں کیا ہے؟

جواب : مضارع اور امر کا معنی میں اختلاف تھا۔ تو ہم نے لفظوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے علامت مضارع کو حذف کر دیا تا کہ اختلاف لفظی دلالت کرے اختلاف معنوی پر۔

سوال : پھر آپ نے امر حاضر مجہول اور امر غائب معلوم و مجہول میں علامت مضارع کو کیوں حذف نہیں کیا؟

جواب (۱) چونکہ یہ معرب تھے اور فعل مضارع بھی معرب ہوتا ہے اس مناسبت کی وجہ سے علامت کو حذف نہیں کیا بخلاف امر حاضر کے کہ وہ مبنی ہوتا ہے۔

جواب (۲) صرفی حضرات ان کو امر کہتے ہی نہیں بلکہ ان کو مضارع مجزوم کہتے ہیں لہذا سوال ہی وارد نہیں ہوا۔

سوال : شروع میں ہمزہ وصلی کیوں لائے؟

جواب : ابتداء میں سکون پڑھنا محال ہے اس وجہ سے ہمزہ وصلی لائے ہیں۔

سوال : آپ نے امر کے آخر کو ساکن کیوں کیا ہے؟

جواب : چونکہ امر حاضر مبنی ہوتا ہے اور مبنی کا اصل ساکن ہونا ہے اس وجہ سے امر کو ساکن کردیا

سوال : جب عین کلمہ مفتوح ہو تو آپ ہمزہ وصلی مکسور لاتے ہو مضموم یا مفتوح کیوں نہیں لاتے؟

جواب : اگر ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو وقف کی صورت میں واحد متکلم کے ساتھ التباس لازم آتا اور اگر ہمزہ وصلی مضموم لاتے تو مضارع مجہول کے واحد متکلم کے ساتھ التباس لازم

آتا اس وجہ سے ہمیشہ ہمزہ وصلی مضموم اور مفتوح نہیں لاتے۔

سوال: جب عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم لاتے مفتوح یا مکسور کیوں نہیں لاتے۔

جواب: اگر ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو واحد متکلم کیساتھ التباس آتا۔ اور اگر مکسور لاتے تو کلمہ ثقیل ہو جاتا اس وجہ سے مفتوح یا مکسور نہیں لائے۔

سوال: آپ نے قاعدہ بیان کیا ہے کہ اگر عین کلمہ مکسور ہو تو ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے لیکن تکرم میں عین کلمہ مکسور ہے تو آپ اکرم میں ہمزہ مفتوح کیوں لائے؟

جواب: تُکْرِمُ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا یہ ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے۔

امر حاضر مؤکد بانون ثقیلہ کے بنانے کا طریقہ

اِضْرِبَنَّ: اِضْرِبَنَّ کو اِضْرِبْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لائینگے تو ماقبل کو فتحہ ہو جائے گا تو اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنَّ بن جائے گا۔

اِضْرِبَانِّ: اِضْرِبَانِّ کو اِضْرِبَا سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے تو اِضْرِبَا سے اِضْرِبَانَّ بن جائے گا اب فتحہ نون کو کسرہ سے تبدیل کریں گے تثنیہ کی مشابہت کی وجہ سے تو اِضْرِبَانَّ سے اِضْرِبَانِّ بن جائے گا۔

اِضْرِبُنَّ: اِضْرِبُنَّ کو اِضْرِبُوْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجتماع ساکنین ہو جائے گا واو نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کی تو اِضْرِبُوْ سے اِضْرِبُنَّ بن جائے گا۔

اِضْرِبِنَّ: اِضْرِبِنَّ کو اِضْرِبِیْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے آخر

میں لے آئیں گے۔ تو التقائے ساکنین ہو جائے گا۔ یا اور نون مدغم کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا۔ تو اِضْرِبِیْ سے اِضْرِبِنَّ بن جائیگا۔

اِضْرِبْنَانِّ: اِضْرِبْنَانِّ کو اِضْرِبْنَ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اسکے آخر میں نون

تاکید ثقیلہ اس کے آخر میں لے آئیں گے۔ تو تین نون اکھٹے ہو جائینگے۔ اس طرح تین نونوں کا اکٹھا ہونا ناپسندیدہ تھا اس لیے نون تاکیدی اور نون ضمیری کے درمیان الف فاصلہ لائیں گے اور فتحہ نون کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کریں گے تو اِضْرِبْنَانِّ بن جائیگا۔

قانون (۱۸) | اضربنان کا قانون | حکم ۱ . شرط ۱

چون نون تاکید ثقیلہ با نون ضمیری متصل شود الف فاصلہ
میان ایشان در آرند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **اِضْرِبْنَانِّ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم نون تاکید اور نون ضمیری کے درمیان الف فاصلہ کا لانا واجب ہے۔

شرط نون تاکید اور نون ضمیری متصل ہوں احترازی مثال اِضْرِبْنَّ

اتفاقی مثال اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانِّ ہوا۔

ان صیغوں کو حل کریں

صَرِّفْنَانِّ	لَاتُوَارِثْنَانِّ	لِيَحْذُوذِبْنَانِّ	تَيَاسَرْنَانِّ	اَدْلِجْنَانِّ
لَايُشَدِّدْبْنَانِّ	لَاتُنَاصِحْنَانِّ	لِتَتَنَوَّبْنَانِّ	اِسْتَتِرْنَانِّ	لَاتَنْعَمِدْنَانِّ
اِسْتَنْشِدْنَانِّ	لِتُخَلْسَنَانِّ	لَاتَشْهَابَبْنَانِّ	لَايَخْقَوْقِفْنَانِّ	تَعَشْكَلْنَانِّ
لَاتَسْحَنْفِرْنَانِّ	اِغْشَوْشِبْنَانِّ	تَابَذْنَانِّ	اِرْفَضْنَانِّ	اِجْتَهِدْنَان

فائدہ نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ مضارع منفی بلا و ما میں قلیل آتے ہیں۔ ما یَضْرِبَنَّ۔ لا

يَضْرِبَنَّ اور جحد میں بالکل اقل ہے لَمْ يَعْلَمَنَّ امر و نہی میں کثیر ہے۔
اور کبھی ضرورت شعری کے لئے اسم میں بھی آتے ہیں۔

فائدہ یہ الف فاصلہ والا قانون تین نون زائدہ کے بارے میں ہے اگر ایک نون بھی اصلی ہوا تو قانون ہرگز جاری نہیں ہوگا جیسے لَيَكُونَنَّ۔ لَيَسْجُنَنَّ ان کا پہلا نون اصلی ہے۔

اِضْرِبَنْ اِضْرِبَنْ کو اِضْرِبْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ اسکے آخر میں نون تاکید خفیفہ اسکے آخر میں لے آئیں گے۔ تو ماقبل کو فتحہ ہوجائے گی۔ تو اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنْ بن جائیگا۔
اِضْرِبُنْ اِضْرِبُنْ کو اِضْرِبُوْ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جب نون خفیفہ اسکے آخر میں لے آئیں گے۔ تو اجتماع ساکنین ہوجائے گا یا نون کے درمیان پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو اِضْرِبِیْ سے اِضْرِبِنْ بن جائیگا۔

امر حاضر مجهول کے بنانے کا طریقہ۔

امر حاضر مجہول کو فعل مضارع مجہول سے اس طرح بناتے ہیں کہ واحد کو واحد سے تثنیہ کو تثنیہ سے جمع کو جمع سے مذکر کو مذکر سے مونث کو مونث سے اس طور پر کہ مضارع حاضر مجہول کے شروع میں لام امر مکسور لائیں گے تو آخر کو جزم کرے گا جزم کی وجہ سے ایک صیغہ میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آجائے گا اور چار صیغوں میں نون عرابی گر جائے گا ایک صیغہ میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

لِتُضْرَبْ (الی آخرہ) سوائے متکلم کو تُضْرَبُ (الی آخرہ) سوائے متکلم سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے شروع میں لام امر مکسور لائیں گے تو تمام صیغوں کے آخر میں جزم دینگے جسکی وجہ سے ایک صیغہ میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون اجائے گا۔ چار صیغوں میں نون اعرابی گر جائے گا اور ایک صیغہ ایک صیغہ میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہے۔ تو تضرب الخ سوائے متکلم کے لِتُضْرَبْ (الی آخرہ) سوائے متکلم بن جائے گا۔

امرغائب معلوم کے بنانے کا طریقہ

امر غائب معلوم و مجہول کو مضارع غائب معلوم و مجہول سے اس طرح بناتے ہیں کہ مضارع غائب کے شروع میں لام امر مکسور لائیں گے تو آخر کو جزم کرے گا۔ جزم کی وجہ سے چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہے۔

لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ (الی آخرہ) کو سوائے مخاطب کے يَضْرِبُ يُضْرَبُ (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے اس طرح بناتے ہیں۔ لام امر مکسور اس کے شروع میں لائیں گے تو چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آ جائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہے۔ تو لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ سوائے مخاطب بن جائیگا۔

نہی کے بنانے کا طریقہ

نہی کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد کو واحد سے تثنیہ کو تثنیہ سے جمع کو جمع سے مذکر کو مذکر سے مونث کو مونث سے حاضر کو حاضر سے غائب کو غائب سے متکلم کو متکلم سے اس طور پر بناتے ہیں کہ فعل مضارع معلوم و مجہول کے شروع میں لائے نفی لائیں گے تو وہ آخر کو جزم دے گا جسکی وجہ سے آخر سے ضمہ اعرابی نون تثنیہ و جمع گر جائیگا اور مبنی کے صیغوں میں کچھ عمل نہیں کریگا۔

لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ الخ کو سوائے متکلم کے تَضْرِبُ تُضْرَبُ الخ سے سوائے متکلم کے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ مضارع کے شروع میں لاء ناصبہ جازمہ لائیں گے تو آخر کو جزم دیگا جزم کی وجہ سے ایک ایک صیغہ میں ضمہ اعرابی گر جائیگا اور چار چار صیغوں میں چار چار صیغوں میں نون اعرابی گر جائے گا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہے۔ تو تَضْرِبُ تُضْرَبُ (الی آخرہ) سے سوائے متکلم کے لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ (الی آخرہ) متکلم کے بن جائیگا۔

لَا يَضْرِبْ لَا يُضْرَبْ (الی آخرہ) کو سوائے مخاطب کے اس طرح بناتے ہیں کہ لا ناھیہ

جازمہ اس کے شروع میں لائیں گے۔تو آخر کو جزم دے گا۔ جزم کی وجہ سے چار چار صیغوں میں ضمہ اعرابی گر جائے گا اور سکون آجائے گا اور تین تین صیغوں میں نون اعرابی گر جائیگا۔ اور ایک ایک صیغے میں کچھ عمل نہیں کریگا کیونکہ وہ مبنی ہے۔تو یَضْرِبُ یُضْرَبُ (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے سے لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ (الی آخرہ) سوائے مخاطب کے بن جائیگا۔

قانون (۱۹) ظرف کا قانون حکم ۳ . شرائط ۵

ظرف صحیح ومهموز و اجوف که مضارع او بر وزن یَفْعِلُ ومثال مطلقا بروزن مَفْعِلٌ می آید و ظرف صحیح ومهموز و اجوف که مضارع او از غیر یَفْعِلُ و ناقص ولفیف و مضاعف مطلقا بروزن مَفْعَلٌ می آید و ماسوائے ایشان شاذ است واز غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آید وجویا

اس قانون کا نام ہے **ظرف کا قانون** ہے۔

جس کے لئے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں کامل ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے ۔

یہ ہے کہ ہفت اقسام میں صحیح اور مہموز اور اجوف کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ۔

اتفاقی مثال صحیح کی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ مہموز کی اَدَرَ یَأْدِرُ سے مَأْدِرٌ۔

اجوف کی طاحَ یَطُوحُ سے مَطُوحٌ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں باب مثال کا ہو مطلقا احترازی مثال ضرب یضرب **اتفاقی مثال** وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ ۔ یَسَرَ یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ ۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ہفت اقسام میں صحیح، مہموز، اجوف کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال صحیح کی نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ ۔ مہموز کی اَمَرَ یَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ ۔

اجوف کی قَالَ یَقُوْلُ سے مَقَوْلٌ ۔

دوسری شرط یہ کہ ہفت اقسام میں ناقص یا لفیف یا مضاعف کا باب ہو مطلقا احترازی مثال نَصَرَ یَنْصُرُ

اتفاقی مثال ناقص کی دَعَا یَدْعُوْ سے مَدْعَوٌ۔

لفیف کی وَقٰی یَقِی سے مَوْقٰیٌ ۔

مضاعف کی مَدَّ یَمُدُّ سے مَمَدٌّ ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ اسم ظرف کو اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے

شرط : یہ ہے کہ شش اقسام میں ثلاثی مزید کا باب ہو احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔

اتفاقی مثال ثلاثی مزید کی اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ ۔ ضَارَبَ یُضَارِبُ سے مُضَارَبٌ۔ رباعی مجرد کی دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ۔

موزون	وزن	سه اقسام	اصل	قانون
مَنِعٌ	مَفْعِلٌ	ظرف	یَمْنَعُ	ظرف حکم نمبر۱
مُذَبْذَبٌ	مُفَعْلَلٌ		یُذَبْذَبُ	ظرف حکم نمبر۲

مَثَاقِيْلُ	مَفَاعِيْلُ	آلہ کبری	يَثَاقِيْلُ	ضورب مضارب
مُرْفَتٌ	مُفْعَلٌ	ظرف	يُرْفَتُ	ظرف حکم نمبر۳
مَعْسَرٌ	مَفْعَلٌ	ظرف	يَعْسَرُ	ظروف حکم نمبر۲
مَرَدٌّ			يَرَدُّ	
تُمُوْزِدَ	تُفُوْعِلَ	ماضی مجہول	تَمَازَدَ	ضورب
مُشْهَرِيْفٌ	مُفْعِيْلٌ	آلہ کبری		
مُفْرُوْدَنٌ	مُفْعُوْعَلٌ	ظرف		ظرف حکم نمبر۳
مُجْلَخَمٌ	مُفْعَلَلٌ			

ان صیغوں کوحل کریں

مَشْهَدٌ	مُحْرَنْجَمٌ	مَوْعِدَيْهِ	مُخْرَجٌ	مُمْکنیک
//				
قَارِمُدَّہ				
حُرَجِيْهِ قَارِنٌ	مُسْتَنْدَانِ	مُعَادَكَاتٌ	مَبْحَثٌ	مَغْرِبَيْهِ
مَحْمَدَيْكَ				

سوال: مصنف نے جواب دیا کہ قرآن مجید میں آتا ہے اَیْنَ الْمَفَرُّ تو دیکھو کہ یہ فریفر سے ہے لیکن اس کی ظرف مفعول کے وزن پر آرہی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مضاعف خواہ مکسورالعین ہو لیکن ظرف مفعل کے وزن پر ہی آئے گی لیکن سائل اس کا رد کرتا ہے کہ حضور مذکورہ مثال میں مَفَرٌّ اسم ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میمی ہے اس لیے کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ کا معنی ہے کہاں ہوگا بھاگنا اور یہ معنی مصدری ہے۔

سوال: میں آپ کو ایسی مثال دیتا ہوں کہ جہاں مضاعف کا ظرف مُفْعِلْ کے وزن پر آتا ہے جیسے حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّه دیکھو کہ یہ حَلَّ یَحُلُّ سے ہے اور ظرف مَفْعِلْ کے وزن پر آ رہا ہے

جواب: مصنف جواب دیتے ہیں کہ حضور ایسے تو محل بھی ظرف آتی ہے تو سائل اس کا رد کرتا ہے کہ یہ حَلَّ یَحُلُّ سے ہے تو اصل قاعدہ یہ نکلا کہ مضاعف کا مضارع اگر مضموم العین یا مفتوح العین ہو تو ظرف واقعی مَفْعَلْ کے وزن پر آئے گی اور اگر مکسورہ العین ہو تو اس کی ظرف مَفْعِلْ کے وزن پر آئے گی۔

فائدہ کھچڑی کے ابواب کے ظرف کے لئے قاعدہ اگر مہموز اگر مثال یا اجوف یا ناقص کے ساتھ ہو تو ان کے تابع اگر مضاعنہ کے تو اس کے تابع اور اجوف وناقص تو ناقص کے تابع (صرف میر)

فائدہ شاذ کے دو قسمیں ہیں۔(۱) مَقْبُوْلْ (۲) مَرْدُوْدْ۔

مقبول کی دو قسمیں ہیں۔(۱) احسن (۲) حسن

اَحْسَنْ: وہ ہے جو قانون کے مخالف ہو لیکن استعمال کے موافق ہو۔ جیسے: سَجَدَ یَسْجُدُ سے مَسْجِدْ۔

حسن: وہ ہے جو استعمال کے مخالف ہو اور قانون کے موافق ہو۔ جیسے مَسْجَدْ۔

قبیح : وہ ہے جو دونوں کے خلاف ہو۔ جیسے مَسْجُدْ۔

فائدہ چند الفاظ شاذ ہیں اور احسن کے تحت داخل ہیں یعنی دوسرے حکم کے مخالف ہیں۔ مَنْسِكْ ۔ مَجْزِرْ۔ مَنْبِتْ۔ مَطْلِعْ۔ مَشْرِقْ۔ مَغْرِبْ۔ مَرْفِقْ۔ مَسْقِط مَسْجِدْ۔ مَفْرِقْ۔ وغیرہ جوامد ہیں نہ کہ مشتقات لہذا کوئی شاذ نہیں۔

فائدہ بسا اوقات ظرف کے ساتھ تائے زائدہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: مَكْتَبَة مَدْرَسَة اور جس چیز میں کثرت والا معنی اس کی ظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتی ہے۔

جیسے مَاْسَدَۃٌ جہاں شیر زیادہ رہتے ہیں مَقْبَرَۃٌ جہاں قبریں زیادہ ہوں۔اور اگر فعل کرتے وقت کوئی گرے تو اس کو فُعَالَۃٌ کے وزن لاتے ہیں۔جیسے کُرَّاسَۃٌ کُنَّاسَۃٌ وغیرہ اور مُفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی کبھی جیسے مُکْحَلَۃٌ۔

(۱) بعض اوقات اسم ظرف مفعلہ کے وزن پر بھی آتی ہے جیسے مُکْحَلَۃٌ سرمہ دانی کو کہتے ہیں۔

(۲)۔بعض دفعہ اسم ظرف کے آخر میں تاء متحرکہ بھی آجاتی ہے جیسے مَضْرِبَۃٌ۔

(۳) جس چیز میں کثرت والا معنی ہو تو اس کی ظرف مفعلة کے وزن پر آتی ہے جیسے **ماسدة** بہت شیروں کی رہنے کی جگہ اور مقبرہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہت ساری قبریں ہوں۔

(۴) اور فعل کرتے وقت اگر کوئی چیز گرے تو اس کو فُعاله کے وزن پر ذکر کرتے ہیں جیسے غسالہ اس پانی کو کہتے ہیں کہ جو غسل کرتے وقت گرتا ہے۔

کناسہ ان تنکوں کو کہتے ہیں کہ جو جھاڑو دیتے وقت گرتے ہیں قلامہ ان چھلکوں کو کہتے ہیں جو قلم تراشتے وقت گریں۔

ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کی بناء

ثلاثی مجرد کے اسم ظرف کو فعل مضارع معلوم سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد اس کے بجائے میم مفتوح علامت اسم ظرف کی لاکر عین کلمہ کو فتح دیں گے بشرطیکہ عین کلمہ مضموم ہو اور اگر عین کلمہ مکسور و مفتوح ہو تو اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے اور آخر پر تنوین کو جاری کریں گے تو فعل مضارع سے اسم ظرف بن جائیگا۔

مضرب کی بناء

مَضْرِبٌ کو یَضْرِبُ سے بنایا۔علامت مضارع کو حذف کیا اور اس کی جگہ میم مفتوحہ اور آخر میں تنوین تمکن کو لائے تو یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ہو گیا۔

سوال: آپ نے اسم ظرف کو فعل سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: فعل اور ظرف میں مناسبت موجود ہے اس لیے کہ فعل ہمیشہ ظرف میں واقع ہوتا ہے اس وجہ سے ظرف کو فعل سے بنایا ہے۔

سوال: اگر ظرف کو فعل سے بنانا تھا تو فعل ماضی سے بنا لیتے فعل مضارع سے کیوں بنایا ہے؟

جواب: اسم ظرف کو مضارع سے اس وجہ سے تیار بناتے ہیں اس لیے کہ اسم ظرف کی فعل مضارع کے ساتھ حرکات سکنات اور تعداد حروف میں مناسبت ہے۔ تو اس مناسبت کی وجہ سے ظرف کو مضارع سے بنایا ہے۔

سوال: اسم ظرف کے شروع میں میم مفتوح اور اسم آلہ کے شروع میں میم مکسور کیوں لائے؟

جواب: اسم ظرف و آلہ میں فرق کرنے کے لیے ظرف کی میم کو مفتوح آلہ کی میم کو مکسور کر دیا

سوال: آپ برعکس کر لیتے یعنی ظرف کی میم مکسور اور آلہ کی میم کو مفتوح کر دیتے ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب: اسم ظرف بنسبت اسم آلہ کے کلام عربی میں کثیر الاستعمال ہے اور کثرت استعمال خفت کا تقاضہ کرتی ہے اور فتحہ چونکہ اخف الحرکات ہے اس وجہ سے ظرف کی میم کو مفتوح کر دیا ہے اور آلہ قلیل الاستعمال ہے اور قلت استعمال خفت کا تقاضہ نہیں کرتی لہذا آلہ میں میم کو مکسور کر دیا ہے

سوال: ظرف کے شروع میں میم کیوں لائے؟

جواب: فعل مضارع اور ظرف کے درمیان فرق کرنے کے لیے میم زیادہ کی ہے۔

سوال: جب کوئی حرف زیادہ کیا جاتا ہے تو وہ حروف علت میں سے زیادہ کیا جا

تا ہے۔ حالانکہ آپ نے میم کی کیوں زیادتی کی؟

جواب: حروف علت میں سے اگر یاء زیادہ کرتے تو مضارع کے غائب کے صیغہ کے ساتھ التباس لازم آتا اور اگر الف زیادہ کرتے تو مضارع کے متکلم کے صیغہ کے ساتھ التباس لازم آتا۔ اور ابتداء بالسکون کی خرابی لازم آتی اس وجہ سے حروف علت زیادہ نہیں کئے۔

سوال: واؤ کی صورت میں تو کوئی التباس نہیں آتا تھا۔

جواب (۱) چونکہ دو صورتوں میں التباس آتا تھا اس وجہ سے لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلِّ کے تحت حروف علت ک زیادہ نہیں کیا۔

جواب (۲) حروف علت میں سے کوئی بھی اسم کی علامت نہیں تھا اور میم علامت اسم تھی اس وجہ سے میم زیادہ کی ہے۔

سوال: اسم ظرف کے شروع میں میم مفتوح آنے کی وجہ سے اس کا مصدر میمی کے ساتھ التباس آتا ہے لہذا میم زیادہ نہیں کرنی چاہیے۔

جواب: واقعی التباس لازم آتا ہے لیکن مصدر میمی کے قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے اس التباس کو صرفیوں نے معتبر نہیں سمجھا۔

سوال: ثلاثی مجرد کے بابوں میں آپ ظرف کی میم کو مفتوح لاتے ہو اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید فیہ میں میم مضموم کیوں لائے ہیں۔

جواب: اسم ظرف کی اسم مفعول کے ساتھ مناسبت ہے۔ کہ جس طرح اسم مفعول مفعول بہ واقع ہوتا ہے اسی طرح اسم ظرف مفعول فیہ واقع ہوتا ہے تو مفعول ہونے میں ظرف کی اسم مفعول کے ساتھ مشابہت ہے۔ اب چونکہ ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کی میم مفتوح تھی تو اسی وجہ سے ثلاثی مجرد کی ظرف کی میم بھی مفتوح کر دی۔

اور ثلاثی مزید وغیرہ کے اسم مفعول میں میم مضموم آتی تھی تو اسی مناسبت کی وجہ سے ان ابواب کی ظرف کی میم کو بھی مضمو کر دیا۔ تاکہ دونوں میں فرق ہو جائے۔

اسم آلہ صغری کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ صغری کو فعل مضارع معلوم سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارع کے حذف کرنے کے بعد اس بجائے میم مکسور علامت اسم آلہ صغری کی لاکر عین کلمہ کو فتحہ دیتے ہیں بشرطیکہ پہلے سے فتح نہ ہو اور لام کلمہ پر کلمہ پر تنوین کو جاری کرتے ہیں تو فعل مضارع سے اسم آلہ صغری بن جائیگا۔

مَضْرَبٌ: مَضْرِبٌ کو یَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ یا حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد میم مفتوح علامت اسم ظرف کی لاکر تنوین کو آخر پر جاری کرینگے تو یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ بن جائیگا۔

مَضْرِبَانِ: مَضْرِبَانِ کو مَضْرِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ بنایا تھا۔

مَضَارِبُ: مَضَارِبُ کو مَضْرِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر ماقبل کے فتح کے ساتھ لاکر آخر سے تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کریں گے غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو مَضْرِبٌ سے مَضَارِبُ بن جائے گا۔

مُضَيْرِبٌ: مُضَيْرِبٌ کو مَضْرِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتحہ دیکر تیسری جگہ ساکن علامات تصغیر کی لائیں گے اور اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو مَضْرِبٌ سے مُضَيْرِبٌ بن جائیگا۔

اسم آلہ وسطی کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ وسطی کو اسم آلہ صغری سے اس طرح بناتے ہیں کہ اس کے آخر میں تاء متحرکہ علامت اسم آلہ وسطی کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لاکر تنوین کو اس پر جاری کریں گے تو اسم آلہ صغری سے اسم آلہ وسطی بن جائیگا۔

مِضْرَبَةٌ: کو مِضْرَبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ تاء متحرکہ علامت اسم آلہ وسطی کی ماقبل کے

ساتھ فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لاکر اس پر تنوین جاری کریں گے تو مَضْرِبٌ سے مِضْرَبَۃٌ بن جائیگا۔

مِضْرَبَتَان: کو مِضْرَبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبَتَانِ کو ضَارِبَۃٌ سے بناتے ہیں۔

مَضَارِبُ: مَضَارِبُ کو مِضْرَبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول اور ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لاکر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دے کر آخر والی تاء واحدہ کو اور تنوین تمکن کو حذف کریں گے۔ تاء کو بوجہ ضدیت جمع اور تنوین کو غیر منصرف ہونیکی وجہ سے تو مِضْرَبَۃٌ سے مَضَارِبُ بن جائیگا۔

مُضَيْرِبَۃٌ: مُضَيْرِبَۃٌ کو مِضْرَبَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتحہ دیکر تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر کی لاکر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو مِضْرَبَۃٌ سے مُضَيْرِبَۃٌ بن جائیگا۔

اسم آلہ کبری کے بنانے کا طریقہ

اسم آلہ کبری کو اسم آلہ صغری سے اس طرح بناتے ہیں کہ چوتھی جگہ الف علامت اسم آلہ کبری لائیں گے تو اسم آلہ صغری سے اسم آلہ کبری بن جائیگا۔

مِضْرَابٌ: مِضْرَابٌ کو مِضْرَبٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ چوتھی جگہ الف علامت اسم آلہ کبری لائیں گے تو اسم آلہ صغری سے اسم الہ کبری بن جائیگا۔

مِضْرَابَانِ: مِضْرَابَانِ کو مِضْرَابٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبَانِ کو ضَارِبٌ سے بنایا تھا۔

مَضَارِيْبُ: کو مِضْرَابٌ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول اور ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لاکر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیکر الف کو یاء کے ساتھ تبدیل کر کے آخر سے تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کریں گے غیر منصرف ہونے کی

وجہ سے تو مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ بن جائیگا۔

قانون (۱۹)	ضُورِبَ مَضَارِیْبُ کا قانون	حکم ۱ ۔ شرط ۱

هر الف که حرکت ما قبلش مخالفش شود آن را بو فق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **ضُورِبَ مَضَارِیْبُ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم الف کا ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

شرط الف کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو احترازی مثال قَاوَلَ ، بَایَعَ

اتفاقی مثال ضَارَبَ سے ضُورِبَ۔ مِضْرَابٌ سے مضاریب۔

اسم تفضیل مذکر کی بناء کا طریقہ

اسم تفضیل مذکر کے بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ اسم تفضیل المذکر کو فعل مضارع سے اس پرح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد ہمزہ مفتوحہ علامت تفضیل المذکر کی لا کر عین کلمہ کو فتحہ دیں گے بشرطیکہ پہلے سے عین کلمہ کو فتحہ نہ ہو اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسم کو مقدر کرینگے تو فعل مضارع سے اسم تفضیل المذکر بن جائیگا ۔

اَضْرَبُ :اَضْرَبُ کو یَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف مضارعت کے حذف کرنے کے بعد اسکے بجائے الف علامت اسم تفضیل المذکر کی لاکر عین کلمہ کو فتحہ دیکر آخر میں تنوین تمکن علامت اسم کو مقدر کرینگے تو یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ بن جائیگا۔

اَضْرَبَانِ:اَضْرَبَانِ کو اَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ جس طرح ضَارِبَانِ کو ضَارِبٌ سے بنایا تھا۔

اَضَارِبُ :اَضَارِبُ کو اَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ تیسری جگہ علامت جمع مذکر مکسر کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لاکر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے تو اَضْرَبُ سے

اَضَارِبُ بن جائیگا۔

اُضَیْرِب :اُضَیْرِبٌ کواَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کوضمہ ثانی کوفتحہ اور تیسری جگہ یاساکن علامات تصغیر لاکراس کے بعدوالے حرف کوکسرہ دیکرآخرمیں تنوین مقدرہ کو ظاہرکریں گےتو اَضْرَبُ سے اُضَیْرِبُ بن جائیگا۔

اسم تفضیل مؤنث کی بناء کا طریقہ

اسم تفضیل مونث کواسم تفضیل المذکر سے اس طرح بناتے ہیں۔کہ ہمزہ مفتوحہ کوحذف کرنے کے بعدفاءکلمہ کوضمہ دیں گےاورعین کلم کوساکن کریں گےاورآخرمیں الف مقصورہ علامت اسم تفضیل مونث ماقبل کےفتحہ کےساتھ لائیں گےاورآخرمیں تنوین کومقدرکریں گےتواسم تفضیل مذکرسےاسم تفضیل مونث بن جائے گا۔

ضُرْبٰی :ضُرْبٰی کو اَضْرَبُ سے اس طرح بناتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ کوحذف کرنے کے بعدفاءکلمہ کوضمہ دیں اورعین کلمہ کوساکن کریں گےاورآخرمیں الف مقصورہ علامت اسم تفضیل المونث ماقبل کےفتحہ کےساتھ لاکرآخرمیں تنوین کومقدرکریں گے۔تو اَضْرَبُ سے ضُرْبٰی بن جائے گا

قانون (۲۱) الف مقصوره الف ممدوده کا قانون

حکم ۵ .شرائط ۸

هر الف مقصوره، سیوم جا بدل از واؤ یا اصلی که اماله کرده نه شود، وقت بنا کردن تثنیه و جمع مونث سالم آن رابو او مفتوحه بدل کنند و جوبا وغیرش رابیا ممدوده اصلی را ثابت دارند و تانیثه رابو او بدل کنند جوبا و در غیر الیشان هر دو وجه خواندن جائز است

اس قانون سے پہلے چندفوائدسمجھ لیں۔

الف کے اقسام

فائدہ الف جو اسم کے آخر میں ہوتا اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) الف مقصورہ (۲) الف ممدودہ۔

الف مقصورہ: وہ جس کے بعد ہمزہ ہو خواہ اصلی جیسے عَصَا یا زائدہ جیسے حُبْلیٰ۔

وجہ تسمیہ: مقصورہ قصر سے ہے قصر کا بند ہونا اور چونکہ اس میں آواز بدن ہو جاتی ہے اس لئے اس کو مقصورہ کہا جاتا ہے اور ممدودہ مد سے ہے جس کا معنی کھینچا اور یہ بھی چونکہ کھینچ کر پڑھا جاتا اس لئے اس ممدودہ کہتے ہیں۔□ جار بروی □

فائدہ الف مقصورہ کی سات قسمیں ہیں

(۱)۔ وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ کیا نہ جاسکتے جیسے اِلیٰ۔

(۲) وہ الف مقصورہ کہ جس میں امالہ کیا جاسکتا ہو جیسے مَتیٰ۔

(۳) وہ الف مقصورہ کہ جو واؤ سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصیٰ۔

(۴) وہ الف مقصورہ کہ جو تانیث کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے حُبْلیٰ۔

(۵) وہ الف مقصورہ کہ جو الحاق کے لیے زیادہ کیا گیا ہو جیسے اَرْطیٰ۔

(۶) وہ الف مقصورہ کہ جو چوتھی پانچویں چھٹی جگہ پر ہو جیسے مُوْسیٰ۔

(۷) وہ الف مقصورہ کہ جو یاء سے بدل ہو جیسے رَحیٰ۔

فائدہ الف ممدودہ کی چار قسمیں ہیں۔(۱) اصلی (۲) تانیثی (۳) الحاقی (۴) غیر اصلی

اصلی: جو لام کے مقابلہ ہو اور غیر مبدل ہو جیسے قُرَّاءٌ۔

تانیثی: جو علامت تانیث کی اور زائدہ ہو جیسے حَمْرَآءُ۔

الحاقی: ایک کلمے کو دوسرے کلمے کے ہم وزن بنانے کے لئے زیادہ کیا جائے جیسے علب سے عِلْبَاءُ۔ قِرْطَاسٌ۔

غیر اصلی: جو علامت تانیث کی ہو اور واو یا یاء سے تبدیل ہو جیسے کِسَاءٌ۔ رِدَاءٌ۔

فائدہ الف ممدودہ اصلی کو ثابت رکھا جائے گا اور تانیثی کو واو سے تبدیل کی جائے گا الحاقی اور غیر اصلی کو دونوں وجہ سے پڑھا جائے گا۔

امالہ: امالہ لغت میں مطلق میلان کرنے اور جھکانے کو کہتے ہیں اور امالہ کی تعریف یہ ہے کہ فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا۔ یعنی حرکت فتحہ کو فتحہ اور کسرہ کے درمیان پڑھنا اور الف کو الف اور یاء کے درمیان پڑھنا (نہ خالص فتحہ اور نہ کسرہ) اس کو امالہ کہتے ہیں۔

فائدہ امالہ میں اہل فن کا اختلاف ہے۔ فصول اکبری میں ہے کہ فتحہ کو کسرہ کی طرف اور الف کو یاء کی طرف جھکانا اور صاحب مفصل نے کہا الف کا امالہ اصل اور فتحہ کا امالہ فرع ہے۔ لیکن علامہ ابن حاجب نے فقط فتحہ کا امالہ ذکر کیا ہے الف کا امالہ ذکر نہیں کیا رضی نے اگرچہ توجیہ ذکر کی ہے **فانظر ھا**۔

فائدہ بعض صرف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ امالہ صرف چھ کلموں میں ہوتا ہے۔

(۱) متیٰ (۲) انیٰ (۳) ذا (۴) بلیٰ (۵) لا (۶) اذا۔

قانون کی تشریح

اس قانون کا نام ہے **الف مقصورہ الف ممدودہ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے پانچ حکم ہیں دو الف مقصورہ کے لیے اور تین حکم الف ممدودہ کے لیے۔ پہلے حکم کی شرطوں کی دو جماعتیں ہیں ہر جماعت میں دو دو شرطیں ہیں۔ باقی سب حکموں کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم الف مقصورہ کا پہلا حکم: الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے بنانے کے وقت واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں۔

پہلی شرط الف مقصورہ تیسری جگہ پر ہو احترازی مثال ضُرْبیٰ مُصْطفیٰ۔

دوسری شرط الف مقصورہ واو سے بدل ہوا ہو احترازی مثال هُدٰی۔

تیسری شرط **اتفاقی مثال** : عَصَا سے عَصَوَانِ عَصَوَاتٌ۔

دوسری جماعت کی شرطیں۔

پہلی شرط الف مقصورہ اصلی ہو احترازی مثال عَصٰی۔

دوسری شرط الف مقصورہ ایسا ہو جس میں امالہ نہ ہو سکتا ہو احترازی مثال بَلٰی

اتفاقی مثال اِلٰی سے اِلَوَانِ اِلَوَاتٌ۔

دوسرا حکم الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے بنانے کے وقت یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف مقصورہ کے پہلے حکم کی شرطوں میں سے کوئی شرط اسمیں نہ پائی جائے احترازی مثال عَصٰی اِلٰی **اتفاقی مثال** : ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ۔

الف ممدودہ کا پہلا حکم

پہلا حکم الف ممدودہ کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف ممدودہ اصلی ہو احترازی مثال حَمْرَآءٌ۔ اتفاقی مثال قُرَّآءٌ سے قُرَّاءَ انِ ، قُرَّاءَ اتٌ۔

دوسرا حکم الف ممدودہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط الف ممدودہ تانیثی ہو احترازی مثال قُرَّاءٌ۔

اتفاقی مثال حَمْرَآءٌ سے حَمْرَاوَانِ حَمْرَاوَاتٌ۔

تیسرا حکم الف ممدودہ کو سابقہ دونوں وجہوں سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط الف ممدودہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیثی ہو حَمْرَآءٌ ، قُرَّآءٌ۔

اتفاقی مثال کِسَاءٌ سے کِسَاءَ انِ کِسَاءَ اتٌ...... کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ

کِسَاوَاتٌ پڑھنا جائز ہے۔

الف ممدودہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَاءُ قُرَّآءٌ الف مقصورہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے حُبْلٰی ضُرْبٰی۔

سوال: کہ قانون کے حکم اور شرطوں سے معلوم ہوتا ہے الف ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو لیکن جب قانون جاری کرتے ہیں تو ہمزہ پر جاری کرتے ہیں۔

جواب: الف ممدودہ حقیقت میں وہی ہمزہ ہے۔

سوال: یہ پیدا ہوتا ہے کہ تم کہتے ہو الف ممدودہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بعد ہمزہ ہو ۔اس کے بعد ہمزہ تو نہیں ہے۔

جواب: یہ ہے کہ ہمزہ سے پہلے جو الف ہوتا ہے اس کو الف ممدودہ حکما کہتے ہیں۔ کیونکہ الف کے بعد ہمزہ آجاتا ہے تو اس کو الف ممدودہ کہنا پڑتا ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

مَضَامِیْنَ	قُوْرِلْتُمْ	تُوُوْزِنُوْ	عُلْمَیَانِ	وُعْدَیَاتٌ
مَحَارِیْبُ	شُرُفَیْهِ	تُبُوْیِعَا	وُءْسَیَاتٌ	تُمُوْلِكْتُ

ضُرْبَیَان: ضُرْبَیَانِ کو ضُرْبٰی سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کریں گے اور اس کے بعد الف علامت تثنیہ لا کر نون مکسور عوض اس ضمہ کے جو واحد کے اندر تھا یا تنوین مقدرہ کے یا دونوں کے اس کے آخر میں لائیں گے تو ضُرْبَیَانِ بن جائے گا۔

ضُرْبَیَات: ضُرْبَیَاتٌ کو ضُرْبٰی سے اس طرح بناتے ہیں کہ الف مقصورہ کو یاء مفتوح کے ساتھ تبدیل کر کے اس کے آخر میں الف اور تاء علامت مونث سالم کی لا کر آخر پر تنوین مقدرہ کو ظاہر کریں گے تو ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَاتٌ بن جائے گا۔

ضُرَب: ضُرَبٌ کو ضُرْبٰی سے اس طرح بناتے ہیں کہ دوسرے حرف کو فتحہ دیکر آخر سے الف مقصورہ کو حذف کر کے تنوین مقدرہ کو ظاہر کریں گے تو ضُرْبٰی سے ضُرَبٌ بن جائے گا۔

ضُرَیْبٰی: ضُرَیْبٰی کو ضُرْبٰی سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو فتحہ دیکر تیسری جگہ یاء ساکن علامت تصغیر کی لائے گے تو ضُرْبٰی سے ضُرَیْبٰی بن جائے گا

قانون (۲۲)	شَهِدَ کا قانون	حکم ۳ ۔ شرائط ۵

هر کلمه حلقی العین که بر وزن فَعِلَ باشد سوائے اصل دراں سه وجه خوا ندن جائز اند چنانچه در شَهِدَ شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ و در فَخِذٌ

فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ خوا ندن جائز است و اگر حلقی العین نبا شد در فعل سوائے اصل یک وجه و در اسم سوائے ایں دو وجه خوا ندن جائز اند چنانچه در عَلِمَ عَلْمَ و در كَتِفٌ كَتْفٌ كِتْفٌ جائز است و در وزن فَعُلٌ فَعْلٌ ، وفِعِلٌ فِعْلٌ ، و فُعُلٌ فُعْلٌ و فُعُلٌ فُعْلٌ

خوا ندن جا ئز است.

اس قانون کا نام ہے شَهِدَ کا قانون ہے۔ جس کے لئے تین حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے

پہلا حکم سوائے اصلی وزن کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط کلمہ حلقی العین ہو احترازی مثال عَلِمَ۔

دوسری شرط فَعِلَ کے وزن پر ہو احترازی مثال سَاَلَ۔

اتفاقی مثال: شَهِدَ کو شَهْدَ شِهْدَ شِهِدَ اور فَخِذٌ کو فَخْذٌ فِخْذٌ فِخِذٌ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم سوائے اصلی وزن کے فعل میں ایک وجہ اور اسم میں دو وجہ سے پڑھنا جائز ہے

پہلی شرط کلمہ حلقی العین نہ ہو احترازی مثال شَهِدَ۔

دوسری شرط فَعِلَ کے وزن پر ہو احترازی مثال ضَرَبَ

اتفاقی مثال : فَعُلَ کے لیے عَلِمَ کو عَلْمَ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال : اسم کے لئے کَتِفٌ کو کَتْفٌ کِتْفٌ پڑھنا جائز ہے۔

تیسرا حکم

سوائے اصل

وزن کے صرف ایک وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط چاراوزان میں سے کوئی ایک وزن پر ہو۔ احترازی مثال عَلِمَ

اتفاقی مثال: عَضُدٌ کو عَضْدٌ، اِبِلٌ کو اِبْلٌ، عُنُقٌ کو عُنْقٌ، قُفُلٌ کو قُفْلٌ پڑھنا جائز ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

بِسُوْ	لَيْسَتْ	لَحْلُوْلُوْ	وَكُحِبَا	لِئِمْنَ
رَغْبَ				
فَرْغِمْتَ				
//				
فَنِعِمْ	لَمْ تَزَلْزَلْ			
//				
لَمْ تَقَبَّلْ	حَسْبُوْ	لَمْ وَلَّتْ	لَمْ ذَبْذَبِيْنَ	فَمْ طَافَرلُ
لَسْ ءِمْ	مَمْ كَنْ كَنْ	لَمْ كَلْ كِلِى	نِعِمْتُنَّ	فَمْ كَبرًا

فعل تعجب کے بنانے کا طریقہ

مَا أَضْرَبَهُ: مَا أَضْرَبَهُ کو ضَرْبًا سے اس طرح بناتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ علامت فعل تعجب کی فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ لا کر عین کلمہ کو فتحہ دیکر آخر سے تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کر

کے علامت اسم کو حذف کر کے آخر کو مبنی برفتحہ کرینگے تو ضَرْبًا سے مَا اَضْرَبَهٗ بن جائیگا۔

اَضْرِبْ بِهٖ : کو ضَرْبًا سے اس طرح بناتے ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ فاء کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے ابتداء میں لاکر عین کلمہ کو کسرہ دینگے اور آخر سے تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کر کے آخر کو مبنی بر سکون کرینگے تو ضَرْبًا سے اَضْرِبْ بن جائیگا۔

ضَرُبَ :ضَرُبَ کو ضَرْبًا سے اس طرح بناتے ہیں کہ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ کر ثانی کو ضمہ دیکر آخر سے تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کرنے کے بعد آخر کو مبنی پر فتحہ کرینگے تو ضَرْبًا سے ضَرُبَ بن جائیگا۔

فائدہ اس قانون فعل سے مراد وزن نہیں بلکہ فعل کی صورت مراد ہے پھر اس سے مراد پہلے دو حرف (فَعِ) کی صورت ہے خواہ یہ صورت شروع کلمہ میں ہو یا آخر میں کلمہ ہو۔ یا دو کلمہ میں ہو اس کو ساکن پڑھنا جائز ہے جیسے وَهْيَ پڑھنا جائز ہے۔ وَلْيَضْرِبْ کو وَلْيُضْرِبْ قرآن مجید میں لام امر کو ساکن کر کے پڑھتے جیسے وَلْيَحْكُمْ ۔ فَلْيَحْكُمْ۔ ثُمَّ لْيَحْكُمْ۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
نِعْمَتْ	فِعْلَتْ	ماضی معلوم		شہد حکم نمبرا
فُضْرَيٰي	فُعْلٰى	اسم تفضیل		حکم نمبر۳
بِئْسَا	فِعْلَا	فعل ماضی		حکم نمبرا
ضَرُبَ ۲عدد	فَعْلٌ	مصدر		
ضَرُبَ	فعل	فعل تعجب		حلقی حکم نمبر۳

مِضْرَابٌ	فِعَالٌ	اسم فاعل		حکم نمبر۲

قانون (۲۳) | تِعلم اِعْلَمُ نِعلم کا قانون | حکم ۱۔ شرائط ۳

هر باب که ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین یا در اول ماضی او همزه وصلی یا تائے زائده مطرده باشد در مضارع معلوم او غیر اهل حجاز حرف اتین را بغیر یاء حرکت کسره می دهند جوازا و در مضارع معلوم

اَبَی یَأْبِی یائے را نیز

اس قانون کا نام ہے تِعلم اِعْلَمُ نِعلمُ کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم ہے اور تین شرطیں کامل ہیں۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں حروف اتین کو سوائے یاء کے حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے۔

پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔

احترازی مثال ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اتفاقی مثال: تَعْلَمُ اَعْلَمُ نَعْلَمُ سے تِعْلَمُ اِعْلَمُ نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کے ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو احترازی مثال اَکْرَمَ یُکْرِمُ۔

اتفاقی مثال: تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ، اِکْتَسِبُ، نِکْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کے ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو

احترازی مثال ضَارَبَ يُضَارِبُ۔

اتفاقی مثال: تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ سے

تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ، نِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ باب افعال کے علاوہ تمام ابواب کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے مثلاً اِفْتِعَال۔ اِنْفِعَال اِسْتِفْعَال وغیرہ۔

تائے زائدہ مطردہ: اس تاء کو کہتے ہیں جو مجرد باب سے مزید بناتے وقت قیاساً ابتداء میں لائی جائے یہ تین ابواب میں ہے (۱) تَفَعُّلٌ (۲) تَفَاعُلٌ (۳) تَفَعْلُلٌ۔

فائدہ اَبِی یَأْبٰی میں یاء کو بھی حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

سوال: اَبِی یَأْبٰی میں یاء کو حرکت کسرہ کیوں دی ہے؟

جواب: یہ شاذ اور خلاف قانون اور موافق استعمال ہے۔ اس لیے کہ اس باب کی بناء خلاف قانون تھی کیونکہ فَعَلَ یَفْعَلُ کے لئے حلقی العین یا حلقی اللام ہونا ضروری ہے۔ لیکن ابی یابی میں حرف حلقی نہیں ہے۔ لہذا جب یہ باب خلاف قانون تھا اس وجہ سے ہم نے یاء کو بھی خلاف قانون حرکت کسرہ کی دے دی۔

سوال: دوسرے مقام میں آپ یاء کو حرکت کسرہ کیوں نہیں دیتے؟

جواب: یاء اکیلی دو تقدیری کسروں کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اگر یاء کو بھی حرکت کسرہ دیتے تو توالی کسرہ کی خرابی لازم آتی۔ تو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے یاء کو حرکت کسرہ نہیں دیجاتی۔

سوال: آپ مذکورہ مقامات میں حروف اتین کو کسرہ دیتے ہو فاء کلمہ یا عین یا لام کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیتے۔

جواب: اگر فاء کلمہ کو کسرہ دیتے تو توالی اربع حرکات کی خرابی لازم آتی۔ اور اگر

عین کلمہ کو کسرہ دیتے تو معلوم نہ ہوتا کہ یہ کسرہ اصلی ہے یا عارضی اور لام کلمہ چونکہ محل تغیر وتبدیل سے ہے اس وجہ سے لام کو بھی کسرہ نہیں دیا۔

سوال: جس باب کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اس کے مضارع میں حروف اتین کو حرکت کسرہ کیوں دیتے ہو؟

جواب: تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کی ماضی کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ بھی مکسور ہے۔

فائدہ: اہل حجاز کے نزدیک اس وقت کسرہ دیں گے جب اس کی ماضی رباعی ہو مطلقاً جائز نہیں ہے (کذافی حاشیہ نوادرالوصول)

ان صیغوں کوحل کریں

اِحْمَدْ ۲ عدد	یِلْزَمُ		یِزْعَمُ	
تِخْتِیْرُوْنَ	لَنْ یِتَوَکَّلَ			
اِجْتَهِدْ بغیر امر		نِنْقُوْدُ	لَمْ اُکْتَسِبْ	لَاتِنْکَشِفُ
لَنْ اِسْتَصْبِحَ	لَاتَسْتَهْرِجُ		تِتَقَشَّرُ	اِقْعَوْعِمْ ۲ عدد
لَنْ تَیَسَّرْ ۴ عدد				
اِشْعَانَّ ۳ عدد				
//				
//				
لَاازْدَحْمنانّ	اِنْکَاکَا			

قانون (۲۴)	شرائف کا قانون	حکم ۱ ۔ شرائط ۵

ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مفاعل آن را بہ ہمزہ بدل کنند و جوباز ائدہ رامطلقا و اصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مفاعل

اس قانون کا نام ہے شرائف کا قانون ہے۔جس کے لئے ایک حکم حرف علت زائدہ کے لیے دو شرطیں ہیں۔اور اصلی کے لیے تین شرطیں ہیں۔

حکم حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف علت زائدہ کی پہلی شرط ۔کہ حرف علت الف کے بعد ہو احترازی مثال قَوْلٌ بَیْعٌ۔

دوسری شرط الف مفاعل کے بعد ہو احترازی مثال قَاوَلَ بَایَعَ۔

اتفاقی مثال : شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ،عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ،رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ۔

حرف علت اصلی کی پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَایِعُ۔

اتفاقی مثال : قَوَاوِلُ سے قَوَائِلُ بَوَایِعُ سے بَوَائِعُ ہوا۔

موزون	وزن	سہ اقسام	اصل	قانون
اِعْلَمْ بغیر امر	اَفْعَلُ	مضارع معلوم		تعلم
اِتَحَنَّتُ	اَتَفَعَّلُ	مضارع		
حَوَائِرُ	فَوَاعِلُ	اسم فاعل		شرائف
اِجْتَهِدُ۲	اَفْتَعِلُ	مضارع		تعلم
اِجْتَهِدُ	اِفْتَعِلُ	امر حاضر		

قُوْوِلَ	فُوْعِلَ	ماضی مجہول		ضورب مضاریب
تِتَاخَوُ	تَتَفَاعَلُ	مضارع		تعلم
فَشْهَدَاءُ	فُعَلَاءُ	صفۃ مشبہ		حلقی حکم نمبر۳
اِنْصَرِفْ بغیر	اَنْفَعِلُ	مضارع		تعلم
لَمْ تَصَرَّفْ	مُتَفَعَّلٌ	اسم مفعول		حکم نمبر۳
حَمْرَاوَانِ	فَعْلَاوَانِ	صفۃ مشبہ		الف مقصورہ
فَرْغَبُ	فُعَلْ	اسم تفضیل		حلقی حکم نمبر۳

ان صیغوں کو حل کریں

مَيَائِرُ	مَيَائِس	جَرَائِلُ	شَهَائِدَهُ	جَوَائِيْ
مَيَاءِ ل	مَلَائِمُكَ	مَخْتُوْمُ		
//				
مَوَائِلُ	مَشْرَيِّقِيْ	مَوَائِقُ	فَصَائِدَهُ	مَيَائِهُ
اِشْهَدُ ۲عدد				
//				
مَجَالِسُ ۳عدد	مَوَائِطُ		مَيَائِعُ	

وزن کی تین قسمیں ہیں: (۱) صرفی۔(۲) صوری۔(۳) عروضی۔

وزن صرفی: وہ جس میں تین چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو۔(۱) حروف اصلی اور زائدہ کا (۲) تعداد حروف کا (۳) حرکات وسکنات کا جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعِیْلٌ۔

وزن صوری: وہ ہے جس میں دو چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہو (۱) تعداد حروف کا (۲) حرکات وسکنات کا لیکن حرف اصلی اور زائدہ کا اعتبار نہ ہو جیسے شَرَائِفُ بروزن مَفَاعِلُ۔

وزن عروضی: جس میں فقط ایک چیز یعنی تعداد حروف کا اعتبار کیا گیا ہو اور حرکات کے مطابقت کا اعتبار نہ ہو لیکن سکون اور حرکت کا اعتبار ہو جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلٌ۔ اس وزن میں حرکات مختلف ہیں لیکن سکون جہاں پہلے وزن میں وہاں دوسرے وزن میں بھی ہے۔

اور اس قانون میں صرف وزن صوری معتبر ہے۔

فائدہ الف جمع چار حال سے خالی نہیں (۱) دو واو کے درمیان ہو۔ جیسے: اَوَاوِلُ۔ (۲) دو یاء کے درمیان ہو جیسے خَيَايِرُ۔(۳) واو اور یاء کے درمیان جیسے بَوَايِعُ۔(۴) یاء اور واو کے درمیان جیسے سَيَاوِنُ۔

فائدہ الف مفاعل کی تخصیص درست نہیں کیونکہ اَفَاعِلُ اور فَوَاعِلُ میں بھی یہ قانون جاری ہوتا ہے جیسے اَوَائِلُ یہاں وزن صوری مراد ہے۔

فائدہ ثلاثی مجرد کے احتمالاً کل نو باب ہیں اور استعمالاً چھ باب ہیں یہ تین باب غیر مستعمل ہیں۔

نمبر ۱: ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَعِلَ يَفْعُلُ......

نمبر ۲: ماضی مضموم العین مضارع مکسور العین جیسے فَعُلَ يَفْعِلُ......

نمبر ۳: ماضی مفتوح مضموم العین مضارع مکسور العین جیسے فَعُلَ يَفْعِلُ......

ختم شد قوانین ثلاثی مجرد

ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مونثہ غائبہ فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتُمَا	مارا تم مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مونثہ مخاطبہ فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی معلوم صحیح از باب فعل یفعل

ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا عورت نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد متکلم مشترک فعل ماضی معلوم صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مرد یا دو عورت سب مرد یا سب عورتوں نے زمانہ گذشتہ میں	صیغہ متکلم برائے تثنیہ وجمع مشترک فعل ماضی معلوم صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
اَن یَّخسِفَ	اَنْ یَخْسِفَ	یَفْعِلَ	یرملون	یَضْرِبَ
فَعْلَیمیٰ	عُلَیْمیٰ	فُعَیْلٰی	شہد	خود
فَعْلَمْ ۲ عدد	عُلَّمْ	فُعَّلْ	//	جمع مذکر مکسر
//	اِعْلَمْ	اِفْعَلْ	ہمزہ وصلی	خود
لَیَّعَلِلْنَ	لَنْ یَفْعَلِلْنَ	لَنْ یَّحْمَرِرْنَ	یرملون	لَنْ یَّحْمَرِرْنَ
قَاسِمِیْ ۴		فَاعِلِیْ		ضَارِبِیْ
//	قَاسِمِنْ	فَاعِلِنْ	نون خفیفہ	ضَارِبِنْ
//	قَاسِمٌ	فَاعِلٍ	نون تنوین	ضَارِبٌ
//	قاسمٌ	فاعلٌ	اضافت الی یاء	//
مُمْتَحَنٌ		مُفْتَعِلٌ	شہد	مُکْتَسِبٌ
مِنزَحَتْ	نُزِحَتْ	فُعِلَتْ	شہد	ضُرِبَتْ
رُضِینَا		فُعِلْنَا	ماضی مجہول	ضُرِبْنَا
عَیلَّسَنَ	عَیَنَ لَسَنَ	فَعَلَ فَعَلَ	یرملون	ضَرَبَ
حُفَّاظٌ		فُعَّالٌ		ضُرَّابٌ
اِسْتَخْرِجْ بغیر امر	اَسْتَخْرِجُ	اَسْتَفْعِلُ	تعلم	خود

لَصَادِقِی عَصْرٍ	صَادِقِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	اضافت	ضَارِبِیْنَ
اِنْفَعَتْ	نَفَعَتْ	فَعَلَتْ	یرملون	ضَرَبَتْ
مَحْسَنٌ ۴	مَفْعَلٌ	ظرف		
//	اِحْسَنْ	اِفْعَلْ	ہمزہ وصلی	
//	مصدر میمی	مَفْعَلٌ		
//	حُسَنٌ	فُعَلٌ	شہد	اسم تفضیل
وَجُلَسَاءُ	جُلَسَاءُ	فُعَلَاءُ	//	ضُرَبَاءُ
لَمْ صَيِّرْ	مُصَيِّرٌ	مُفَعَّلٌ	//	مُصَرِّفٌ
اُعْبُدُوْنِ	اُعْبُدُوْا	اُفْعُلُوْا		اُنْصُرُوْا
اُنْهُوِيْتُمَا	براصل	اُنْفُعِلْتُمَا		اُنْصُرِفْتُمَا
لم تَضَارَبْ	مُتَضَارِبٌ	مُتَفَاعِلٌ	شہد	خود
لَتُشَيْرِفْ	اُشَيْرِفْ	اُفَيْعِلُ	شہد	واحدہ مؤنثہ مصغر
لَمْ وَارِثْ	مُوَارِثٌ	مُفَاعِلٌ	//	واحد مذکر
لَشُهِدْنَ	شُهِدْنَ	فُعِلْنَ	//	
اُمِنْتَرُوْا	اُمِنَ تَتَرُوْا		یرملون	
مَبَاحِثُ ۳ عدد	مَفَاعِلُ	ظرف		جمع مکسر
//	//	آلہ صغری		
//	//	آلہ وسطی		

لَمْ تَصَرَّفْ ٢ عدد	مُتَصَرَّفْ	مُتَفَعَّلْ	شهد	اسم مفعول
//	//			ظرف
عَمِرَّجَبَ	عَمِرَ، رَجَبَ	فَعِلَ فَعَلَ	ریلون	
اِسْتَخْرِجْ بغیر امر	اَسْتَخْرِجُ	اَسْتَفْعِلُ	تعلم	واحد متکلم
اِنَّمَا ٣ عدد	اِنَّمَا	اِمْنَعَا		
	امر حاضر			
//		//		//
//	اِنَّمَنْ	اِفْعَلَنْ	نون خفیفہ	//
فاکتسب	اِکْتَسِبْ	اِفْتَعِلْ	ہمزہ وصلی قطعی	خود
مَضْرُوْبٌ بغیر مفعول	ضُرُوْبٌ	فُعُوْلٌ	شهد	جمع مذکر مکسر
لَنْ تَصَرَّفَ بغیر نفی	نَتَصَرَّفُ	نَتَفَعَّلُ	//	جمع متکلم
اِنَّ اِنَّ	اِئْنَ اِئْنَ	اِنْفَعِلْنَ		اِنْصَرِفْنَ
مَمَّنَعَ	مَنْ، مَنَعَ	فَعَلَ	ریلون	
مَقَالِيْدُ ٢ عدد		مَفَاعِيْلُ		اسم مفعول و آلہ
لَا تَضْرِبَا ٦		لَا تَفْعِلَا		نہی حاضر
//		//		//
//		//		نہی غائب

//	لَا تَضْرِبَنْ	لَا تَفْعِلَنْ		نہی حاضر
//	//	//		نہی غائب
//	لَبِثَ، ضُرِبَا	فَعِلَ، فُعِلَا	حلقی العین	ماضی مجہول
دَلُنَّ	دَلُنَنَ	فَعُلْنَ		شَرُفْنَ
اِنْصُرْمُ	اُنْصُرِمُ	اُفْعِلُ	شہد	اُنْصُرِفُ
مُسْلَنْطِعُوْكُمْ	مُسْلَنْطِعُوْنَ	مُفْعَنْلِلُوْنَ	اضافت	مُحْرَنْجِمُوْنَ
لَنْ يَّضْرَعِطُّوْا	يَضْرَعِطُّوْنَ	يَفْعَلِلُّوْنَ	نون اعرابی	لَنْ يَّقْشَعِرُّوْا
مُخْرَوَّطَتَاهُ	مُخْرَوَّطَتَانِ	مُفْعَوَّلَتَانِ	اضافت	مُجْلَوَّذَتَانِ
فَنْصَبُ ۳ عدد				
	اِنْصَبْ	اِفْعَلْ	ہمزہ وصلی	اِعْلَمْ
//	نُصَبْ	فُعَلْ	شہد	ضُرَبْ
//		فَعْلَلَ		دَحْرَجَ
لَاُوْحَيْنَا		اَفْعِلْنَا		اَكْرِمْنَا
لَرُجِمَتْ	رُجِمَتْ	فُعِلَتْ	شہد	ضُرِبَتْ
لَمَلْيَبْطَنَّ	مَنْ لَيَبْطَنَّ	لَيُفْعَلَنَّ	بریلون	لَيُصْرَفَنَّ
مُجْتَمِعِيْهِ	مُجْتَمِعِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	اضافت	مُكْتَسِبِيْنَ
تِنْصَرَفُ	تَنْصَرِفُ	تَنْفَعِلُ	تعلم	خود
اِقْرَنْفِطِيْ ۲	اِفْعَنْلِلِيْ			اِحْرَنْجِمِيْ

//	اِخْرَنْجِمْنْ	اِفْعَنْلِلْنْ	نون خفیفہ	خود
لَمْ اِسْمَعِدَّ	لَمْ اَسْمَعِدَّ	لَمْ اَفْعَلِلَّ	تعلم	لَمْ اَقْشَعِرَّ
فَتَضَيْرُبُ	اُضَيْرِبُ	اُفَيْعِلُ	شهد	خود
لَنْ يَّحْذَنْبِقُوْا		لَنْ يَّفْعَنْلِلُوْا	یرملون ینبغی	لَنْ يَّحْرَنْجِمُوْا
وَضُرِبَ بغیر امر	ضُرِبَ	فُعِلَ	شهد	خود
اِمَّدِشُوْا	اِنْ مَدِشُوْا	فِعِلُوْا	یرملون	عَلِمُوْا
وَارِدِيْهِ	وَارِدِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	اضافت	اسم فاعل
اِحْمَرَّ ۴۱ عدد		اِفْعَلَّا		ماضی معلوم
اِحْمَرَّا		//		امر حاضر
اِحْمَرَّا		//		//
اِحْمَرَّا	اِفْعَلَّنْ	اِحْمَرَّنْ	نون خفیفہ	//
اِرْحَمْ بغیر امر	اَرْحَمُ	اَفْعَلُ	تعلم	اعلم
وَرْمُوْا	وَرِمُوْا	فِعِلُوْا	تعلم	اَعْلَمُ
وَرْمُوْا	وَرِمُوْا	فِعِلُوْا	شهد	عَلِمُوْا
ضَارِبِيْكَ	ضَارِبِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	اضافت	خود
لَا تَرْكُضُوْا	لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَرْكُضُوْنَ	نون اعرابی	
كَمِنْتَذِرًا	كَمِنَ، نَذِرًا	فَعِلَ، فَعِلًا	یرملون، شهد	عَلِمَ، عَلِمًا

لَمْ طَاعِلْ	مُطَاعِلْ	مُفَاعِلْ	حلقی العین	مُضَارِبٌ
فَرْهَبُوْنِ	اِرْهَبُوْا	اِفْعَلُوْا	ہمزہ وصلی	اِمْنَعُوْا
مُخْرَنْبِقْ	مُخْرَنْبِقْ	مُفْعَنْلِلْ	ینبغی	مُخْرَنْجِمْ
مُصْبِحِیْ	مُصْبِحِ	مُفْعِلْ	نون تنوین	مُکْرِمٌ
مَحْسِبْ ۳	اِحْسِبْ	اِفْعِلْ	ہمزہ وصلی	خود امر حاضر
//	حُسِبَ	فُعِلَ	شہد	ماضی مجہول
//	مَحْسِبٌ	مَفْعِلٌ	ء =	ظرف
اَکْرِمَا ۷ عدد		اِفْعِلَا		خود
//		//		//
//	اَکْرِمَنْ	اَفْعِلَنْ	نون خفیفہ	//
//		فَعْلِلَا		دَحْرِجَا
//		//		//
//	دَحْرِجَنْ	فَعْلِلَنْ	نون خفیفہ	خود
//	کَرِمَا	فُعِلَا	شہد	شُرِفَا
حَمْدَہٗ ۵ عدد	حَمِدَ	فَعِلَ	//	عَلِمَ
حَمْدَہٗ	حَمْدًا	فَعْلًا	اضافت	مصدر
حَمْدَہٗ	حَمُدَ	فَعُلَ	شہد	ماضی
حَمْدَہٗ	//	//		تعجب
حَمْدَہٗ		فَعْلَلَ		دَحْرَجَ

مُخْضُوْ ضَرِبُهٗ	مُخْضُوْ ضَرِبْنَ	مُفْعُوْ عَلِيْنَ	اضافت	مُحْلُوْدِيْنَ
ضَرَبْتَا ۲ عدد	ضَرَبَةٌ	فَعَلَةٌ	نون تنوین	جمع مذکر مکسر
//	خود	فَعَلَتَا		تثنیہ مذکر
شَرُفَ ۳ عدد	شَرُفَ	فَعُلَ	شهد	ماضی
//	//	//	//	فعل تعجب
//	//	فَعْلَ	=	مصدر

ان صیغوں کوحل کریں

لَمْ نَاكِبُهُمْ	لَثْنِيَت	خَزَنَتْهَا	فَائِتِيهِ ۲ عدد	
اِمْبَعَثْنَ		مَسْجِلَيْكَ		
اَضْفَاتٌ اَحْلَام		اَضْرَبَاهُ		اِفْتَحْ
اِنْقَبِضْ ۲ عدد				
//				
اَضْمَوَارِثٌ	مُطْمَئِنَّه	اَرَامِي	لَمْدَيْعِي	مَلْطَف
اَرَتَّل	لَوَسِعْنَ	فَوْقُوْعِي		

لَمْ تَزَيَّلُ ۴ عدد				
//				
//				
لَمْ قَبُوْلُ				
غَافِرِىْ ۴عدد				
//				
//				
//				
مَخْلُوْمُوْكِ				
مَخْلُوْمُوْ				
تَكَاكُنَّ	يَهْبِطُوْنَ	وُنِيْنَ	تِكْتِعْلُ	
اَلْمَشَارِقُ ۳عدد				
يَمُوْتُوْنَ	لَايَهْدِىْ	هَادِيْكَ	وَاعِدِيْه	
اَوْءٍ يُنْ ۳عدد				
//				
يَرْغَبُ ۴عدد				
//				

//				
//				
اِكْتِهِلْ ۲عدد				
//				
يُنْسَلُمْ	لَمِنَ الشَّاكِرِيْنَ	فَرِحُوْنَ	اِسْتَغْفِرُوْنِ	تَطْمَئِنُّ
اِسْوَدَّتْ	رُسُلِىْ	لَتُخَارِمُ		
اُفْطُرُوْا ۲عدد				
اِمْبَعَالَهُمْ	مُسْتَرْشَدَيْهِ	اَلْهُوْنَ		
تَيَمَّم	التكالُرَانِ	اِبْيَضَّتْ	اَلْسَخِط	اِمْهَفَتْ
اَيُرْشُدُوْهَا	سُجَّدًا	وَالْكَاظِمِيْنَ	يَسْتَمِعُوْنَ	مُوْلٰى
تَحَاكَمُوْا	مَوْقُوْتُوْنَ	اُوِيَتِيكِ	لَتَكَالَرَ ۲ عدد	فَشَرَيْفى
//				
اَمْبَرَدَا ۳عدد				
//				
//				
//				
فَمُبْذُ ۴عدد				
//				

//				
//				
یِحْمَرّ				
//				
اِغْنَوْنَسْ ۲عدد				
//				
یَحْقَوقِفَان ۴عدد				
فَنْهِیْنَ ۴ عدد				
//				
//				
//				
تَوَلّیَا				
//				
//				
//				
اِسْتِمْدَادِیْ	کرمالُو	اُفْضَلَیْهِ	مُکَبْکَبِیْكَ	مُحْدَوْدَکُنَّ
//				
اَنَّ بُلْنَ	مَوَطَّفُوْا	مَمَّتِعَنْ	مِمَّالِعِیْ	سَتَرَّاشِدْ
لِیَعْلَوَّطَا				

//				
//				
//				
سُمْعَيْكِ	لَنْ هِيْتَ ۲ عد	لَضْرِيْتى	تِعْدَتْ	مُحْرَوْرَفِہ
اِحْرَمْبِق ۲ عدد	لَمْ يَكْتَسِبَا ۲ عدد	اِمْبَغَيْنَ	اِبْرَمْشَمَ	لَتَفِيْسُ
فَطِمْتُنَّ ۲ عددَ	اَسِمَّرَعْ	مَوَّءبُو	مُمْبَقِرِيْكَ	يَنْصَرِفُ ۲ عدد
اَكْرِمْ ۴ عدد	قَنْهِسُ ۳ عدد	قَرْذَايُو	اَرْدِيْتَ	آخِرَيْہِ
اَنْ كَصَبَّرُ				

شروع شد قوانین ثلاثی مزید

قانون (۲۵) همزه وصلی وهمزه قطعی کا قانون حکم ۲

شرائط ۳

هر همزه زائده که واقع شود، در اول کلمه وصلی باشد باقطعی حکم وصلی این که در درج کلام و بمتحرک شدن ما بعد بیفتد و حکم قطعی عکس این است و همزه قطعی نه قسم است همزه باب افعال، واحد متکلم، و اسم تفضیل و جمع، و

اعلام، و بناء، فعل تعجب، و نداء و استفهام و ما سوائے ایسشاں و صلی الله

اس قانون کا نام ہے **همزه وصلی و قطعی کا قانون** ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں۔اور دوسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم ہمزہ وصلی کو گرا دینا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آجائے احترازی مثال اِضْرِبْ ۔

اتفاقی مثال :اِضْرِبْ سے فَضْرِبْ ۔

دوسری شرط ہمزہ وصلی کے بعد والا حرف متحرک جائے احترازی مثال اِضْرِبْ۔

اتفاقی مثال :اِسْئَلْ سے سَلْ ۔

دوسرا حکم ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط ہمزہ قطعی ہو احترازی مثال اِضْرِبْ ۔

اتفاقی مثال : اَکْرَمَ۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
فَاَکْرَمَ	=	اَفْعَلَ	ہمزہ قطعی	//
لَا حْلَوْ دِبَ	اُحْلَوْدِبَ	اُفْعُوْعِلَ	ہمزہ وصلی	خود
فَانْمُوْمِلْنَ	اُنْمُوْمِلْنَ	اُفْعُوْعِلْنَ	//	اُحْلُوْدِبْنَ
لَا کْتَسِبُ	اَکْتَسِبُ	اَفْتَعِلُ	ہمزہ قطعی	خود
لِکْسِبْ ۲ عدد	اِکْسِبْ	اِفْعِلْ	ہمزہ وصلی	اِضْرِبْ
//	کُسِبَ	فُعِلَ	شہد	ضُرِبَ

فَاَوْرَدُوْنَ	اَوْرَدُوْنَ	اَفْعَلُوْنَ	ہمزہ قطعی	اَضْرِبُوْنَ

ان کوحل کریں

وَرْشُدْ   فَنْ صَرِفْ   فَاكْرِمْ   مَنْ زَهَدَ

//

فَفِعِيْعَامُوْ   لَنْ دِجْ

//

فَمْ بِجْ ۴عدْ

//

//

//

۲۔ فَاَصْلِحْ   وَمْتَرِنَ   ثُمَّ بَيْضَتْ   فَمِلْجُوْ

//

۲۔ وَجْنُبْنِيْ   اَجْتَهِدَا

//

لَجْتَبِيَتْهَا   وَسْتَفْرِزْ   فَاَخْلِعْنِيْ

فائدہ ہمزہ زائدہ جوشروع کلمہ میں ہواس کی دوقسمیں ہیں (۱) ہمزہ وصلی (۲) ہمزہ قطعی۔

ھمزہ وصلی: وہ ہے جولفظی ضرورت کے لیے لایا جائے اور ضرورت پورے ہونے کے بعد حذف کردیا جائے۔ جس کا معنی میں دخل نہیں اور ہمزہ وصلی چونکہ ایک حرفی ہے اور ایک حرف ساکن ہوتا ہے اور ضابطہ ہے اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْر اس لئے ہمزہ وصلی مبنی بر کسر ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ اور کہیں عین کلمہ مناسبت کی وجہ سے مضموم ہوتا ہے جیسے اُنْصُرْ اور

کثرت استعمال (جو مقتضی خفت ہے) کی وجہ سے مفتوح بھی ہوتا ہے لاَ نَّ الْفَتْحَ اَخَفُّ الْحَرَکَاتِ جیسے اَلْحَمْدُ، اَلرَّحْمٰنُ ۔اور بعض عرب سے باوجود مضموم العین ہونے کے اُنْصُرْ کا ہمزہ مکسور بھی منقول ہے اِنْصُرْ (نوادر الاصول)۔

ھمزہ قطعی: وہ ہے جو لفظی ضرورت کے لیے نہ لایا جائے بلکہ معنوی ضرورت کے لئے لایا جائے اور ساقط بھی نہ ہو۔ باب اِفعال میں ہمزہ تعدیہ کے لئے اور اسم تفضیل میں زیادتی معنی کے لئے اور جمع میں جمعیت والے معنی کے لئے قیاساً اور باقی سماعاً لایا گیا ہے۔

فائدہ بعض فضلاء سے منقول ہے ہمزہ وصلی ضرورت شعری کی وجہ سے باقی رہتا ہے اور بسا اوقات ہمزہ قطعی حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ ضابطہ ہے اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ (قانونچہ شاہ جمالی)۔

فائدہ ہمزہ وصلی کی پہلی شرط موجود ہوگی وہاں ہمزہ صرف قراءۃً حذف ہوگا جیسے وَاضْرِبْ اور جہاں دوسری شرط ہوگی وہاں قرات وکتابت دونوں میں حذف ہو جائے گا جیسے سَلْ۔

فائدہ اور کبھی کثرت استعمال کی وجہ سے پہلی شرط پر بھی کتابۃً بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے بسمِ اللہ الرّحمن الرّحیم بخلاف اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کے کیونکہ یہاں کثرت استعمال نہیں اور کبھی بطور امتحان کے بھی حذف کر دیتے ہیں جیسے فَمَسْطَاعُوْا۔

یا شرائط کی وجہ سے کتابت میں حذف کر دیا جاتا ہے جیسے عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ۔ جس کا ذکر احقر نے تنویر شرح نحو میر میں کر دیا ہے۔

فائدہ اذان واقامت میں اللہ اکبر کی را کو ساکن پڑھا جائے یا مفتوح، ضمہ پڑھنا خلاف سنت ہے (فتاوی شامی)

فائدہ ہمزہ قطعی کی نو قسمیں ہیں جو کہ کتاب میں موجود ہیں اور باقی ہمزہ وصلی باب افعال کے علاوہ باقی تمام ابواب ثلاثی مزید اور رباعی مزید ہمزہ وصلی قیاساً ہے اور چند الفاظ میں سماعاً ہے۔ جس کے لئے شعر ملاحظہ ہو۔

همزه زائد باوّل مصدر و ماضی و امر

هست جز اِفْعَالْ و صلیه الد یه نزد صرفیاں

بَالْ اَمْ - اَیْم - اَیْمَنْ - اِبْن - اِبْنُمْ - اسم - است

اِمْرَءَة - اِثْنَان - اِمْرءٌ - اِبْنَةٌ وهم اِثْنَتَان

یکرِم یتصرّف کا قانون

هر باب که ماضی او چهار حرفی باشد در مضارع معلوم او

حرف اتین را حرکت ضمه می دهند وجوباً

اس قانون کا نام ہے یُکرِمُ یُصَرِّفُ کا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی چار حرفی ہو احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔

اتفاقی مثال: یُکرِم، یُصرِّف، یُضارِب، یُدحرِجُ۔

سوال: چار حرفی ابواب چار ہیں اِفْعَالْ، تَفْعِیلْ، مُفَاعَلَه، فَعْلَلَة ان میں حروف اتین کو حرکت ضمہ کی کیوں دی گئی۔

جواب: تا کہ ثلاثی مجرد کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

سوال: مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَةٌ ان کا التباس تو نہیں تھا۔

جواب: ان کو اِفْعَالْ پر محمول کیا گیا ہے اور یاد رکھیں حمل کا مدار سماع پر ہے کبھی حَمْلُ الْقَلِیْلِ عَلَی الْکَثِیْرِ اور کبھی برعکس جیسے تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ محمول ہیں یَعِدُ پر۔

ان صیغوں کو حل کریں

یُعَارِضُوْنَ یُوَحِّدُوْنَ اُوْجِدُ لَمْ تُقَاوِلَا ۳۶عدد لَمْ اُوَسْوِسَا

تُمْحِیَا مُیَمْبِحُو ۲عددُ لَاتُوَالِیَا ۴عدد لَنُصَبُّ ۳عدد لَنْ ضَارِبْ

قانون (۲۷) یُکرِمِ یَتصرَّف کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۲

ھر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد، در
مضارع معلوم او ما قبل آخر را بر حال خود می دارند
وجوبا و اگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ
می دھند سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

اس قانون کا نام ہے **یُکرِمِ یَتصرَّف** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

پہلی شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو۔

احترازی مثال اَکرَمَ یُکرِمُ۔

اتفاقی مثال : یَتَصَرَّفُ ، یَتَضَارَبُ۔

دوسرا حکم کہ مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ نہ ہو احترازی
مثال تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ ۔

اتفاقی مثال : یُکرِمُ ، یُصَرِّفُ۔

قانون (۲۸) تائے مضارعت کا قانون حکم ۱۔ شرط ۱

ھر تائے مضارعت کہ داخل شود بر تائے تفعُّل یا تفاعل یا تفعلُل در
مضارع معلوم او حذف یکے جائز است

اس قانون کا نام ہے **تائے مضارعت** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط
ہیں۔

حکم مضارع معلوم میں دوتاؤں میں سے ایک کوحذف کرنا جائز ہے۔

شرط تائے مضارعت داخل ہوتاء زائدہ مطردہ پر۔ احترازی مثال تُکْرِم تُصَرِّف۔

اتفاقی مثال: تَتَصَرَّفُ کوتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ کوتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ کوتَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

سوال: دوتاء میں سے ایک کوکیوں حذف کیا جاتا ہے۔

جواب: دوتاء زائدکاابتداء میں واقع ہوناموجب ثقل تھااس لئے حذف کیا جاتا ہے۔

سوال: مضارع مجہول میں بھی یہ علت موجود ہے وہاں حذف کیوں نہیں کیا۔

جواب: التباس سے بچنے کے لئے کیونکہ حذف کی صورت میں تفعّل کے مضارع مجہول اور تفعیل کے مضارع اور تفاعل کا مفاعلہ کے مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آتا ہے بخلاف مضارع معلوم کے وہاں التباس نہیں ہے۔

فائدہ سیبویہ اور بصریین کے نزدیک تائے ثانیہ کوحذف کیا جائے لِاَنَّ الْاَوَّلَ عَلَامَةٌ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ۔ ابن ہشام اور کوفیین کے نزدیک پہلی تاء کوحذف کیا جائے گا کیونکہ دوسری تاء مطاوعت کا فائدہ دیتی ہے نیز باب کی علامت بھی ہے اور باب کی رعایت کرنا اولی اور اہم ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
يُمَالِلُوْنَ	=	يُفَاعِلُوْنَ	يكرم. يتصرف	يُضَارِبُوْنَ
يَتَوَكَّلُ	=	يَتَفَعَّلُ	//	يَتَصَرَّفُ
تَزَلْزَلُوْنَ	تَتَزَلْزَلُوْنَ	تَتَفَعْلَلُوْنَ	تائے مضارعت	تَتَدَحْرَجُوْنَ
تُعَلِّمِيْنَ		تُفَعِّلِيْنَ	يكرم. يتصرف	تُصَرِّفِيْنَ
لَوِ اسْتَخْرَجْنَا	اِسْتَخْرَجْنَا	اِسْتَفْعَلْنَا	همزه وصلی	خود

يُوَسْوِسُ	-	يُفَعْلِلُ	يكرم. ينصرف	يُدَحْرِجُ
يَسْلَنْطِحُوْنَ	-	يَفْعَنْلِلُوْنَ	//	يَحْرَنْجِمُوْنَ
يَكْمَاتُّوْنَ		يَفْعَالُّوْنَ	//	يَحْمَارُّوْنَ
تَتَرَقُمِيْنَ	تَتَرَقْمِيْنَ	تَتَفَعْلَلِيْنَ	//	تَتَدَحْرَجِيْنَ
اُزَقْوِلُ		اُفَعْلِلُ	//	اُدَحْرِجُ
لَمْ اُرَاجِلُ		لَمْ اُفَاعِلُ	//	لَمْ اُضَارِبْ
تَمَاجَدَانِ	تَتَمَاجَدَانِ	تَتَفَاعَلَانِ	تائے مضارعت	تَتَضَارِبَانِ
لِتَمَاجَدَانِ	//	//	تعلم	//
تَزَلَّجْنَ	تَتَزَلَّجْنَ	تَتَفَعَّلْنَ	تائے مضارعت	تَتَصَرَّفْنَ
لَا هَرَّبُ	ل. اُهَرِّبُ	اُفَعِّلُ	شهد	اُصَرِّفُ
فَاءُ صَالِحُ	ف. اُصَالِحُ	اُفَاعِلُ	//	اُضَارِبُ

ان صیغوں کو حل کریں

تَصَرَّفَا ۵ عدد

//				
//				
//				
//				
//				
تِعَارَجُ	تَكَبْكَبْنَ			

//				
//				
اَتَعَلَّمُ	لَمْ يَتَشَاكَسَا	لَمْ يَدَّهِقْنَ	تَعَامَرْنَ	

قانون (۲۹) اتقدیتقد کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۲

ہر واو ویائے غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود ۔ مقابلہ فاء باب افتعال یا تفعل یا تفاعل آنرا تا کردہ در تا ادغام میکنند وجوبا بر اکثر لغت اہل حجاز در افتعال و بر بعضے لغت اہل حجاز در تَفَعُّلُ و تَفَاعُلُ مگر اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ شاذ است

اس قانون کا نام ہے اِتَّقَدَ يَتَّقِدُ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واو اور یاء کوتاء کرنا اور تاء کو تاء میں ادغام کرنا باب افتعال میں واجب اور فصیح ہے باب تفعل اور تفاعل میں جائز اور غیر فصیح ہے۔

پہلی شرط واو یا ہمزہ سے تبدل شدہ نہ ہو احترازی مثال اِيْتَمَرَ اُوْتُمِرَ جو اصل میں اِءْتَمَرَ اُءْتُمِرَ تھے۔

دوسری شرط واو اور یاء باب افتعال یا تفعل یا تفاعل کے فاکلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال وَحَّدَ يُوَحِّدُ۔

اتفاقی مثال: باب افتعال میں واو کی اِوْتَقَدَ يَوْتَقِدُ سے اِتَّقَدَ يَتَّقِدُ پڑھنا واجب ہے

اتفاقی مثال: باب افتعال میں یا کی اِيْتَسَرَ يَيْتَسِرُ سے اِتَّسَرَ يَتَّسِرُ پڑھنا واجب ہے۔

اتفاقی مثال: باب تفاعل میں واو کی تَوَاعَدَ يَتَوَاعَدُ سے اِتَّاعَدَ يَتَّاعَدُ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال: باب تفاعل میں یا کی تَيَاسَرَ يَتَيَاسَرُ سے اِتَّاسَرَ يَتَّاسَرُ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال : تفعّل میں واو کی تَوَحَّدَ یَتَوَحَّدُ سے اِتَّحَدَ یَتَّحَدُ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال : باب تفعّل میں یا کی تَیَسَّرَ یَتَیَسَّرُ سے اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
مُتَّبِعِیْنَ	مُوْتَبِعِیْنَ	مُفْتَعِلِیْنَ	اتقد	مُکْتَسِبِیْنَ
لَتَّ لَانْ	اِوْتِلَانْ	اِفْتِعَالْ	اتقد	اِکْتِسَابْ
لَتَّ حَدْ	تَوَحَّدْ	تَفَعَّلْ	اتقد	تَصَرَّفْ
مِیْزَانْ	مِوْزَانْ	مِفْعَالْ	میعاد	مِضْرَابْ
اِیْرَادًا	اِوْرَادْ	اِفْعَالْ	میعاد	اِکْرَامًا
اِتَّعِدْ	اِوْتَعِدْ	اِفْتَعِلْ	اتقد	اِکْتَسِبْ
لَتَّ لَتَّ	اِوْتَلَدْتَ	اِفْتَعَلْتَ	اتقد. وعت	//
فَتُّ جَتَّ	اِوْتُجِدْتَ	اُفْتُعِلْتَ	اتعد. وعت	اُکْتُسِبْتَ
اَلْاِسْتِیْجَابْ	اَلْاِسْتِوْجَابْ	اَلْاِسْتِفْعَالْ	میعاد	اَلْاِسْتِخْرَاجْ
لَتُّ رِتَّ	اُوْتُ رِدْتِ	اُفْتُعِلْتِ	اتعد . وعت	اُکْتُسِبْتِ
لَوُجِتَّ	وُجِدْتَ	فُعِلْتُ	شهد. وعت	ضُرِبْتَ
فَتَعَتَّ	اِوْتَعَدْتَ	اِفْتَعَلْتَ	اتقد ۔وعت	اِکْتَسَبْتَ
لَتُوبِتُّ	تُوُوْبِدْتُ	تُفُوْعِلْتُ	اتقد //	تُضُوْرِبْتُ

ان صیغوں کو حل کریں

اِتِّرَامْ	اِتَّرِّمْ	اِتَّارُمْ	مُتَّسِخِیْنَ	فَتَّسَطِی
لَتَّاسُعُوْ	مُتَّسِعِیْهِ	یَتَّسِعَا	اَتَّسِقِیْ	لَتَّضَعْ
//				

//				
اِتَّدِنْ				
//				
مُتَّجِرُوْكَ	فَتَّادَلَا			
//				
//				
اِتَّحِرُیْ				
//				
فَتَّاقَاهُ	لُمَّتَّازَنُوْنَ	لَمْ اِتَّامَنَا	مُتَّعَلُوِیْ	
مُتَّاضَعَاتٌ ۲عدد				
//				
لَمْ يَضعی				
لُمَتَّاقَصُوْ //				
//				
لَنْ اِتَّثِم				

سوال : آپ نے اتخذ یتخذ میں قانون کیوں نہیں لگایا حالانکہ ان میں جو واؤ اور یاء ہے وہ ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے اس لیے کہ اصل میں ائتخذ یئتخذ تھے۔

جواب : یہ شاذ ہیں خلاف قانون اور موافق استعمال ہے لیکن علم الصیغہ والے نے اس کو شاذ سے بچانے کے لیے یہ فرمایا ہے کہ اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اَخَذَ یَاْخُذُ سے مشتق نہیں بلکہ تَخِذَ

يَتْخَذُ سے مشتق ہیں اب اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ کی اصل اِتْتَخَذَ يَتْتَخِذُ ہوگی اب کوئی خرابی نہیں ہے۔

فائدہ اِتَّقَدَ يَتَّقِدُ کا قانون باب افتعال کے لئے ہے اور تفعل اور تفاعل کے لئے جوازی ہے کیونکہ قرآن مجید تفعل اور تفاعل میں قانون جاری نہیں کیا گیا فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ۔

فائدہ اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ کے اصل کے بارے میں تین قول ہیں ① علامہ جوہری کے نزدیک اس کا اصل مہموز الفاء اَخَذَ ہے ② ابوعلی فارسی کے نزدیک صحیح ہے اس کا اصل تَخَذَ ہے ③ متاخرین کے ہاں یہ مثال ہے جس کا اصل وَخَذَ ہے۔

سین شین کا قانون

اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افتعال تائے وے را جنس فا کلمہ کردہ جوازا جنس را در جنس ادغام می کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے **سین شین کا قانون** ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

پہلا حکم تائے افتعال کو فاکلمہ کی جنس سے کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط سین یا شین باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں ہو احترازی مثال سَمِعَ شَبِهَ۔

اتفاقی مثال: اِسْتَمَعَ ، اِشْتَبَهَ کو اِسَّمَعَ اِشَّبَهَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ اس ادغام میں دو شاذ ہیں۔ ① حرف صفیر میں غیر صفیر کا ادغام نہیں ہوتا اور یہاں کیا گیا ② اول کا ثانی میں ادغام ہوتا ہے اور یہاں پر عکس ہے کیوں لِئَلَّا يَفُوْتَ فَضِيْلَةُ الصَّفِيْرِ (رضی شرح شافیہ)

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
وَصَّبَارٌ	اِصْتِبَارٌ	اِفْتِعَالٌ	ہمزہ وصلی	اِكْتِسَابٌ
وَاصْطَبِرْ	اِصْتَبِرْ	اِفْتَعِلْ	//	اِكْتَسِبْ
لَشَّجِنَّ	اِشْتَجِنَنَّ	اِفْتَعِلَنَّ	شین. ہمزہ	اِكْتَسِبَنَّ
يَسَّمِعُوْنَ	يَسْتَمِعُوْنَ	يَفْتَعِلُوْ نَ	سین شین	يَكْتَسِبُوْنَ
لَشَّرَاطٌ	اِشْتِرَاطٌ	اِفْتِعَالٌ	ہمزہ سین	اِكْتِسَابٌ
اِسَّنِدْ	اِسْتَنِدْ	اِفْتَعِلْ	سین	اِكْتَسِبْ
لِيَسَّتِرْنَانِّ	لِيَسْتَتِرْنَانِّ	لِيَفْتَعِلْنَانِّ	سین	لِيَكْتَسِبْنَانِّ
مُسَّلِمِيْنَ	مُسْتَلِمِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	//	مُكْتَسِبِيْنَ
فَشُّرِدْتُ	اُشْتُرِدْتُ	اُفْتُعِلْتُ	ہمزہ وصلی	اُكْتُسِبْتُ
مُسَّبَرٌ	مُسْتَبَرٌ	مُفْتَعَلٌ	سین. شین	مُكْتَسَبٌ
//	//	//	//	//
فَسَّعَادِيْ	اِسْتِعَادِ	اِفْتِعَالِ	ہمزہ. تنوین	اِكْتِسَابٌ
لَسُّوبِنَّ	تُسْوِبِنَنَّ	تُفُوْعِلَنَّ	خصم	تُضُوْرِبَنَّ

ان صیغوں کو حل کریں

مُسَّبِحُوْنَ	اِسَّلِقْ			
//				
لَااِسَّلْمَا	مُشَّفِقِيْهِ	نِسَّمِعُكُمْ	فَشَّبِرُوْ	
//				
لَااِشَّبِكَا	فَسَّمِنُوْ			

//				
اِشّخبْ				
//				
فَشّرَارِیْ	فَسَّرِیْنَ	گَشّخَامُوْ	مُشّعَرَاہ	
//				
وَسَزّجُوْ				
//				
لَایَشَّبِا				
فَشَّعَثْ	لَسّکَالِیْ	اَشَّظِیْنَ	اَشّفَالَا	وَشَّرِیْنَ
فَشَّفَعَنَا	فَسَّرِلیْہِ	اِشَّسْعَا		
//				
شَفَبَشَّفِہْ	اَسْلِمَمّشَّہِرْ	فَشَّقْحَانٌ	اَشَّقِبْتُنَّ	

صاد ضاد کا قانون

اگر یکے از صاد، ضاد، طا، ظا واقع شود، در مقابلہ فا کلمہ باب
افتعال تائے وئے را طا کنند وجوبا پس اگر مقابلہ فا کلمہ طا است
ادغام واجب است و اگر ظا است اظہار جائز و ادغام دو
طرفہ یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است
و اگر صاد، ضاد باشد اظہار جائز و ادغام یک طرفہ
یعنی طا را صاد، ضاد کردن جائز است
ولہ عکس او

اس قانون کا نام صاد ، ضاد ، طاء ، ظاء کا قانون ہے۔
جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔
پہلا حکم عام ہے باقی تین حکم خاص ہیں۔

پہلا حکم تائے افتعال کو طاء سے بدلنا واجب ہے۔

شرط صاد، ضاد، طا، ظا ان چار حرفوں میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احترازی مثال صَبَرَ ضَرَبَ طَلَمَ ظَلَمَ۔

اتفاقی مثال : اِطْتَلَبَ سے اِطْطَلَبَ، اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ، اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ، اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم طا کو طا میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط باب افتعال کے فا کلمے کے مقابلے میں طاء ہو احترازی مثال ظَلَمَ۔

اتفاقی مثال : اِطْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا حکم اظہار جائز ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں ظاء ہو احترازی مثال ظلم۔

اتفاقی مثال : اظہار کی اِظطلم ۔ ادغام کی اطلم اظلم۔

چوتھا حکم اظہار جائز ہے اور ادغام ایک طرفہ جائز ہے۔

ضابطہ باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلہ میں صاد، ضاد ہو احترازی مثال صبر ضرب۔

اتفاقی مثال : اظہار کی اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ۔

اتفاقی مثال : ادغام کی اِصَّبَرَ اِضَّرَبَ۔

ان صیغوں کو حل کریں

اِصْطِلَاحٌ				
فَطَّلِبْنَانِّ	مُصَّلَدٌ	لَيَضَّرِطَا	مُطَّلِعُوْهُ	تَضَّوِنَّ
اَطَّلَعْتِ	لَطَّهُرَا			
//				
وَصَّنَعْنَ	لَاتَضَّرِسُوْ			
//				
لَااِضَّرْعُ	اِضَّعِلَنَانِّ	فَضَّوِاكَا	اِطَّبَاعِ	تُمُّصْهِيْنَ
مُطَّبِقُهُ	لَيُطَّطَلِفْنَ	اَطَّلَعَ ،	فَطَّهُرَتْ	اِضَّفِرْنَ
فَطَّحَاطِيْ				

قانون (۳۲) دال ذال زاء کا قانون حکم ۴۔ شرائط ۴

اگر یکے از دال، ذال، زاء، واقع شود، مقابلہ فا کلمہ باب افتعال تائے وے را دال کردہ وجوباً در دال ادغام می کنند وجوباً، و ذال مثل ظا و زا مثل صاد و ضاد است

اس قانون کا نام ہے **دال ذال زاء کا قانون** ہے۔

جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔ پہلا حکم عام ہے باقی تین حکم خاص ہیں۔

پہلا حکم باب افتعال کی تاء کو دال کرنا واجب ہے۔

شرط دال، ذال، زا ان تینوں حرفوں میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فا کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال دَکَرَ ، ذَکَرَ ، زَجَرَ۔

اتفاقی مثال اِدْتَکَرَ سے اِدْدَکَرَ ، اِذْتکر سے اِذْدَکَرَ، اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں دال ہو احترازی مثال دَکَرَ۔

اتفاقی مثال : اِدْدَکَرَ سے اِدَّکَرَ پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا حکم اظہار جائز اور ادغام دو طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فا کلمے کے مقابلے میں ذال ہو احترازی مثال ذَکَرَ۔

اتفاقی مثال : اظہار کی اِذْدَکَرَ ادغام اِدَّکَرَ ، اِذَّکَرَ۔

چوتھا حکم اظہار جائز اور ادغام ایک طرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں زا ہو احترازی مثال زَجَرَ ۔

اتفاقی مثال : اظہار کی اِزْدَجَرَ ادغام کی مثال اِزَّجَرَ۔

سوال: جس طرح ظاء کو طا کر کے پڑھنا جائز ہے۔ صاد۔ ضاد کو طا کر کے پڑھنا کیوں ناجائز ہے اور اس طرح زا کو دال کر کے پڑھنا کیوں ناجائز ہے۔

جواب: صاد اور زا حروف صفیر ہیں اس میں صفیر کا معدوم ہونا لازم آئے گا ضاد میں استطالت ہے جس کا عدم لازم آئے گا۔ کِلَاهُمَا بَاطِلٌ۔

فائدہ تاء کو دال کرنا کیوں واجب ہے۔

جواب: تاء حرف مہموسہ ہے اور دال۔ ذال۔ زا حروف مجہورہ ہیں ان میں منافات تھا مگر تاء دال کا مخرج ایک تھا اس لئے اولا تاء کو دال کیا جاتا ہے پھر تفصیل مذکورہ کیونکہ دال ذال۔ زا صفت جہر میں متحد ہیں (مناہج الکافیۃ)

ان صیغوں کو حل کریں

مُدَّعِيَانِ	وَدُّكِرْنَ	سَدَّسِدْ	فَزَّعِمْنَ	سَتِزَّجِرِيْنَ
يِدَّعُمُ	فَدَّخِرْنَ	لَيَدَّهِبْنَ	لَايِدَّوِبْنَ	سَدِدُوْنَ
اَيَزَّعْفُ	لَااِزَّغَبَا	اَزَّلَاجِیْ	فَزَّكَرَّدَعَ	اَنْ اِزَّلَفَ
اَدَّرِبْنَ	لَمْ اِزْدَلِمْ	وَزَّحَمْتَ	فَنَرِهِيْنَ	اِزْدِحَام
اِزَّدِفْ				

قانون ([illegible]) ثاء کا قانون حکم ۱، شرط ۱

اگر ثاء واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب افتعال اظہار جائز و ادغام دوطرفہ مگر تاء را ثاء کردن اولیٰ است

اس قانون کا نام **ثاء کا قانون** ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور شرط ہے۔

پہلا حکم اظہار جائز اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔

شرط باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں ثاء ہو احترازی مثال ثبت ۔

اتفاقی مثال: اظہار کی اِثْتَبَتَ اور اتفاقی مثال ادغام کی اِثَّبَتَ ، اِتَّبَتَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ علامہ ابن حاجب کے ہاں تاء کا ادغام ثاء میں اور ثاء کا تاء میں ہر دونوں صورت واجب ہیں کمافی الشافیہ مگر جمہور کے نزدیک اظہار بھی جائز ہے مگر امام سیبویہ کے نزدیک اِدغام احسن ہے کیونکہ تاء اور ثاء قریب المخرج ہیں (رضی وشرح الشافیہ)

ان صیغوں کو حل کریں

اِثَّجَاجْ	لَااِثَّرُجُ	مُثَّرِبَيْكَ	كَثَّرْدُوْ	
//				
لَتَّثْرُمَ	اِثَّفَرَ	اِثُّفِرْتُ	مُثْتَقَفُوْكَ	فَثَّلَمُوْ
اِثَّغِم ۴ عددُ				
//				
//				
//				
//				
//				

فتقلب ب مثال	لنتعلما			
//				
لِنترُمَ				

قانون (۳۷) **خصم کظم کا قانون** حکم۴۔ شرائط۴

اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عین کلمہ باب افتعال تائے وے راجنس عین کلمہ کردہ جوازا ادغام می کنند وجوبا واگرتاء واقع شود ادغام جائز است، واگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب تفعل یا تفاعل تائے آنہارا جنس فا کلمہ کردہ جوازا، ادغام می کنند وجوبا واگر تا باشد ادغام جائز است

اس قانون کا نام **خَصَّمَ کَظَّمَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے چار حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے ایک ایک شرط ہے۔ پہلے دو حکم باب افتعال کے لیے اور آخری دو حکم باب تفعل وتفاعل کے لیے۔

پہلا حکم باب افتعال کی تاء عین کلمے کی جنس سے کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط مذکورہ بالا دس حرفوں (س ش ص ض ط ظ د ذ ز ث) میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال اِدَّکَرَ اِذَّکَرَ اِزْدَجَرَ۔

اتفاقی مثال: اِخْتَصَمَ اِکْتَظَمَ پڑھنا جائز اِخْصَصَمَ اِکْظَظَمَ کرنا جائز لیکن خَصَّمَ کَظَّمَ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم ادغام جائز ہے

شرط باب افتعال کے عین کلمے کے مقابلے میں تاء ہو احترازی مثال قَتَّلَ۔

اتفاقی مثال: اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ پڑھنا جائز ہے۔

تیسرا حکم باب تفعل اور تفاعل کی تاء کو فا کلمہ کی جنس کرنا جائز ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط ان دس حرفوں سے کوئی حرف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمے کے مقابلے میں ہو

احترازی مثال تَكَسَّرَ تَكَاسَرَ۔

اتفاقی مثال: باب تفاعل کی تَثَاقَلَ پڑھنا جائز اور تَثَاقَلَ کرنا جائز لیکن اِثَّاقَلَ پڑھنا واجب ہے۔

اتفاقی مثال: باب تفعل کی تَثَقَّلَ پڑھنا جائز اور تَثَقَّلَ کرنا جائز لیکن اِثَّقَّلَ پڑھنا واجب ہے۔

چوتھا حکم ادغام جائز ہے۔

شرط باب تفعل اور تفاعل کے فا کلمے کے مقابلے میں تاء ہو احترازی مثال تَرَكَ، تَارَكَ۔

اتفاقی مثال : باب تفعل کی: تَتَرَّكَ کو اِتَّرَّكَ پڑھنا جائز ہے۔

اتفاقی مثال : باب تفاعل کی : تَتَارَكَ کو اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
لَثَّمَنَّ	اِلْتَمَنُنَ	اِفْتَعَلْنَ	همزه.ثاء	اِكْتَسَبْنَ
مُثَّمِنَانِ	مُثْتَمِنَانِ	مُفْتَعِلَانِ	ثاء	مُكْتَسِبَانِ
فَثُّجِمْنَ	اُثْتُجِمْنَ	اُفْتُعِلْنَ	همزه	اُكْتُسِبْنَ
لَنْ نَثَّمِنَ	لَنْ نَثْتَمِنَ	لَنْ نَفْتَعِلَ	ثاء.تعلم	لَنْ نَكْتَسَبَ
يَثَّعِقُوْنَ	يَثْتَعِقُوْنَ	يَفْتَعِلُوْنَ	//	يَكْتَسِبُوْنَ
لَثَّ عَاقْ	اِثْتِعَاقْ	اِفْتِعَالْ	ثاء همزه	اِكْتِسَابْ
شَدَّرَ بغير تفعيل	اِشْتَدَرَ	اِفْتَعَلَ	سين.همزه	اِكْتَسَبَ
مُسَّامِعِيْنَ	مُتَسَامِعِيْنَ	مُتَفَاعِلِيْنَ	خصم	مُتَضَارِبِيْنَ
لِسَّنَّ	اِلْتَسِنَنَ	اِفْتَعِلْنَ	همزه	اِكْتَسِبْنَ

يَصَّعَّدُ	يَتَصَعَّدُ	يَتَفَعَّلُ	خصم	يَتَصَرَّفُ
كِسَّابٌ	اِكْتِسَابٌ	اِفْتِعَالٌ	خصم.همزه	اِفْتِعَالٌ
فَشَّعَّبْ	تَشَعَّبْ	تَفَعَّلْ	خصم	تَصَرَّفْ
يُسَّافَرُوْنَ	يَتَسَافَرُوْنَ	يَتَفَاعَلُوْنَ	خصم	يَتَضَارَبُوْنَ
عَدِّدِيْ	اِعْتَدِدِيْ	اِفْتَعِلِيْ	خصم	اِكْتَسِبِيْ
//	فَعِّلِيْ			صَرِّفِيْ
فَدَّارَكُوْا	تَدَارَكُوْا	تَفَاعَلُوْا	خصم	تَضَارَبُوْا
لَدَّقَنَّ	اِدْتَقَنَّ	اِفْتَعَلْنَ	دال.همزه	اِكْتَسَبْنَ
مُسَّمِعِيْنَ	مُسْتَمِعِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	سين	مُكْتَسِبِيْنَ
مُسَّمِّعِيْنَ	مُتَسَمِّعِيْنَ	مُتَفَعِّلِيْنَ	خصم	مُتَصَرِّفِيْنَ
مُسَّامِعِيْنَ	مُتَسَامِعِيْنَ	مُتَفَاعِلِيْنَ	//	مُتَضَارِبِيْنَ
اِطَّمَّلْ	تَطَمَّلْ	تَفَعَّلْ	//	تَصَرَّفْ
خِدَّامٌ	اِخْتِدَامٌ	اِفْتِعَالٌ	همزه	اِكْتِسَابٌ
كَسَّبْ	اِكْتَسِبْ	اِفْتَعِلْ	همزه وصلى	اِكْتَسِبْ
//	فَعِّلْ			صَرِّفْ
لَا تَطَّالَمَانِّ	لَا تَتَطَالَمَانِّ	لَا تَتَفَاعَلَانِّ	خصم	لَاتَتَضَارَبَانِّ
اِثَّقِلْ	اِثْتَقِلْ	اِفْتَعِلْ	ثاء	اِكْتَسِبْ
اِثَّقَّلْ	تَثَقَّلْ	تَفَعَّلْ	خصم	تَصَرَّفْ
اِثَّاقَلْ	تَثَاقَلْ	تَفَاعَلْ	//	تَضَارَبْ
هِدِّيْ	اِهْتَدِيْ	اِفْتَعِلْ	خصم. همزه	اِكْتَسِبْ

يَهِدِّیْ	يَهْتَدِیْ	يَفْتَعِلُ	//	يَكْتَسِبُ
اَضَّرِبُ بغير مصدر	اَضْتَرِبُ	اَفْتَعِلُ	صاد. شهد	اَكْتَسِبُ
مُثَّبِتٌ	مُثْتَبِتٌ	مُفْتَعِلٌ	ثاء	مُكْتَسِبٌ
لَا يَثَّبِتَنَّ	لَا يَثْتَبِتَنَّ	لَا يَفْتَعِلَنَّ	//	لَا يَكْتَسِبَنَّ
بَدِّلَا ٦	اِبْتَدِلَا	اِفْتَعِلَا	خصم. همزه	اِكْتَسِبَاالتثنيه
//	//	//	//	//
//	اِبْتَدِلَنْ	اِفْتَعِلَنْ	نون خفيفه	اِكْتَسِبَنْ
//		فَعِّلَا		صَرِّفَا
//	//	//	//	//
//	صَرِّفَنْ	فَعِّلَنْ	نون خفيفه	بَدِّلَنْ

ان صیغوں کوحل کریں

مُقَسِّمَاتٌ	لَمْ يَكِظِّمَنَ	مُقَصِّرٌ	فَظَّلْمُوْ	يِسِّلِیْ
وَزَّيَّنَتْ	عِدِّلَنَّ	حِصِّيْنَ	عِزَّارِیْ	اَزَّاوَرُوْ
//				
//				
قِصِّدِیْ	لَمْ يِدَّارَكَا	لَمْ يِدَارَكَا		
//				
كُطِّی	وَلْتَبَصِّرِيكُمْ	بِدَّيْكُنَّ	اِمِزِّلُ	

فائدہ ادغام کی دوصورتیں ہیں ① پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے پھر

ادغام کیا جائے ② پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیا جائے پھر ادغام کیا جائے یہاں پر دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے اِکْتَسَبَ باب افتعال کی تاء کو سین کیا اِکْسَسَبَ ہو پھر متجانسین میں سے پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کاف کو دی اور ادغام کیا تو اِکَسَّبَ ہمزہ وصلی مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا کَسَّبَ۔

دوسری صورت پہلے سین کی حرکت کو حذف کر دیا تو دو ساکن جمع ہو گئے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ کے قاعدہ کے تحت پہلے ساکن کو حرکت کسرہ کی دی اور کِسَّبَ ہوا۔

فائدہ عند البعض ہمزہ وصلی کو دونوں صورتوں پر برقرار رکھنا جائز ہے ان کی دلیل ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک تو ہے لیکن حرکت عارضی ہے اور ضابطہ ہے وَالْعَارِضُ لَا تُعْتَبَرُ۔ لہذا ہمزہ وصلی کا مابعد ساکن ہوا۔ اور جمہور کے نزدیک ناجائز ہے کیونکہ مابعد متحرک ہے اور ان کی دلیل کا جواب یہ کہ ہمزہ وصلی کے ساقط کرنے کے لئے مابعد کا حرکت عارضی کے طور پر متحرک ہونا بھی کافی ہے۔

ماضی معلوم کو پانچ وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① اِكْتَسَبَ ② كَسَّبَ ③ كِسَّبَ ④ اِكَسَّبَ ⑤ اِكِسَّبَ۔

ماضی مجہول کو بھی پانچ وجہ پڑھنا جائز ہ

① اُكْتُسِبَ ② كُسِّبَ ③ كِسِّبَ ④ اُكُسِّبَ ⑤ اُكِسِّبَ۔

مضارع معلوم کو تین طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① يَكْتَسِبُ ② يَكَسِّبُ ③ يَكِسِّبُ۔

مضارع مجہول کو تین طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① يُكْتَسَبُ ② يُكَسَّبُ ③ يُكِسَّبُ۔

مصدر کو پانچ طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① اِكْتِسَابًا ② كَسَّابًا ③ كِسَّابًا ④ اِكَسَّابًا ⑤ اِكِسَّابًا۔

اسم فاعل کو چار طریقے سے پڑھنا جائز ہے۔

① مُکُتُسِبٌ ② مُکِتِّسِبٌ ③ مُکِتِّسِبٌ ④ مُکَسِّبٌ۔

یعنی سین کو میم کے تابع کر کے مضموم پڑھنا جائز ہے کیونکہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے اندر فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا جائز ہے اور اسم مفعول کو بھی چار طریقے سے اور امر حاضر کو پانچ طریقے سے۔

فائدہ عند البعض یہ قانون اِفْتِعَال کی ماضی میں جاری کرنا جائز نہیں کیونکہ جاری کرنے سے اِفْتِعَال کی ماضی کو تَفْعِیْل کی ماضی سے التباس لازم آتا ہے جیسے کَسَّبَ کو صَرَّفَ کے ساتھ اور متجانسین کے قانون میں ادغام کے لئے شرط ہے کہ التباس لازم نہ آئے لیکن یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ یہ التباس مضارع سے ختم ہو جاتا ہے۔

قانون (۳۵) شمسی قمری کا قانون حکم ۲ شرط ۲

اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ، و را ولون بعد از لام تعریف واقع شود لام را جنس ایشان کردہ وجوبا ادغام می کنند وجوبا وا گر یکے از ایشان بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشان کردہ جوازا ادغام می کنند وجوبا، سوائے را چراکہ دریں جا واجب است

اس قانون کا نام ہے **حروف شمسی قمری کا قانون** ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس سے کرنا واجب اور ادغام کرنا بھی واجب ہے۔

پہلی شرط مذکورہ بالا تیرہ حرفوں (س ش ص ض ط ظ د ذ ز ت ث، د، ن) میں سے کوئی حرف لام تعریف کے بعد واقع ہو احترازی مثال بَلْ سَوَّلَتْ۔

اتفاقی مثال: اَلرَّحْمٰن سے اَرْرَحْمٰن کرنا بھی واجب ہے اور پھر اَلرَّحْمٰن پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط مذکورہ تیرہ حرفوں میں سے کوئی حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد واقع ہو احترازی مثال الرَّحْمٰن الرَّحِيْم۔

اتفاقی مثال: بَلْ سَوَّلَتْ، بَلْ صَبَرُوْا سے بَسْسَوَّلَتْ، بَصْصَبَرُوْ پڑھنا جائز ہے اور بَسَّوَّلَتْ، بَصَّبَرُوْا پڑھنا واجب ہے

نظیر	قانون	وزن	اصل	موزون
عَلِمَتْ	شمسی	فَعِلَتْ	هَلْ. نَخِبَتْ	هَنَّخِبَتْ
ضَارِبُوْنَ	//	فَاعِلُوْنَ	اَلْ سَاعِدُوْنَ	اَلسَّاعِدُوْنَ
ضَارِبِیْ	//	فَاعِلِیْ	بَلْ. ثَابِتِیْ	بَثَّابِتِیْ
ضَرَّفْنَ	//	فَعَّلْنَ	بَلْ طَهَّرْنَ	بَطَّهَّرْنَ
اَكْتَسِبُ	سین شهد	اَفْتَعِلُ	اَسْتَمِعُ	اَلسَّمْعُ ۲
ضُرْبٌ	شمسی	فَعْلٌ	اَلْ. سَمْعٌ	//
ضَرَبَتِ	//	فَعَلَتِ	بَلْ. زَعَمَتِ	بَزَّعَمَتِ
تَدَحْرَجْنَ	//	تَفَعْلَلْنَ	بَلْ تَسَعْسَعْنَ	بَتَّسَعْسَعْنَ
خود.	//	فِعَالٌ	هَلْ. شِرَافٌ	هَشِّرَافٌ
شَرُفَ	//	فَعُلَ	بَلْ. ضَرُعَ	بَضَّرُعَ
عَلِمْتُنَّ	شمسی قمری	فَعِلْتُنَّ	هَلْ. تَمِنْتُنَّ	هَتَّمِنْتُنَّ

ان صیغوں کو حل کریں

اَصَّبِغَهٗ	اَشَّبِيْرُ	اَسَّابِعُوْنَ	بَنَّظَفَتْ	هَنَّعِجْنَ
لَايَشَّكَرَّاهِنَّ	عَزَّظَهِرَ	فَسَّلَسَّمَهٗ	بَطَّرَزُوْ	هَضَّخِدَتْ
هَنَّعَتُوْ	بَثَّمَنَّضَحَتْ	هَدَّعَسَا	فَسَّهُطَّابِعَا	هَنَّخَرْتُمْ
هَنَّعِمْنَ	اَلزَّنَامِرُ	وَعَمَّشَاكِرُ	اَجَّعَدَّاخِرُ	فَقَتَّسَرَّاجُ
			جَدَّظَاهِرُ	فَنَزَّنَافِعُ

فائدہ کل حروف تہجی انتیس (۲۹) ہیں۔ لام کے علاوہ اٹھائیس ہیں جن میں سے تیرہ شمسی ہیں: جو شعر میں مذکور ہیں۔

تــاء و ثــاء و دال وذال و نــون را هــم تــو آر

سیــن و شیــن صــاد و ضــاد و طــاء و ظاء را هم شمــار

پندرہ قمری ہیں۔جو شعر میں مذکور ہیں۔

الف و بــا و جیــم و حــا ، خــاء کــاف و میــم واو

عیــن و غیــن فــاء قــاف و هــاء خوانــی همــزه

حروف شمسی قمری کی وجه تسمیه: جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں ایسے حروف شمسی میں لام تعریف چھپ جاتا ہے اور جس طرح چاند سے ستارے باقی رہتے ہیں ایسے ہی حروف قمری سے بھی لام تعریف نہیں چھپتا باقی رہتا ہے۔

فائدہ لام ساکن کی دو قسمیں ہیں (۱) تعریفی (۲) غیر تعریفی۔

لام ساکن تعریفی: وہ ہے جو کسی شی کو معین کرے اَلرَّجُلُ۔

لام ساکن غیر تعریفی: جو معین نہ کرے جیسے بَلْ۔ ھَلْ۔

فائدہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد حرف شمسی را آ جائے تو پھر لام کو را کی جنس کرنا بھی واجب اور ادغام کرنا واجب ہے جیسے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

سوال: بَلْ رَانَ میں کیوں ادغام نہیں۔

جواب: بل ران میں لام اور را کے درمیان سکتہ ہے جو کہ فرض اور یہ حکم وجوبی ہے اور فرض مقدم ہوتا ہے واجب سے اس لئے یہاں فرض پر عمل کیا گیا ہے واجب کو ترک کر دیا گیا۔

قانون [illegible] **لم یحمر لم یحمرّ لم یحمرر کا قانون** **حکم ۲ ۔ شرائط ۶**

ہر مضارع مشدد الآخر وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم در آں سہ وجہ خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشد و گرنہ در آں چہار وجہ خواندن جائز است

اس قانون کا نام ہے **لَمْ یَحْمرْ لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِرْ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم مضارع میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے

پہلی شرط مضارع مشدد الآخر ہو احترازی مثال لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ۔

دوسری شرط حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر معلوم بنا کیا جائے۔ احترازی مثال یَحمرّ یُحمرّ۔

تیسری شرط مضارع مضموم العین نہ ہو احترازی مثال لَمْ یَمُدَّ لَمْ یُمَدِّ۔

اتفاقی مثال: لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرَرْ، تَحْمَرُّ سے امر حاضر معلوم جیسے اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم مضارع میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط مضارع مضموم العین ہو احترازی مثال لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یُحْمَرَّ۔

اتفاقی مثال: یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ، لَمْ یُمَدَّ، لَمْ یُمَدِّ، لَمْ یُمَدَّ، لَمْ یُمْدَدْ۔ تَمُدُّ سے امر حاضر معلوم مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
بُلَّ	اُبْلُلْ	اُفْعُلْ	لم یحمر ہمزہ	اُنْصُرْ

لَا تَبُلَّ	لَا تَبْلُلْ	لَا تَفْعُلْ	لم یحمر	لَا تَنْصُرْ
اِقْشَعْرِرْ		اِفْعَلْلِلْ	//	خود
اِحْمَارَّ	اِحْمَارِرَ	اَفْعَالَلَ	//	//
قُلَّ	اُقْدُدْ	اُفْعُلْ	ہمزہ وصلی	اُنْصُرْ
لَمْ اِسْمَوِلَّ	لَمْ اَسْمَعْلِلْ	لَمْ اَفْعَلْلِلْ	تعلم،لم یحمر	
اِبْلَقَّ	اِبْلَقِقْ	اِفْعَلِلْ	لم یحمر	اِحْمَرِرْ
فِرَّ	اِفْرِرْ	اِفْعِلْ	لم یفر،ہمزہ	اِضْرِبْ
عُضَّ	اُعْضُضْ	اُفْعُلْ	//	اُنْصُرْ
لَمْ يَضِلَّ	لَمْ يَضْلِلْ	لَمْ يَفْعِلْ	لم یفر	لَمْ يَضْرِبْ

ان صیغوں کو حل کریں

مُدُّوْا	لم یحمررن	لَاتَقْشَعِرِّیْ	لَمْ اَمُنَّ	مُنَّ
لَاتَمُنَّ	لَاتَدُهُمْ			
اِبْلَقَّ ۲عدد				
//				
عَضَّ ۳عدد				
//				
اَسْوَادِدْ	لَاتَطْمَئِنَّ	لَاتَبْيَضِضْ	قُلَّ	قُدِّ
اُقْدُدْ				

لَمْ یَوَدَّاکُمْ ۲ عدد				
لَمْ اَضَلاًّ				
لَاتَظُنَّنَّ ۷ عدد				
//				
//				
//				
//				
//				
//				
مَنْ تَسْتَمِرُّ	لَمَّا نُجَفَّ	لِاِسْتَمِدَّ	مَاتَضُرُّ	

باب اول افعال :چوں اَلْاِکْرَامُ بزرگی دادن،عزت کرنا۔

علامت :باب افعال کی ماضی اور امر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور مضارع میں حروف اتین مضموم ہوتے ہیں۔

باب دوم تفعیل :چوں اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن،پھیرنا

علامت :اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا عین کلمہ مشدد ہوگا اور مضارع میں حروف اتین مضموم ہونگے۔

باب سوم مفاعلہ: چوں اَلْمُضَارَبَۃُ ایک دوسرے کو مارنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کا فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے اور حروف اتین مضموم ہونگے۔

باب چهارم تفعل: چوں اَلتَّصَرُّفُ پھرنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے تائے زائدہ ہوتا ہے اور عین کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

باب پنجم تفاعل: چوں اَلتَّضَارُبُ ایک دوسرے کو مارنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے تائے زائدہ تی ہے اور فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف زائد ہوتا ہے۔

باب ششم افتعال: چوں اَلْاِکْتِسَابُ، محنت سے حاصل کرنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ کے بعد تائے زائدہ ہوتی ہے۔

باب هفتم انفعال: چوں اَلْاِنْصِرَافُ، گردیدن، پھرنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے نون زائد ہوتا ہے۔

باب هشتم استفعال: چوں اَلْاِسْتِخْرَاجُ، نکلنے کی کوشش کرنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائد آتی ہے۔

باب نهم افعلال: چوں اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور لام کلمہ تکرار سے آتا ہے۔

باب دھم افعیلال: چوں اَلْاِحْمِرَارُ زیادہ سرخ ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین اور لام کلمے کے درمیان الف زائد آتا ہے اور لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

باب یازدھم افعوال: اَلْاِجْلِوَّاذُ چوں دوڑنا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور چوتھی جگہ پر واو مشدد ہوتی ہے۔

باب دوازدھم افعیعال چوں اَلْاِحْدِیْدَابُ، کمر ٹیڑھی ہونا

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ تکرار سے آتا ہے اور چوتھی جگہ واو ساکن زائدہ ہوتی ہے۔

رباعی کے ابواب

باب اول فعللۃ: چوں اَلدَّحْرَجَۃُ پتھر کو پلٹنا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے مضارع میں حروف اتین مضموم ہوتے ہیں۔

باب اول تفعلل: چوں اَلتَّدَحْرُجُ پتھر کا پلٹ جانا ۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کے فاء کلمہ سے پہلے تائے زائدہ ہوتا ہے۔

باب دوم افعنلال: چوں اَلْاِحْرِنْجَامُ اونٹوں کا پانی پر جمع ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور چوتھی جگہ نون زائد آتا ہے۔

باب سوم افعلال: چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ، بدن کے بالوں کا کھڑا ہونا۔

علامت: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور لام تکرار سے ہوتا ہے۔ جس میں لام ثانی زائد ہوتی ہے۔

فائدہ: جس کلمے میں فاء اور عین کلمہ مشدد ہو تو باب تفعل ہوگا جیسے اِسَّمَعَ یَسَّمَعُ۔

جس کلمے میں فاءکلمہ مشدد ہواور اس کے بعد الف ہوتو باب تفاعل ہوگا جیسے اِثَّاقَلَ۔

جس کلمے میں صرف ایک حرف مشدد ہوتو باب افتعال ہوگا جیسے کَسَّبَ یکَسِّبُ۔

کل قانون	کل حکم	کل شرائط	ایک حکم والے قانون
وجوبی قانون	وجوبی	شرط کامل	دوحکم والے قانون
جوازی قانون	جوازی	ناقص	چار حکم والے قانون
مشترک قانون		عدمی	کل اتفاقی مثالیں
		وجودی	احترازی مثالیں
		وجوبی	
		جوازی	

ختم شد قوانین ثلاثی مزید

صیغه جات ثلاثی مزید فیه بغیرقانون

مُخَاطِب				
//				
طِرَادْ	اِتَّبَنَتْ	فَتَقَّبنَ		
تَنَوَّبْنَ				
تَنْجِيَةٌ	لَمْ يَنَفَرَّر	اَتْعِبْنَ		
تَوَالَدُوْ				
مُتَعَصِّبْ	آمَنتُمْ	مُسْلَمَاتْ	يَنْسَلِخْنَ	اِسْتَأْجِرُوْهُ
لَمْ اُحَاسِب	لَأَقْطَعَنَّ	لَايَنْحَجِز	لِتَتَّقِبُنَّ	اِسْتِحْجَاب

قَدْ تَلَبَّثَ	لَمْ اَنْفَضِخُ			

مُسْتَرْهَبَاتْ اِنَّالْمُشْرِكَ لَيَعُمُّ مُسْتَبْعَد جَنِّبْنِى

اِنْ شَرِحَا يَتَرَبَّصْنَ لَاارْتَفِعَنَّ اِشْهَوْهَبْنَ

اِجْرَنْمِرْنَانِّ لَاتُثِيرِبْنَانِّ تَبَعْثَرْنَ تَشَعَّرِيْنَ

اِسْتَفِزْ كَبْكِبْ مُسْمَهَرَّاتٍ وَلَأَصَلِّبَنَّ اِنْفَجَرَتْ ۔ لَيُلْهِبَنَّ

۔ يَتَحَلَّبْنَ اَلْقِيْنَ مُسْتَفْفِرِيْنَ لِتَتَبَعْثَرِن مُنْزَلِقَاتْ

لَمْ يَتَرَكَّبْ مُتَحَلِّدْ لَيَسْتَنْكِحْنَ ۔ اِنْشَوِبُ

مُسْتَعْرِبُنْ ۔مُتَعَصْفِر۔ اَكَذَّبْتُمْ ۔ لَتَتَجَرُّنَّمَ

مُحْزَنْظَمَاتٌ   لَمْ اَنْدَلِس   مُعَلَّبِيْنَ اِسْتِحْقَاقٌ

لَيَشفخررن۔ تُدَهْقِنَّ۔ اُعْلُوِّطْنَ۔ لَنْ يَّنْضَدِبْنَ

لَايَخْضَوضِرُنَّ ۔ فَاعْقِبَهُمْ

فِرَنَّ	لَمْ يُعَقِّبْ			
فَتَيَمَّمُوْ	لَمْ اَبْرَنْد	مُنْسَرِحِيْنَ	مُنْفَرِد	فَتَبَسَّمَ
لَاتَتَدَهْقَنَنَّ	لِتُعَلْوَذْبُنَّ	مُتَعَلْثِمَاتٍ	اِسْتَطْرِبَنَانٌ	اُكْرُهْفِفْنَ
اِنْصَلِتُنَّ	لَنْ تَتَزَعْفَرَنَ	لَايَعْصَوْصِبَنَّ	تَقَرْمَصُ	مُسْتَحْجِبَاتٌ
اِسْطَبْرُىْ	لَاتُنْدَمَجْنَانِّ	اَلْاِنْكِسَارُ	لَايَخْرَوِّطُوْنَ	لِتُقْدَغْلِلْنَانِّ
مُفْنَوْنَسُوْنَ	تَكَلْدُرِس	لِيَتَصَعْلَفَنَّ	اِبْرَنْشِقِىْ	اِشْهَبِبْنَ
لِتُتَكَفْتَنَان	لَمْ اَفْعَوْعِمْ	اِبْشَعْرِرْ	لِتَتَعَرْقَبِىْ	اَلْقَصِدْنَ
لَيَسْتَنْهِجَنَ	مُتَبَرْكِعٌ	لَايَحْزَنْشِمَنَانٌ	يَسْتَمْلِدْنَ	لَيَتَحَزْبَقَا
تَسْوَدِدْنَ	لَاتَنْخَضِجِىْ	لَيَتَحَزْبَقْنَ		

مشترکہ صیغہ جات قوانین ثلاثی مزید فیہ

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
فَرَيَّسَمَّعُ	فَرَنَ. يَتَسَمَّعُ	فَعَلَ. يَتَفَعَّلُ	خصم	يَتَصَرَّفُ
مُطَّلِبِيْنَ	مُطْتَلِبِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	صاد. ضاد	مُكْتَسِبِيْنَ
تَظَّفِرِيْنَ	تَظْتَفِرِيْنَ	تَفْتَعِلِيْنَ	//	تَكْتَسِبِيْنَ
فَاصْطَادُوْا	اِصْتَوَدُوْا	اِفْتَعِلُوْا	قال ۔ همزه	اِكْتَسَبُوْا
اُضْهِرَ	اُضْتُهِرَ	اُفْتُعِلَ	صاد ۔ضاد	اُكْتُسِبَ
فَاطَّلِمْنَانٌ	اَطْتَلِمْنَانٌ	اِفْتَعِلْنَانٌ	ضاد۔همزه	اِكْتَسِبْنَانٌ

مُطَّهِرَاتٌ	مُطْتَهِرَاتٌ	مُفْتَعِلَاتٌ	//	مُكْتَسِبَاتٌ
اِصَّبُرْ	اَصْتَبِرُ	اَفْتَعِلُ	شهد	اَكْتَسِبُ
//	اِصْتَبِرْ	اِفْتَعِلْ	//	اِكْتَسِبْ
لَزْدَجَرْتِ	اِزْتَجَرْتِ	اِفْتَعَلْتِ	دال همزه	اِكْتَسَبْتِ
يَدَّكِرُوْنَ	يَذْتَكِرُوْنَ	يَفْتَعِلُوْنَ	دال. ذال	يَكْتَسِبُوْنَ
فَزَّمَّلْنَ	تَزَمَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	//	تَصَرَّفْنَ
مُزْدَجَرُ	مُزْتَجَرٌ	مُفْتَعَلٌ	//	مُكْتَسَبٌ
//	//	//	//	//
تَزَّجِرَانِ	تَزْتَجِرَانِ	تَفْتَعِلَانِ	//	تَكْتَسِبَانِ
لَنْ تَدَّكِرِىْ	لَنْ تَذْتَكِرِىْ	لَنْ تَفْتَعِلِىْ	//	لَنْ تَكْتَسِبِىْ
فَدَّرَاكُوْ	اِدْتِرَاكٌ	اِفْتِعَالٌ	همزه تنوين	اِكْتِسَابٌ
مُزَّحِمُوْنَ	مُزْتَحِمُوْنَ	مُفْتَعِلُوْنَ	//	مُكْتَسِبُوْنَ
سَتِدَّمِلْنَ	تَدْتَمِلْنَ	تَفْتَعِلْنَ	دال.تعلم	تَكْتَسِبْنَ
لَا تَلَّمِنْ	لَا تَذْتَمِنْ		دال	
اِنْ لَا تَسَّامَنَا ۸	لَا تَتَسَامَنَانِ	لَا تَتَفَاعَلَانِ	خصم	نفی معلوم
//	//	//	//	//
//	//	//	//	//
//			//	//
//				نهی حاضر

//	//	//	//	//
//	//	//	//	نہی غائب
//	لَا تَتَسَامَنَّ	لَا تَتَفَاعَلَنَّ	نون خفیفہ	نہی حاضر
//	//	//	//	نہی غائب
هَزَمْتُنَّ	هَلْ، زَمِنْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	شمسی	
لَتَّ لَتَّ	اِتْلَتَتْ	اِفْتَعَلَتْ	ثاء، ہمزہ	اِكْتَسَبَتْ
مِدَّادِیْ	اِمْتِدَادِ	اِفْتِعَالِ	خصم۔ ہمزہ، تنوین	اِكْتِسَابٍ
اَمْبَشَّرْنَ	اَنْ، اِبْتَشَرْنَ	اِفْتَعَلْنَ	ینبغی یرملون خصم، ہمزہ	اِكْتَسَبْنَ
اِوَّصَفْتِ	اِنْ، وَصَفْتِ	فَعَلْتِ	یرملون	ضَرَبْتِ
فَادَّارَتُمْ	تَدَارَئْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	خصم	تَضَارَبْتُمْ
لَا تَعَذَّرْ	لَا تَعْتَذِرْ	لَا تَفْتَعِلْ	//	لَا تَكْتَسِبْ
اِبَّصَارٌ	اِبْتِصَارٌ	اِفْتِعَالٌ	ہمزہ ، خصم	اِكْتِسَابٌ
اِشَّدَّقْنَ	تَشَدَّقْنَ	تَفَعَّلْنَ	خصم	تَصَرَّفْنَ
اِشَّادَقْنَانِّ	تَشَادَقْنَانِّ	تَفَاعَلْنَانِّ	//	تَضَارَبْنَانِّ
مُدَّبِرِیْ	مُدْتَبِرٍ	مُفْتَعِلٍ	دال، تنوین	مُكْتَسِبٍ
//	مُدْتَبِرِ	مفتعل	اضافت	//
لَضَّ رَتْ	اِضْتَرَدْتَ	اِفْتَعَلْتَ	صاد، ہمزہ، وعدت	اِكْتَسَبْتَ

لَصْ رَتَّ	تَصَرَّدْتَ	تَفَعَّلْتَ	خصم، وعدت	تَصَرَّفْتَ
لَضَّارَتَّ	تَضَارَدْتَ	تَفَاعَلْتَ	//	تَضَارَبْتَ
لَنْ قِسَامُوْ	اِنْقِسَامْ	اِنْفِعَالْ	همزه، تنوین	اِنْصِرَافْ
لَزْدَ جَرْتِ	اِزْتَجَرْتِ	اِفْتَعَلْتِ	دال همزه	اِكْتَسَبْتِ
نَطَّلِعُ	نَطْتَلِعُ	نَفْتَعِلُ	صاد	نَكْتَسِبُ
خِصَّمْتُكَ	اِخْتَصَمْتُ	اِفْتَعَلْتُ	كصم، همزه	اِكْتَسَبْتُ
اِضَّارَبَ	تَضَارَبَ	تَفَاعَلَ	//	خود
وَرْمِ ٣	وَرِمَ	فَعِلَ	شهد	عَلِمَ
//	وَرُمَ	فَعُلَ	//	ماضی شَرُفَ
//	//	//	//	فعل تعجب
بِمُزْخِرْجِهٖ	مُدَحْلِجْ	مُفَعْلِلْ	اضافت	مُدَحْرِجْ
قَلَّرَ بغير تفعيل	اِقْتَدَرَ	اِفْتَعَلَ	خصم، همزه	اِكْتَسَبَ
اَذِيَدَبْنَ	اَذَنَ، يَدِيْنَ	فَعَلَ، فَعِلْنَ	يرملون	ضَرَبَ عَلِمْنَ
هَلَّرَمْنَ	هَلْ دَرَمْنَ	فَعَلْنَ	شمسی	ضَرَبْنَ
تَسَّاءَلُوْنَ	تَتَسَاءَلُوْنَ	تَتَفَاعَلُوْنَ	خصم	تَتَضَارَبُوْنَ
فَتَ لَمْ لَمْ	تَلَمْلَمَ	تَفَعْلَلَ	شهد	تَدَحْرَجَ
لَتْ رُ وْمِنْتِ	تُرُوْمِنْتِ	تُفُوْعِلْتِ	شهد	تُضُوْرِبْتِ
لَا يَطَّرِّفْنَانِّ	لَا يَتَطَرَّفْنَانِّ	لَا يَتَفَعَّلْنَانِّ	خصم	لَا يَتَصَرَّفْنَانِّ

لَمْ بَصَّرْ ۴	مُبْتَصَرْ	مُفْتَعَلْ	شهد	اسم مفعول
//	//	//	//	اسم ظرف
//	مُبَصَّرْ	مُصَرَّفْ	شهد	اسم مفعول
//	//	//	//	اسم ظرف
اِخْشَوْشِنْ ۲ عدد	اِخْشَوْشِنْ	اِفْعَوْعِلْ	همزه وصلی	اِحْدَوْدِبْ
//	اَخْشَوْشِنُ	اَفْعَوْعَلُ	تعلم	اَحْدَوْدِبُ
اَلشَّرْفُ	اَشْتَرِفُ	اَفْتَعِلُ	شهد	اَكْتَسِبَ
	اَلْ شَرْفُ	فَعْلٌ	شمسی	مصدر
هَسَّنِدَ	هَلْ. سَنِدَ	فُعِلَ	//	ضُرِبَ
اِمَّكَشْتُ	اِنْ مَكَشْتُ	ضَرَبْتُ	یرملون	
بَسَّ نَتَّ	بَلْ. سَنَتْتَ	فَعَلْتَ	شمسی	
فِشَّا فِيْ	اِفْتِشَام	اِفْتِعَال	همزه تنوین	اِكْتِسَابْ
مُجَدَّرْ	مُجْتَدِرْ	مُفْتَعِلْ.	خصم	مُكْتَسِبْ
وَبْهَا	وَ بِهَا	فَعِلَا	شهد	عَلِمَا
فَسْتَسْقَيْتُ	اِسْتَسْقَيْتُ	اِسْتَفْعلت	همزه	استخرجت
فَبَايِعْهُنَّ	بَايِعْ	فَاعِلْ		ضَارِبْ
زنت	زندت	فعلت	وعدت	
لِلْمُطَفِّفِيْنَ	مُفَعِّلِيْنَ			
تَشَّقَّنَّ	تَتَشَقَّنَّ		خصم ادغام	تَتَصَرَّفْنَ

تَدَّخِرُوْنَ	تَدْتَخِرُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	نکتسبون	دال
لَمْ تَعْلَوِّطِیْ		لَمْ تَفْعَوِّلِیْ		لَمْ تَجْلَوْذِیْ
اِزْلَعِبَّا ۳ عدد		اِفْعَلِلَّا		اِقْشَعِرَّا
//		//		//
//	اِزْلَعِبَّنْ	اِفْعَلِلَّنْ	نون خفیفه	اِقْشَعِرَّنْ
مُدَّخَلًا	مُدْتَخَلًا	مُفْتَعَلًا	دال	مُکْتَسَبًا
لَمْ لَمْ لَم	مُلَمْلَمٌ	مُفَعْلَلٌ	شهد	مُدَحْرَجٌ اسم مفعول
//	//	//	//	// ظرف
اَمَدَّثِرٌ	مُدْتَثِرٌ	مُفْتَعِلٌ	دال	مُکْتَسِبٌ
بَصَّ رَّفْتَ	بَلْ. صَرَّفْتَ	فَعَّلْتَ	شمسی	صَرَّفْتَ
مُفَسَّقِیْهِم ۴ عدد	مُفْتَسَّقِیْنِ	مُفْتَعَلِیْنِ	خصم. اضافت	مُکْتَسَبِیْنِ
//	//	//	//	//
//	مُفَسَّقِیْنَ	مُفَعَّلِیْنِ	اضافت	مُصَرَّفِیْنِ
//	//	//	//	//
تَتَّلِیْ	تَشْتَلِیْ	تَفْتَعِلُ	تآء	نَکْتَسِبُ
اِرْدَّنَّ		اِنْ. رَدَّنَّ	یرملون	صَرَّفْنَ
وَکَفَرُوْا ۳ عدد	اُکْفُرُوْا	اُفْعُلُوْا	همزه وصلی	اُنْصُرُوْا

//	اُکْفُرُنْ	اُفْعُلُنْ	نون خفیفه	اُصْرُنْ
//	کُفُرٌ	فُعُلٌ	شهد	ضُرُبٌ
لَمْ صَرْ صِرُوْه	مُصَرْ صِرُوْنَ	مُفَعْلِلُوْنَ	شهد. اضافت	مُدَحْرِجُوْنَ
لَمْ تَدَحْرَجْ ۵	لَمْ تَتَدَحْرَجْ	لَمْ تَتَفَعْلَلْ	تائے مضارعت	خود
//	//	//	//	//
//	مُتَدَحْرَجٌ	مُتَفَعْلَلٌ	شهد	ظرف
//	//	//	//	اسم مفعول
//	لَمِتَ. دَحْرَجَ	فَعِلَ. فَعْلَلَ	//	عَلِمَ دَحْرَجَ

ان صیغوں کوحل کریں

اِشَّدَّبْ ۳عدد				
//				
//				
مَشْرُفُوْ				
اِشَّدَّخَنَّ	فَلَدَغُرُنَّ		اَرَّتِلُنَّ	فَمْ بَاسِئْ
اِنَّ نَافِیْ	فَشَدَّرُوْ	لِيَمْبَعِنَ		
لَايَدَّلُجُ ۲عدد				
//				
نِصَّاص				

لَاتَسَلُّبَا ۶عدد				
جَلُّرِیْ				
لَمُبلُو ۷عدد				
اَتَقَرْمَصُ ۲عدد				
//				
لَدَّراسُوْ	مَيَزَّهَرُوْ	مُشَولِيْكَ	لَمْ اِدَّعِمْ	اَرْمَاقَ
يِعلَوَّطُوْنَ				
اِعْصَوْصِبُ ۲عدد				
لَمْ تکاکاہ ۵عدد				
//				
مَتَّ مَتَّ				
فِزَّتَّ	اَرَّفِيقُوْ	لِسَّنَ	يَلِسَّنَا	هَلَّسَّنَ

قــوانيــن مثــال

قانون (۳۷) **عدة کا قانون** **حکم ۱ . شرائط ۴**

هر واوے که واقع شود مقابله فا کلمه مصدر یکه بروزن فِعْلٌ باشد بشرطیکه مضارع معلومش نیز معلل باشد، کسرا ش را نقل کرده بما بعد داده ان را حذف کرده وجوباً

اس قانون کا نام ہے عِدَۃٌ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

حکم واو کی کسرہ کو نقل کر کے مابعد کو دینا اور واو کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو فا کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال قَوْلٌ۔

دوسری شرط واو مصدر میں ہو احترازی مثال وِزْرٌ وِتْرٌ

تیسری شرط فِعْلٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَصْلٌ

چوتھی شرط مضارع میں تعلیل ہو چکی ہو احترازی مثال وِسْمٌ۔

اتفاقی مثال : وِعْدٌ سے عِدَۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۱) عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واو پر کسرہ ثقیل تھا۔ اس کو نقل کر کے مابعد (عین) کو دے دیا اور اس واو کو حذف کر دیا اور واو کے عوض کلمہ کے آخر میں تاء متحرکہ بفتح ماقبل لائے تو وِعْدٌ سے عِدَۃٌ ہو گیا۔

(۲) عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واو کو بمع حرکت کے حذف کر دیا اور اس کے عوض کلمہ کے آخر میں تاء متحرکہ بفتح ماقبل لائے اور عین کو الساکن اذا حرك حرك بالکسر کے تحت کسرہ دیا تو وِعدٌ سے عَدَۃٌ ہو گیا۔

(۳) عِدَۃٌ اصل میں وُعْدَۃٌ تھا واو پر ضمہ ثقیل تھا تو اس کو نقل کر کے مابعد کو دے دیا اور واو کو

حذف کردیا اور کلمہ کے آخر میں جو تاء ہے اس کو واؤ کے عوض قرار دیا تو عِدَةٌ ہو گیا۔

(۴) عِدَةٌ اصل میں وُعْدَةٌ تھا واؤ کو مع حرکت کے حذف کر دیا اور آخری تاء کو واؤ کے عوض قرار دیا اور مذکورہ ضابطہ کے تحت عین کو کسرہ دیا تو عدۃٌ ہو گیا۔

دلیل: جو لوگ واؤ کی حرکت نقل کر کے مابعد کو دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر واؤ کی حرکت نقل کر کے مابعد کو نہ دیں تو عین ساکن رہ جائے گی حالانکہ اس کو حرکت دینا ضروری ہے اس لیے کہ ابتداء میں سکون محال ہے تو چونکہ واؤ کی حرکت قریب ہے اس وجہ سے واؤ کی حرکت مابعد کو دیں گے۔ اس لیے کہ جو چیز پہلے کلمہ کے اندر موجود ہے تو خواہ مخواہ باہر سے لانے کی کیا ضرورت ہے اور جو لوگ واؤ کو مع حرکت کے حذف کرتے ہیں وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ حرکت نقل کر کے ہمیشہ ماقبل کو دی جاتی ہے مابعد کو نہیں دی جاتی۔

سوال: واؤ کو کیوں حذف کیا جاتا ہے کیا سبب ہے؟

جواب: کلمہ میں تخفیف پیدا کرنے کے لئے، لیکن فعل ثقیل ہونے کی وجہ سے خفت کا مقتضی ہے اور اسم اگر چہ معنیً تو ثقیل نہ تھا لیکن صورۃً تھا اس لئے اسم میں بھی حذف کر دیا۔

فائدہ اگر مضارع محذوف الفاء مفتوح العین ہو تو مصدر میں اس کی موافقت میں مفتوح ہوگا جیسے سَعَةٌ اور کبھی فتحہ کسرہ وسعۃ سعۃ اور کبھی کسرہ جیسے یھب ہِبَةٌ (شافیہ)

سوال: ضابطہ یہ ہے کہ جس جگہ سے کوئی چیز حذف ہو اس کا عوض اسی جگہ لایا جاتا ہے حالانکہ آپ نے مذکورہ تعلیل میں واؤ کو کلمہ کے شروع میں حذف کیا لیکن کا عوض (تا متحرکہ) کلمہ کے آخر میں لائے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: : کہ اگر ہم واؤ کو عوض (تا متحرکہ) کلمہ کے شروع میں لاتے تو اس مصدر کا تعد مضارع کے ساتھ صورۃً التباس سے بچنے کے لیے عوض کو کلمہ کے آخر میں لائے۔

قانون ([illegible]) **اقامۃ استقامۃ کا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۲

در مصدر هر حرفكه بجز التقائے تنوينی بيفتد، عوضش تائے متحرکه در آخرش در آرند وجوبا، مگر لغةٌ ومائةٌ شاذ اند

اس قانون کا نام ہے **اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لانا واجب ہے۔

پہلی شرط حذف شدہ حرف مصدر میں ہو۔ احترازی مثال يَعِدُ

دوسری شرط التقائے تنوین کی وجہ سے نہ گرا ہو احترازی مثال هُدًى ۔

اتفاقی مثال : اَقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ سے اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ ہوا۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
سِعَةٌ	وِسْعٌ	فِعْلٌ	عدة. اقامة	عِدَةٌ
اِمَارَةٌ	اِمْوَارٌ	اِفْعَالٌ	يقال، التقاء، اقامة	اِكْرَامٌ
لَعِدَةٌ	وِعْدٌ	فِعْلٌ	عدة، اقامة	
اِسْتِخَارَكُو	اِسْتِخْوَارٌ	اِسْتِفْعَالٌ	اقامة، تنوين	اِسْتِخْرَاجٌ
لَرِدَتِي	وِرْدٌ		عدة، اقامة	
اَلْاِسْتَجَابَةُ	اِسْتِجْوَابًا	اِسْتِفْعَالٌ	اقامة	اِسْتِخْرَاجٌ

ان صیغوں کو حل کریں

لَقِدَةٌ	صِفَتُ	مِرْدَةٌ	لِعِدَتِكَ	اِقَالِي
اَدِنَةٌ	فَتُقَةٌ	تِرْتِي	اِنَابَةٌ	اِسْتِخَارَةٌ
مَخْفَةٌ	لِدَةٍ	اِشَارَكَ	جِنِي	مَتُنِك

اِرَادَہ	دِیَۃٌ	لَنَکُل		
لَنْ وَجدًا سَعدد				

//		
//		
اَلْاِمَاطَۃُ	لُلْنَۃٌ	

فائدہ: لغۃٌ، مِائَۃٌ میں اس قانون کی دونوں شرطیں نہیں پائی جاتی پھر بھی قانون جاری ہوتا ہے۔اس کی اصل لُغْوٌ، مِأْیٌ تھا۔ قال باع والے قانون سے واو یاء کو الف سے تبدیل کیا تو لغانْ اور مأنْ ہوگیا پھر التقائے ساکنین کے قانون سے اول ساکن مدہ گر گیا جس کے عوض آخر میں تائے متحرکہ لے آئے تو خلاف قانون لغۃٌ مائۃٌ ہوگیا۔

فائدہ امام سیبویہ اور خلیل اِقَامًا کے دوالف میں سے دوسرا الف کو حذف کرتے ہیں کیونکہ زائدہ اور قاعدہ ہے وَالزَّائِدَۃُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ ۔اور اخفش اول کو حذف مانتے ہیں کیونکہ دوسرا الف علامۃ ہے اور قاعدہ ہے کہ وَ الْعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ جس کی تفصیل التقائے ساکنین میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

فائدہ عوض کے لئے تاء کو کیوں خاص کیا گیا ہے۔

جواب: مصادر کے آخر میں اکثر طور پر چونکہ تاء کو لایا جاتا ہے اور یہ بھی مصدر ہے۔اس لئے یہاں پر عوض کے لئے تاء کو مختص کر دیا ہے

سوال: جب یہ تاء عوض ہے تو اس کا حذف کسی صورت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ عوض و معوض دونوں کا اکٹھے حذف ناجائز ہوتا۔حالانکہ قرآن مجید میں حذف کیا گیا ہے جیسے و اقام الصلوۃ۔

جواب: عوض تاء کو بیشک حذف کیا گیا ہے لیکن اس کا قائم مقام موجود ہے **فَانْدَفَعَ الْاِشْکَالُ**۔

فائدہ وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٍ میں باوجود شرائط کے قانون کیوں جاری نہیں نیز عوض و معوض جمع ہیں جو کہ باطل ہے۔

جواب: نمبر ۱: یہ مصدر ہی نہیں تو تعلیل کیسے۔

جواب: نمبر ۲: اگر مصدر بھی تسلیم کرلیا جائے تو مضارع بوجہ معلل نہیں لہذا شرط مفقود ہوئی تو حکم کیسے جاری ہوگا۔

قانون (۳۹) میعاد کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۵

ہر واو ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ماقبلش مکسور، آن واو را بیا بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد

اس قانون کا نام ہے مِیعَادْ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم واو کو یا سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو ساکن ہو احترازی مثال عِوَضٌ حِوَضٌ

دوسری شرط واو ساکن مظہر ہو احترازی مثال اِجْلِوّاذ

تیسری شرط ماقبل مکسور ہو احترازی مثال قَوْلٌ

چوتھی شرط باب افتعال کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال اِوْتَقَدَ۔

پانچویں شرط واو کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اِوَزَّۃٌ۔ جو اصل میں اِوْزَزَۃٌ تھا

اتفاقی مثال مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ۔

سوال: عِدْ (امر حاضر) اصل میں اِوْعِدْ تھا۔ یہاں مذکورہ قانون جاری کر کے واؤ کو یاء سے تبدیل نہیں کیا بلکہ حذف کر دیا اسکی کیا وجہ؟

جواب: نمبر ۱: مذکورہ قانون واؤ کو یاء کے ساتھ ابدال کا تقاضہ کرتا ہے اور اگر امر حاضر کو مضارع (تَعِدُ) کے موافق بنایا جائے تو وہ حذف واؤ کا تقاضہ کرتا ہے۔

اور ضابطہ یہ ہے کہ جس مقام میں ابدال اور حذف کا تعارض ہو جائے وہاں حذف کو ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اس لیے کہ تخفیف ہوتی ہے اور تخفیف حذف میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اوعد میں واؤ کو حذف کیا گیا ہے۔

جواب: نمبر ۲: کہ قانون مذکورہ ابدال کا مقتضی ہے اور موافقت مضارع حذف کی

مقتضی ہے اور مذکورہ مثال میں موافقت مضارع ایک واقعی اور یقینی چیز ہے اور مذکورہ قانون یقینی نہیں ہے۔ اس لیے کہ قانون میں واؤ کے ماقبل کا مکسور ہونا ضروری ہے اور مذکورہ مثال میں کسرہ یقینی نہیں ہے بلکہ ہے اس لیے کہ ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے سقوط کا احتمال رکھتا ہے تو جو چیز یقینی ہو اس کو غیر یقینی پر ترجیح حاصل ہوتی ہے لہذا یہاں موافقت مضارع کو ترجیح دے کر واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

فائدہ اِتَّقَدَ اور اس کے مثل لفظوں میں دو قانون وجوبی ہیں ① مِیْعَادٌ ② اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ۔ لیکن جاری فقط اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ کیا جاتا ہے۔ میعاد کیوں جاری نہیں کیا جاتا۔

جواب: اس کی دو وجوہ ہیں۔

وجہ اول: واو اور تاء قریب المخرج ہیں۔ جن کا ادغام بہ نسبت یاء اور تاء کے اولی ہے۔

وجہ دوم: اگر پہلے میعاد والا جاری ہو جائے تو پھر اِتَّقَدَ والا یہ تکثر بلاضرورت ہے۔

قانون (۵۰) وعدت کا قانون حکم ۴ شرائط ۱۳

هر دال ساکن که ما بعد ش تائے متحرکه غیر تائے افتعال باشد، آن را تا کرده در تا ادغام می کنند وجوبا بشر طیکه وحدت کلمه باشد و اگر نباشد ادغام جائز است

اس قانون کا نام ہے وَعَدتْ کا قانون ہے۔ جس کے لئے چار حکم اور پہلے دو حکم کے لئے چار چار شرطیں ہیں۔ اور تیسرے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں اور چوتھے حکم کے لیے تین شرطیں ہیں

پہلا حکم دال کو تاء کر کے تاء کو تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط دال ساکن ہو احترازی مثال وَعَدَ۔

دوسری شرط : دال ساکن کے بعد تائے متحرکہ ہو احترازی مثال وَعَدَتْ۔

تیسری شرط تائے افتعال نہ ہو احترازی مثال اِدْتَعَمَ۔

چوتھی شرط کلمہ ایک ہو احترازی مثال قَدْ تَعْلَمُوْنَ۔

اتفاقی مثال : وَعَدْتَ سے وَعَتُّ ہوا۔

دوسرا حکم دال کو تاء کر کے تا میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلے تین شرطیں وہی ہیں۔

چوتھی شرط وحدت کلمہ نہ ہو احترازی مثال وَعَدتُّ ۔

اتفاقی مثال : قَدْ تعلمون سے قَد تُّعلمون پڑھنا جائز ہے۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ تاء کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ تاء ساکن ہو احترازی مثال سَكَتَ۔

دوسری شرط تاء کے بعد دال متحرک ہو احترازی مثال اِثْقَلَتْ دَعَوا اللّٰہ۔

اتفاقی مثال :اَمْتَدَّ کو اَمَدَّ پڑھنا واجب ہے۔

چوتھا حکم تاء کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط وحدت کلمہ نہ ہو۔ احترازی مثال اَلْمُتَدَّ۔

اتفاقی مثال : اِثْقَلَتْ دَعَوُا اللّٰهَ کو اِثْقَلَت دَّعَوُا اللّٰهَ پڑھنا جائز ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَتَّ خرج	مِيْجَيَان	مِيْرَاتٌ	اِيْجَابٌ	اَتَّ اَتَّ
وَتَّاوَتٌ	وَتَّ وَتَّ	اَشَّاعَتَّ	مِيْحَفَتِيْ	مِيْثَاقِيْ
فَتَّ غِمَنَ	اِيْلَاءِ	مِيْتَرَنَا	مِيْجَلَتِيْهِ	وتاوت
مِيْلَادُ	لَتَّ لَانِ	فَتَّ رَتَّ	فَتَّ فِتَّ	يَحِرَا
				وَجَلْتَا

قانون (۴۱) **أعد اشاح کا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۳

هر واو مضموم یا مکسور که واقع شود، در اول کلمه و ما بعد ش
دیگر واو متحرک نباشد یا مضموم که مقابله عین کلم باشد
همزه می شود جوازا بشرطیکه در مفارع معلوم نباشد

اس قانون کا نام ہے **أعد اشاح کا قانون** ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور شرطوں کی دو دو جماعتیں ہیں۔ اور ہر جماعت کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ پہلی جماعت کی

پہلی شرط واو مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال وَعَدَ

دوسری شرط واو شروع کلمہ میں ہو احترازی مثال قُوِلَ

تیسری شرط اس واو کے بعد دوسری واو متحرک نہ ہو احترازی مثال وُوِرَ

اتفاقی مثال: وُعِدَ وِ شَاحٌ سے أُعِدَ اِشاحٌ پڑھنا جائز ہے۔

دوسری جماعت:

پہلی شرط واو مضموم احترازی مثال وَعَدَ

دوسری شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال وُعِدَ

تیسری شرط مضارع میں نہ ہو احترازی مثال یقُوْلُ

اتفاقی مثال: اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ، قُوُلَ سے قُئُلَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ واو متحرک کے بعد اگر واو ساکن ہو تو اس کو بھی ہمزہ بتدیل کرنا جائز ہے۔ جیسے:
وُوْرِیَ کو اُوْرِیَ پڑھنا جائز ہے کیونکہ نفی واو متحرک کی ہے۔

فائدہ چند الفاظ شاذ ہیں جن میں شرائط نہ ہونے کے باوجود قانون جاری ہے۔ مثلاً واو مفتوح کو ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے اَحَدٌ۔ اَنَاةٌ۔ اَسْمَاءٌ (بروزن فَعْلَاءٌ) جو در اصل وَحَدٌ۔ وَنَاةٌ ۔ وَسْماء

اور واو مضموم کو بھی ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے وُجَاهٌ تُكْلَانٌ تُرَاثٌ دراصل وُجَاهٌ وُكْلَانٌ وُرَاثٌ۔

فائدہ اَسْمَاء میں دو مذہب ہیں ① سیبویہ ② مبرد۔ امام سیبویہ کے نزدیک اس کا اصل و سماء ہے بروزن فعلاء جو سمامة سے ہے۔ معنی حسن الوجہ۔ علامہ مبرد کے ہاں اس کا وزن افعال ہے اور اس کا مفرد اسْم ہے اور یہ غیر منصرف ہے بوجہ علمیت اور تانیث معنوی کے لیکن راجح مذہب سیبویہ کا ہے کیونکہ تسمية بالصفات اکثر ہے بنسبت تسمیہ بالجموع سے (جاربردی)

فائدہ مذکورہ قاعدہ لفظ اولی منتقض ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا اصل و ولیٰ تو یہاں واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جواب: نمبر ۱: یہ شاذ ہے فوائد حقیقہ۔ دستور المبتدی۔

جواب: نمبر ۲: یہ محمول علی الجمع ہے جس طرح اس کی جمع اول میں واو ہمزے سے وجوبا تبدیل ہو جاتی ہے اس طرح اس کے واحد کو اسی پر محمول کرتے ہوئے واو کو ہمزے سے تبدیل کیا گیا ہے۔ ان شئت التفصيل فارجع الى جار بردى و شرح شافيه۔

قانون (۴۲) | یعد کا قانون | حکم ۱ ۔ شرائط ۶

ھر باب مثال واوی بر وزن مَنَعَ یَمْنَعُ یا کہ ماضی او نیا فتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن یَفْعِلُ باشد در مضارع معلوم او فا کلمہ را حذف کنند وجوبا واز باب فَعِلَ یَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ یَسَعُ و وَطِیَ یَطَئُ نیز

اس قانون کا نام ہے یَعِدُ کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں اور ہر جماعت میں دو دو شرطیں ہیں پہلی شرط مشترک ہے۔

پہلا حکم مضارع معلوم میں فاکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی پہلی شرط یہ ہے۔

پہلی شرط مثال واوی کا باب ہو احترازی مثال یَسَرَ یَیْسِرُ۔

دوسری شرط مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ

اتفاقی مثال: وَضَعَ یَوْضَعُ سے یَضَعُ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری جماعت کی پہلی شرط وہی ہے

تیسری شرط ایسا باب ہو جس کی ماضی بہت کم استعمال ہو احترازی مثال وَجِلَ یَوْجَلُ۔

اتفاقی مثال: وَزَرَ یَوْزَرُ سے یَذَرُ۔

تیسری جماعت کی پہلی شرط وہی ہے

تیسری شرط فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسُمَ یَوْسُمُ۔

اتفاقی مثال: وَعَدَ یَوْعِدُ سے یَعِدُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ اَوْعَدَ۔ اَوْضَعَ اور ان کے ہم شکل الفاظ میں دو قانون وجوبی ہیں۔

① مِیْعَادٌ ② یَعِدُ یَضَعُ لیکن میعاد جاری نہیں کیا جاتا اور فقط یَعِدُ والا قانون جاری کیا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: مِیْعَادٌ مقتضی ابدال ہے اور یَعِدُ مقتضی حذف ہے اور قاعدہ ہے کہ جس مقام پر ابدال اور حذف میں تقابل ہو تو ترجیح حذف کو ہی ہوتی ہے کیونکہ ابدال۔ حذف وغیرہ سے مقصود تخفیف ہے اور یہ بات واضح ہے کہ حذف میں بہ نسبت ابدال کے زیادہ تخفیف ہوتی ہے۔

ان صیغوں کوحل کریں

وَیَلْذَرَكَ	تِعْدَایَ	اَءَلِدُ	هَنَّرْتُ	بَتَّقُلْ
اُعِدَّتَا	طَلْ	شِرِیْ	اِرَاتْ	لَمْ تَهَبِیْ
هَبَاسُ عدد				
//				
//				
اُحِتَّ	وَنَتَّ	وَنَلْذَرَ	اَمَدَّ	لا
وتلذرُوْنَ	لَاتَقِفُ			

قانون (۴۳) اواعد کا قانون حکم ۱ شرط ۱

هر دو واو متحرک که جمع شوند در اول کلمه واو اولی را بهمزه بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے اَوَاعِدُ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم ہیں اور تین شرطیں ہیں

حکم پہلی واو کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط دو واو جمع ہوں احترازی مثال وَعَدَ۔

دوسری شرط دونوں متحرک ہوں احترازی مثال وُوْرِیَ۔

تیسری شرط دونوں شروع کلمہ میں ہوں احترازی مثال قَوِوَ۔

اتفاقی مثال: وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ، وُوَیْعِدٌ سے اُوَیْعِدٌ۔

سوال: سوال ہوتا ہے کہ اولیٰ دراصل وولیٰ تھا۔ یہاں تو دونوں واو متحرک نہیں تھیں آپ نے قانون کیوں جاری کیا؟

جواب: : یہ شاذ ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
اُجِدَ بغیر مہموز	وُجِدَ	فُعِلَ	اُعِدَ	ضُرِبَ
طَلُلَ	طَوُلَ	فَعُلَ	اُعِدَ	ضَرُبَ
لَمْ تَضَعِیْ	لَمْ تَوْضَعِیْ	لَمْ تَفْعَلِیْ	یَعِدُ	لَمْ تَمْنَعِیْ
لَنْ تَجِدَ	لَنْ تَوْجِدَ	لَنْ تَفْعِلَ	یعد	لَنْ تَضْرِبَ
بِنْ	اِوْبِنْ	اِفْعِلْ	یعد. همزه	اِضْرِبْ
بَنْ	اِوْبَنْ	اِفْعَلْ	////	اِعْلَمْ
عَلَا ۳ عدد	اِوْعَلَا	اِفْعَلَا	//	اِعْلَمَا
//	اِوْعَلَا	اِفْعَلَا	//	//

//	اِوْعَلَنْ	اِفْعَلَنْ	// خفیفه	اِعْلَمَنْ
یَهَبُ	یَوْهَبُ	یَفْعَلُ	یعد	یَمْنَعُ
یَصِفُوْنَ	یَوْصِفُوْنَ	یَفْعِلُوْنَ	یعد	یَضْرِبُوْنَ
قِدْ نَانٌ	اِوْقَدْنَانٌ	اِفْعَلْنَانٌ	یعد. همزه	اِضْرِبْنَانٌ
هَبْ لِیْ	اِوْهَبْ	اِفْعَلْ	//	اِمْنَعْ

سوال: واؤ کو ہمزہ کے ساتھ کیوں تبدیل کرتے ہو؟

جواب: ایک جنس کے دو حرفوں کا کلمہ کے شروع میں جمع ہونا ثقل کا باعث ہے بالخصوص جب حرف علت ہوں اور زیادہ ثقل ہو جاتا ہے۔

اور پھر بالخصوص جب حروف علت میں سے دو واؤ جمع ہو جائیں تو اور زیادہ ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس ثقل سے بچنے کے لیے واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کر دیتے ہیں۔

سوال: آپ پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ دوسری واؤ کو کیوں نہیں کرتے تاکہ ثقل ختم ہو جائے؟

جواب: اگر دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کر دیں تو پھر ممکن ہے کہ پہلی واو کے ساتھ ایک اور واؤ عاطفہ یا قسمیہ آجائے پھر ثقل پیدا ہو جائے گا اس وجہ سے پہلی واو کو تبدیل کرتے ہیں۔

تحقیق لفظ اول: مشہور تین قول ہیں ایک صحیح اور دو غیر صحیح۔

پہلا مذہب: وء ل سے ہے اس کا اصل اوئل تھا۔

دوسرا مذہب: اول سے ہے اس کا اصل اءول ہے دونوں صورتوں میں ہمزہ کو و سے تبدیل کر کے ادغام کیا تو اوّل ہو گیا۔ لیکن یہ دونوں صحیح نہیں۔

تیسرا مذہب: صحیح یہ کہ وول سے ہے۔ شروع میں ہمزہ زائدہ لایا گیا اور واو کو واو میں ادغام کیا گیا اوّل ہو گیا۔ اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل یہ کہ اس کی مونث اولی اور جمع ا

ول سے آتی ہے جو کہ اصل وولی اور وول تھے۔ مزید تفصیل شروح الشافیہ۔ فوائد ضیائیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قانون (۶۴) یَوْجَلُ یَاجَلُ یَیْجَلُ یِیْجَلُ کا قانون حکم ۱ شرائط ۳

ھرباب مثال واوی از عَلِمَ یَعْلَمُ که غیر محذوف الفاء باشد

درمضارع معلوم اوسوائے اصل سه وجه خوالدن جائز است

چنانچه در یَوْجَلُ، یَاجَلُ، یَیْجَلُ، یِیْجَلُ خوالدن جائز است

اس قانون کا نام ہے **یَوْجَلُ یَاجَلُ یَیْجَلُ یِیْجَلُ** کا قانون ہے۔

اس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم : یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ سے پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ باب مثال واوی کا ہو۔ احترازی مثال یَسَرَ یَیْسِرُ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ علم یعلم کے وزن پر ہو احترازی مثال وَسَمَ یَوْسُمُ۔

تیسری شرط یہ ہے کہ فا کلمہ اس کا حذف نہ ہو احترازی مثال وَسِعَ یَسَعُ۔

اتفاقی مثال : یَوْجَلُ کو یَاجَلُ، یَیْجَلُ، یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
فَاتَّلِدْ	اِوْتَلِدْ	اِفْتَعِلْ	اتقد. ھمزہ	اکتسب
لَمْ یَلِدْ	لَمْ یَوْلِدْ	لَمْ یَفْعِلْ	یعد	لَمْ یَضْرِبْ
فَتَّلَعْتَ	اِوْتَلَعْتَ	اِفْتَعَلْتَ	اتقد. ھمزہ	اِکْتَسَبْتَ
رِمُوْا	اِوْرِمُوْا	اِفْعِلُوْا	یعد. ھمزہ	اِضْرِبُوْا
لَمْ اَرِدْ	لم اوْرِدْ	لَمْ اَفْعِلْ	// شھد	لَمْ اَضْرِبْ
زِمْ	اِوْزَمْ	اِفْعَلْ	یعد = ھمزہ	اِعْلَمْ
زِمْ	اِوْزِمْ	اِفْعِلْ	//	اِضْرِبْ
زَمْزِمْ		فَعْلِلْ		دَحْرِجْ

زَمْزَمَ	...	فَعْلَلَ		دَحْرَجَ
هَتَّرُدُ	هَلْ. تَوْرِدُ	تَفْعِلُ	يعد. شمسی شهد	تَضْرِبُ
قِشْتَّ	اُحْتُشِدْتَ	اُفْتُعِلْتَ	خصم. همزه. وعدت	اُكْتُسِبْتَ
اَمْكِيْنٌ	اَنْ. مَكِيْنٌ	فَعِيْلٌ	يرملون	شَرِيْفٌ

قانون (۴۵) یُوسَرُ کا قانون حکم ۲ ۔ شرائط ۲۲

ھر یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ما قبلش مضموم آن را بواو بدل کنند وجوباً۔ بشرطیکہ در جمع أفعَل، فعلاء صفتے و فُعلی صفتے و و اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نباشد اگر باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے یُوسَرُ کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے سات شرطیں ہیں ان میں سے پہلی تین شرطیں وجودی باقی چار شرطیں عدمی ہیں۔

دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی تین جماعت ہیں۔ ہر جماعت کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں۔ ہر جماعت کی پہلی تین شرطیں مشترک ہیں۔

پہلا حکم یاء کو واو سے بدلنا واجب ہے

پہلی شرط یاء ساکن ہو احترازی مثال بُیِعَ

دوسری شرط یاء ساکن مظہر ہو احترازی مثال مُیِّزَ

تیسری شرط ماقبل مضموم ہو احترازی مثال بَیْعٌ

چوتھی شرط باب افتعال کے فا کلمے کے مقابلے میں نہ ہو احترازی مثال اُیْتُسِرَ

پانچویں شرط اَفعَلُ فَعلَاء صفتی کی جمع میں نہ ہو احترازی مثال بِیْضٌ۔

چھٹی شرط فُعلی صفتی میں نہ ہو احترازی مثال خِیْکی

ساتویں شرط اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کے صیغے میں نہ ہو احترازی مثال مَبِیْعٌ

اتفاقی مثال: یُیْسَرُ سے یُوسَرُ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یاء کے ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ پہلی جماعت کی پہلی

چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط : افعل فعلاء صفتی کے جمع میں ہو احترازی مثال یُسُرٌ ۔

اتفاقی مثال : بُیْضٌ سے بِیْضٌ

دوسری جماعت کی پہلی چار شرطیں وہی ہیں

پانچویں شرط : فعلی کے وزن پر ہو احترازی مثال یُسْرٌ ۔

اتفاقی مثال : حُیْکٰی سے حِیْکٰی ۔

تیسری جماعت کی پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کے صیغے میں ہو احترازی مثال یُسْرٌ ۔

اتفاقی مثال : مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ پڑھنا واجب ہے۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَایَجْعَنَّ	اَوَاعِظُ	اُوَیْصِلٌ	لَااِلْقِیَنَّ	مُوْسِرِیْنَ
لِلَدُنَّ	یَیْجَعُوْ	فَاْوَیْلَا		

افعل کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اسمی۔(۲) تفضیلی۔(۳) صفتی۔

افعل اسمی: وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے احمد۔

افعل تفضیلی: وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی موجود ہو جیسے اضرب۔بہت زیادہ مارنے والا۔

افعل صفتی: وہ ہے جو اَفْعَل کے وزن پر ہو اور اس میں وصفی موجود ہو جیسے احمر ابیض اسود۔

فائدہ: اسم تفضیل کا مؤنث ہمیشہ فُعلٰی کے وزن پر آتا ہے اور افعل صفتی کی مؤنث

فعلاء کے وزن پر آتی ہے۔

فعلی بھی تین قسم پر ہیں۔

فعلی اسمی: جس میں اسمیت والا معنی موجود ہو جیسے طُوبیٰ (درخت کا نام ہے)۔

تفضیلی: جس میں زیادتی والا معنی موجود ہو جیسے ضُربیٰ (زیادہ مارنے والی عورت)۔

فعلی صفتی: جس میں وصفی معنی ہو جیسے حُیکیٰ (ناز ونخرے سے چلنے والی عورت)

فعلاء دو قسم پر ہیں۔

(۱) صفتی (۲) اسمی۔

فعلاء اسمی: جو فعلاء کے وزن پر ہو اور اس میں اسمیت والا معنی موجود ہو جیسے صحراء

فعلاء صفتی: جو فعلاء کے وزن پر ہو اور اس میں وصفیت والا معنی موجود ہو جیسے حمراء، بیضاء

بمعنی سفید عورت۔

سوال: فُعلی اسمی میں آپ یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرتے ہو اور فعلی صفتی میں یاء کو تبدیل نہیں کرتے بلکہ اپنی حالت پر رکھتے ہو اسکی کیا وجہ ہے؟ اسمی اور صفتی میں فرق کرنے کے لئے برعکس کر لینے سے فرق ہو سکتا تھا۔

جواب: فُعلی صفتی میں فعل کی طرح پہلے سے معنوی ثقل تھا۔ اور واو بھی بنسبت یاء کے ثقیل ہے۔ اگر یاء کو واو سے تبدیل کرتے لفظی بھی ثقل آجاتا ہے حالانکہ اعلال تو ثقل کم کرنے کے لئے ہوتا ہے اس لئے صفتی میں یاء کو واو سے نہیں بدلا۔

اور چونکہ فعلی اسمی میں خفت ہے لہذا وہاں یاء کو واؤ سے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

ختم شد قوانین مثال

مثال کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
فَاطَّلَعَ	اِطْتَلَعَ	اِفْتَعَلَ	صاد. همزه	اِكْتَسَبَ
فَتَّ. شَتَّنَّ	تَوَشَّدْتَّنَّ	تفعلتن	القد وعدت	تَصَرَّفْتَنَّ
اِنْ لَا تَلِمَا ۹ عدد	لَا تَوْلِمَانِ	تَفْعِلَانِ	يعد. نون. اعرابی	نفی معلوم
//	//	//	//	//
//	//	//	//	//
//	لَا تَوْلِمَا	لَا تَفْعِلَا	//	نهی حاضر
//	//	//	//	//
//	//	//	//	نهی غائب
//	لَا تَوْلِمَنْ	لَا تَفْعِلَنْ	نون خفيفه	نهی حاضر
//	//	//	//	نهی غائب
//	اِوْ اِنْ لَيتَ اَلْوِ	يَا اِفْعِلْ فَعَلَ اِفْنِعِلَا	يعد. همزه. قال. يعد. همزه	اِضْرِبْ. فَعَلَ اِفْعِلَا
عَنْ	اِوْعَنْ	اِفْعَلْ	يعد همزه	اِمْنَعْ
مِنْ	اِوْمِنْ	افعل	//	اضرب
وَزِنَّ ۲ عدد	اِوْزِنَّ	اِفْعِلْنَ	يعد ۔ همزه	اِضْرِبْنَ
//	وَزِنَّ	فَعِلْنَ		عَلِمْنَ

اَوَزَنُوا	اَوْ . وَزَنُوا	فَعَلُوْا		ضَرَبُوْا
اَلْسِرْتُنَّ	اِيْتِسِرْتُنَّ	اُفْتُعِلْتُنَّ	القد	اُكْتُسِبْتُنَّ
لَتَقَّظُ	تَوَقَّظُ	تَفَعَّلُ	//	تَصَرَّفُ
وَ اِعِظَاكَ ۴ عدد	وَاعِظَانِ	فَاعِلَانِ	اضافت	ضَارِبَانِ
//	وَ اِعِظَا	فَاعِلَا		امر حاضر
//	//	//	//	//
//	وَ اِعِظَنْ	فَاعِلَنْ	نون خفيفه	//
اَلْاِبَاحَةُ	اِبْوَاحٌ	اِفْعَالٌ	يقال . التقاء. اقامة	مصدر اِكْرَام
لَسْعَةٌ	وِسْعٌ	فِعْلٌ	عدة. اقامة	وِعْدٌ
وَيَنْعِهٖ	يَنْعٌ	فَعْلٌ	اضافت	ضَرْبٌ
مَعَا	اِوْمَعَا	اِفْعَلَا	يعد. همزه	اِمْنَعَا
//	//	//	//	//
//	اِوْصَعَنْ	اِفْعَلَنْ	نون خفيفه	اِمْنَعَنْ
//				
فَعِظُوْهُنَّ	اِوْعِظُوْا	اِفْعِلُوْا	همزه وصلى	اِضْرِبُوْا
بِتَّحِدِيْنَ	بَلْ. تَوْحِدِيْنَ	تَفْعِلِيْنَ	يعد. شمسى حلقى	يَضْرِبِيْنَ
سَاَجِدُ	اَوْجِدُ	اَفْعِلُ	//	اَضْرِبُ

اَنْ	اِوْاَنْ	اِفْعَلْ	بعد. همزه	اِمْنَعْ
اِنْ	اِوْءِ نْ	اِفْعِلْ	//	اِضْرِبْ
اِنَّ	اِوْ اِنَّ	اِفْعِلَنَّ	بعد. همزه	اِضْرِبَنَّ
اَنَّ	اِوْ اَنَّ	اِفْعَلَنَّ	//	اِمْنَعَنَّ
اِنَّ اَنَّ	اِنْىَءِ نَنَّ	اِنْفَعِلَنَّ	ادغام دو مرتبه	اِنْصَرِفَنَّ
اَنَّ اَنَّ	اِنْىَء نَنَّ	اِنْفَعَلَنَّ	همزه	اِنْصَرَفَنَّ
اَنَّ اِنَّ	اِنْىَ اِنَّ	اِنْفَعِلَنَّ	همزه	اِنْصَرِفَنَّ
دَعَالِیْ	اِوْدَعَا	اِفْعَلَا	بعد همزه	اِمْنَعَا
//	//	//	//	//
//	اِوْدَعَنْ	اِفْعَلَنْ	نون خفیفه	اِمْنَعَنْ
اَوَاعِظُ	وَوَاعِظُ	فواعل	او اعد	ضَوَارِبُ
تَبَوَّا		تَفَعَّلَا		تَصَرَّفَا. ماضی
//	//	//	//	اسم حاضر
//	//	//	//	//
//	تَبَوَّءَ نْ	تَفَعَّلَنْ	نون خفیفه	// خفیفه
سَعَانٌ	اِوْسَعَانٌ	اِفْعَلَانٌ	بعد. همزه	اِمْنَعَانٌ
//	//	//	//	

مَسْجِدٌ ۳ عدد	مَفْعِلٌ			ظرف، مَضْرِبٌ
//	اِسْجِدَ	اِفْعِلْ	همزه	امر حاضر معلوم
//	سُجِدَ	فُعِلَ	شهد	ماضی معلوم
يَرِثُنِی	يَوْرِثُ	يَفْعِلُ	يعد	يَضْرِبُ
فَاطَّهَّرُوْا ۳ عدد	تَطَهَّرُوْا	تَفَعَّلُوْا	خصم	تَصَرَّفُوْا
//	//	/	//	امر حاضر
//	تَطَهَّرْنَ	تَفَعَّلْنَ	//	امر حاضر
يَرْكَبُ	اِرْكَبْ	اِفْعَلْ	همزه	اِعْلَمْ
فَتَّاسَرْتُمُوْهُ،	تَيَاسَرْتُمُوْهُ،	تَفَاعَلْتُمُوْهُ،	القد	تَضَارَبْتُمْ

ان صیغوں کوحل کریں

يَرِثُنِی	سَيَهْدِی	اِمَارَةٌ	يَجِدْنَ	لَمْ تقين
اَصْلُ	لَمْ يَعِظْ	لَهَبْتُ	مَنْ	
بَلَا				
//				
//				
رِمَالِیْ	فَتَّحسن	اِكْتسب	لَاتَاجِرِی	هَنَعْظُ

وَذَرُوْا	وَعْلِمْ			
مَنْصَبْ				
//				
//				
وَدَعْ				
اَلْاَتَصْلَانِ ۸عدد				
//				
لَتَدْبَ	لَتَجَابِیْ	لَمْ یَطْثَنَ	رَبَّ نَصْرِفْ	رَبَّ نَسْتَمْتَعُ
اتَّکَلَا	لِاَهَبَ لَكِ	لَمْ یَدَعْنَ	اَوَارِثْ	تَاعَلُوْنَ
بَتَّنُ	لَاتِبْتَغَانِ	اَلَمْ یَجِدكَ	لَتَّ بَربَرنَ	مُتَّكِئِيْنَ
فَتَجَارُوْ	هل اَدَّارَكَ	اَبَرَّتْ	اِتَّوَاتُ	لَنِدَّجِلْ
یِعِظَانِ ۴عدد				
اَلْمَا ۴عدد				
//				
//				
//				
یَدْرُوْنَ				
وَدَعَنَا ۲عدد				

//				
يَدْعُوْنَ				
قِضِیٌّ ۲عدد				
//				
مَيَّرْتَا	قِفَانٌّ			
وَذَرَا ۴عدد				
//				
//				
//				
هَبْنَّ				
اَنْ كَرِتُوْا				
لَرْتَنَّ				
لَاتَيْجَعَانِّ ۶عدد				
//				
اِيَا ۳عدد				
اِيَانٌّ ۲عدد	وَتَدَرُوْهَا	تَيْلُن	اَنْ كَطَتُوْهُمْ	اَتَعِدَانِنِیْ
حَتّٰی يَلِجَ	فَلَمَانٌّ	لَاتَيْلُنَانِّ	لِيَبْرُنَّ	اَءِ بُ
لَرْتَنَّ	تَيِعِيْنَ ـ	يَتْصَنَ	اِيْنَ	ـ تَبِرُوْنَ

قوانین اجوف

قانون (۴۶) قال باع کا قانون حکم ۱ ۔شرائط ۱۸

هر واو، و یاء متحرک بحرکت لازمی که ما قبلش مفتوح باشد، ازآن یک کلمه بالف مبدل شود وجوبا بشرطیکه آن واو و مقابله فاء کلمه عین کلمه ولفیف و و در حکم عین کلمه ناقص نه باشد، و ما بعدش مده زائده که لازم بود تحقق و سکون او، و حرف تثنیه و الف جمع مونث سالم و بائے نسبت و نون تاکید نه باشد و آن کلمه بر وزن **فَعَلَانُ، وَ فَعَلٰی** و بمعنے آن کلمه که در آن تعلیل نیست نه باشد و مقابله عین کلمه ومقابله عین کلمه بدل از حرف صحیح و ملحق ومقابله عین کلمه فعل تعجب نباشد

اس قانون کا نام ہے **قَالَ بَاعَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں جن میں چار شرطیں وجودی ہیں اور چودہ عدمی ہیں۔

پہلا حکم واواور یاء کوالف سے بدلنا واجب ہے۔

وجودی شرطیں

پہلی شرط واواور یاء متحرک ہواحترازی مثال قَوْلٌ بَیْعٌ

دوسری شرط حرکت لازمی ہواحترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا

تیسری شرط ماقبل مفتوح ہواحترازی مثال قُوِلَ بُیِعَ

چوتھی شرط ایک کلمے میں ہو احترازی مثال سَيَقُولُ

عدمی شرطیں

پہلی شرط واو یاء فا کلمے کے مقابلے نہ ہو احترازی مثال تَوَاعَدَ تَيَاسَرَ۔

دوسری شرط مقابلہ عین کلمہ لفیف مقرون کے نہ ہو احترازی مثال قَوِیَ طَوِیَ

تیسری شرط مقابلہ عین کلمہ ناقص حکمی کے نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوَ اِرْمَيَ

چوتھی شرط واو اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا ثابت رکھنا لازمی ہو احترازی مثال سَوَادٌ بَيَاضٌ۔

پانچویں شرط واو اور یاء کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو احترازی مثال دَعَوَا رَمَيَا

چھٹی شرط الف جمع مونث سالم کا نہ ہو احترازی مثال عَصَوَاتٌ رَمَيَاتٌ

ساتویں شرط یائے نسبت کی نہ ہو احترازی مثال عَصَوِیٌّ رَحَوِیٌّ

آٹھویں شرط نون تاکید کا نہ ہو احترازی مثال اِدْعَوَنَّ اِخْشَيَنَّ

نویں شرط واو اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہو جو فَعَلَانٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال حَيَوَانٌ مَوَتَانٌ۔

دسویں شرط واو اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہو جو فعلی کے وزن پر ہو۔ احترازی مثال صَورىٰ حَيَدىٰ

گیارھویں شرط واو اور یاء ایسے کلمے کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو احترازی مثال عَوِرَ عَيِنَ جو اِعْوَرَّ اِعْيَنَّ کے ہم معنی ہیں۔

بارھویں شرط مقابلہ عین کلمہ بدل از صرف صحیح کے نہ ہو احترازی مثال شَيَرَ۔ جو اصل میں شَجَرَ تھا۔

تیرھویں شرط مقابلہ عین کلمہ ملحق کے نہ ہو احترازی مثال قَوْلُوْلٌ، بَيُوْعٌ

چودھویں شرط مقابلہ عین کلمہ فعل تعجب کے نہ ہو احترازی مثال قَوُلَ، بَیُعَ۔

اتفاقی مثال: فعل کی قَوَلَ بَیَعَ واو متحرک ماقبل مفتوح تھا اس کو الف سے بدل دیا تو قَالَ، بَاعَ ہو گیا۔ اسم کی مثال بَوَبٌ سے بَابٌ نَیَبٌ سے نَابٌ ہو گیا۔

قال باع کا قانون

واو اور یا متحرک ہو تو قانون جاری ہوتا ہے۔

ساکن ہونے کی صورت صرف دو جگہ سماعی طور پر جاری ہوا ایک جوازا ایک وجوبا یا جل میں جوازا اور طائیۃ میں وجوبا۔

(۲) حرکت عارضی کی تین صورتیں ہیں

(i) التقائے ساکنین کی وجہ سے حرکت دی جاتی ہے

(ii) متجانسین کے ادغام کی وجہ سے حرکت نقل کی جائے جیسے یمدّ۔

(iii) کسی حرکت کی تابع کر کے حرکت دی جائے جیسے بِیُضَاتٌ کو تابع کیا تَمَرَاتٌ کا بِیُضَاتٌ بِیُضَۃٌ کی جمع ہے۔

(۳) مابعد کوئی ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جو خاص معنی کے لئے نہ ہو۔ اگر خاص معنی کے لیے ہے جیسے دَعَوَا تو قانون جاری ہوگا۔

(۴) واو اور یاء مقابلہ عین کلمہ فعل تعجب کے نہ ہو اگر لام کلمہ ے مقابلے میں ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے مَا اَدْعَوَہٗ مَا اَرْمَیَہٗ سے مَا اَدْعَاہٗ مَا اَرْمَاہٗ۔

(۵) واو اور یاء مقابلہ عین کلمہ ملحق نہ ہو اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے قَلْسٰی تَعَلْیٰ۔

(۶) ہم نے واو اور یاء مقابلہ عین حرف صحیح سے بدلا ہوا نہ ہو اگر لام کلمہ بدلا ہوا ہوگا تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے دَسّٰی تَقَضّٰی، تَظَنّٰی۔

فائدہ: واو یاء ساکن ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے قَوْلاً کو قَالاً اور بَیْعاً کو

بَاعًا پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ : واو یاء کو الف سے تبدیل کرنے کی وجہ یہ کہ واو اور یاء دو حرکت سے پیدا ہوتی ہیں اور جب ان کی حرکت اور ماقبل کی حرکت جمع کی جائے تو چار حرکات کا جمع ہونا لازم آتا ہے جو کہ ناجائز ہے بعض نے کچھ اور وجوہ بھی ذکر کی ہیں (جاربردی)

فائدہ کچھ کلمات ایسے ہیں جن میں اس قانون کی جمیع شرائط ہونے کے باوجود قانون جاری کیوں نہیں ہوتا جیسے قَوَدٌ۔ غَيَبٌ۔ رَوَحٌ۔ خَوَلٌ۔ حَوَكَةٌ۔ خَوَنَةٌ۔

جواب : شاذ ہیں۔

لیکن علم الصیغہ والا یہاں بھی کہتا ہے کہ یہ شاذ نہیں ہیں اس لیے کہ ہماری ایک شرط تھی جو اسمیں موجود نہیں ہے وہ شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء ایسے کلمے میں نہ ہوں کہ جس کا معنی ایسے جملے سے ملتا ہو کہ جس پر قانون جاری ہونا تھا لیکن کسی وجہ سے نہ ہوا اب قود اور خونۃ کا معنی اعور اور اصید کے ساتھ ملتا ہے اور اعور ، اصید پر قانون جاری نہیں ہوا تو قود اور خونۃ پر بھی جاری نہیں ہوگا لہذا یہ موافق قانون ہیں شاذ نہیں۔

سوال : چند کلمات ایسے بھی ہیں جن میں ایک شرط مفقود ہے پھر کیوں قانون جاری ہوتا ہے۔ جیسے اَعْمَایَ یَعْمَایُ۔ آیَۃٌ۔ رَایَۃٌ۔ غَایَۃٌ۔ ان میں عدی کی تیسری شرط (مقابلہ عین کلمہ لفیف مقرون کے نہ ہو) مفقود ہے اور دَارَانَ۔ رَاوَانَ۔ مَامَانَ۔ حَاوَانَ۔ ان میں عدی کی نویں شرط مفقود ہے (فعلان کے وزن پر نہ ہو) اور ابْتَاعَ یَبْتَاعُ دراصل اُبْتُوعَ یَبْتَاعُ ان میں گیارہویں شرط مفقود ہے (واو یاء ایسے کلمے ہم معنی نہ ہو) جس میں قانون جاری نہ ہو۔ اور یہ باب تفاعل کے معنی میں ہیں اور باب تفاعل میں قانون جاری نہیں ہوتا۔

جواب : یہ کلمات بھی شاذ ہیں۔ تیسر المبتدی۔ مراح الارواح

فائدہ : قانون میں کہا گیا ہے کہ عَوِرَ عَيِنَ اِعْوَرَّ اِعْيَنَّ کے معنی میں ہیں۔ حالانکہ عَوِرَ عَيِنَ مجرد ہیں اور اِعْوَرَّ اِعْيَنَّ مزید ہیں اور قاعدہ ہے مجرد اصل ہوتا ہے اور مزید فرع تو فرع

اصل کے معنی میں ہوتا ہے نہ کہ اصل فرع کے معنی میں۔

جواب : یہ آپ کا قاعدہ بالکل درست ہے لیکن یہاں ایک اور قاعدہ ملحوظ ہے۔ کہ رنگ عیب والے معنی کے لئے دو باب وضع کیے گئے ہیں اِفْعِلَالٌ، اِفْعِيْلَالٌ۔ اور باقی ابواب ان مذکورہ معانی کے اعتبار سے ان دو بابوں کی فرع ہیں اگر چہ وہ مجرد ہی ہوں لہذا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اصل فرع کے معنی میں کیا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فرع کو اصل کے معنی میں کیا گیا ہے۔

فائدہ صرفی لوگ بعض اوقات عین کلمہ میں حرف صحیح کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے شَجَرٌ کو شَيَرٌ پڑھتے ہیں اور کبھی لام کلمہ میں حرف صحیح کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں جیسے دَسَسَ کو دَسّٰی پڑھتے ہیں۔

سوال : طوی اصل میں طَوِيَ تھا اس میں عین اور لام کلمہ دونوں پر قانون جاری ہو سکتا تھا لیکن آپ نے صرف لام کلمہ پر قانون کیوں جاری کیا؟

جواب : ۱ لام کلمہ تغیر و تبدیل کا محل ہے اور اعراب کا تعلق بھی آخر کے ساتھ ہوتا ہے اس وجہ سے ہم نے تعلیل بھی آخر کلمہ میں کی ہے۔

جواب : ۲ : یہ ہے کہ اگر عین کلمہ میں تعلیل کیا تو يَطِئُّ ہو گیا اور یاء پر (مضارع میں) ضمہ لازم آتا اس وجہ سے ہم نے لام کلمہ میں تعلیل کی ہے۔

(۳)۔ اگر ہم عین کلمہ میں تعلیل کرتے تو طَايَ ہو جاتا اور کلمہ کے آخر میں حرف علت اور ماقبل الف لازم آتا حالانکہ اس طرح کا کلمہ پوری کلام عرب میں نہیں ملتا۔

جواب : عین کلمہ میں تعلیل کرتے اور طَايَ پڑھتے تو باب ضرب کا باب سمع سے التباس لازم آتا اس سے بچنے کے لیے عین کلمہ میں تعلیل نہیں کی۔

نوٹ : ایک باب کا دوسرے باب کے ساتھ التباس اگر چہ اہل صرف کی تحقیق کے مطابق کوئی قوی مانع نہیں ہے لیکن پھر بھی بلا ضرورت اسکو اختیار کرنا امر غیر مستحسن ہے۔

سوال: دَعَتْ اور رَمَتْ اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَيَتْ تھے تو اس مقام میں واؤ اور یاء کے بعد حروف ساکن ہے اور اس کا سکون بھی لازمی ہے۔ اور یہ سکون اعلال سے مانع ہے لیکن آپ نے قانون کیوں جاری کیا؟

جواب: واؤ اور یاء کے بعد مطلقاً کسی حرف ساکن کا آ جانا اعلال سے مانع نہیں ہے بلکہ واؤ اور یاء کے بعد ایسے مدہ زائدہ کا آنا کہ جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو یہ مانع اعلال ہے اور یہاں حرف ساکن ہے لیکن مدہ زائدہ نہیں ہے۔

۲۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم نے پہلے اعلال کیا ہے اور بعد میں حرف ساکن لاحق ہوا ہے لہذا یہ سکون مانع اعلال نہیں ہے۔

(۳) کہ یہ سکون اس وقت مانع اعلال ہے کہ جس وقت واؤ اور یاء اور وہ حرف ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور دعت وغیرہ میں دو ضمیر حقیقۃً دوسرا کلمہ ہے لہذا مانع اعلال نہیں ہے اگرچہ فعل اپنے فعل سے مل کر ایک کلمہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

سوال: بعض حضرات نے مذکورہ جواب پر سوال کیا ہے کہ پھر تو دعوا اور رمیا پر بھی قانون جاری ہونا چاہیے اس لیے کہ یہاں بھی حرف ساکن حقیقتاً دوسرا کلمہ ہے۔

جواب: دعوا وغیرہ میں ایک مانع موجود ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم دَعَوَا اور رَمَيَا میں قانون جاری کریں تو اعلال کے بعد دعا اور رمی رہ جائے گا۔ تو اس صورت میں تثنیہ کا مفرد کے ساتھ التباس لازمی آئے گا اور یہ مانع اعلال ہے اس وجہ سے دعوا میں قانون جاری نہیں کیا۔

سوال: واؤ اور یاء قَوَلَ اور بَيَعَ میں متحرک تھی اور الف جوان کا بدل ہے وہ ساکن ہے حالانکہ ضابطہ یہ ہے کہ بدل مبدل منہ کی جنس سے ہوتا ہے۔

جواب: علامہ ابن جنی نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم پہلے واؤ اور یاء کو ساکن کریں گے اور بعد میں الف کے ساتھ بدل کریں گے تاکہ بدل مبدل منہ کی جنس سے ہو جائے۔

سوال: لَيْسَ اصل میں لَيِسَ تھا۔ شرائط موجود ہیں قانون جاری کیوں نہیں کیا۔

جواب: پہلی وجہ یہ کہ لَیْسَ فعل ہے لیکن حرف کے ساتھ مشابہت قویہ رکھتا ہے وَ الْمُشَابِهَةُ فِيْ عَدَمِ الدَّلَالَةِ عَلَى الْحَدَثِ وَ الزَّمَانِ وَ مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا۔ جس طرح حرف پر قانون جاری نہیں ہوتا اسی طرح اس پر بھی نہیں۔ اور یہ لیس لفظا لیت کے مشابہ ہے اور معنیً ما اور لا کے مشابہ ہے۔

دوسری وجہ یہ فعل غیر متصرف ہے۔ البتہ تخفیف کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا (دستور المبتدی)

موزون	اصل	وزن	قانون		
فطَالَمَا	طَالَمَیَ	فَاعَلَ	قال		ضَارَبَ
یَدَّعِی	یَدْتَعِیَ	یُفْتَعَلُ	دال. قال		یَكْتَسِبُ
تَخْتَارُوْنَ	تَخْتَوِرُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	قال		تَكْتَسِبُوْنَ
قَامَتْ	قَوَمَتْ	فَعَلَتْ	قال		
دَعَا	دَعَوَ	فَعَلَ	//		نَصَرَ
//	اِوْدَعَا	اِفْعَلَا	یعد. همزه		اِمْتَنَعَا
//	//	//	//		//
//	اِوْدَعَنْ	اِفْعَلَنْ	// خفيفه		اِمْتَنَعَنْ
اِتَّقَى	اِوْتَقَیَ	اِفْتَعَلَ	اتقد. قال		
اَمِ رْتَابُوْا	اِرْتَوَبُوْا	اِفْتَعَلُوْا	قال. التقاء		اِكْتَسَبُوْا
وَقِفُوْهُمْ	اِوْقِفُوْا	اِفْعِلُوْا	یعد. همزه		
مُخْتَارَاتٌ	مُخْتَوَرَاتٌ	مفتعلات	قال	اسم مفعول	
//	//	//	//	//	
//	//	//	//	ظرف	

//	//	//	//	فاعل
لَنْ جَادُوْا	اِنْجَوَدُوْا	اِنْفَعَلُوْا	همزه. قال	اِنْصَرَفُوْا
وَ مْتَازُوْا	اِمْتَيَزُوْا	اِفْتَعَلُوْا	//	اِكْتَسَبُوْا
وَلْهُمْ	وَلّٰى	فَعَّلَ	قال	صَرَّفَ

قانون (۴۷) **التقائے ساکنین کا قانون** حکم ۵ شرائط ۱۰

التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہ و علی غیر حدہ؛ علی حدہ آن کہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدت کلمہ باشد، وما سوائے او علی غیر حدہ است وحکم علی حدہ خوالدن ساکنین است مطلقا وحکم علی غیر حدہ خوالدن ساکنین است در حالت وقف، پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اتفاقا سوائے سہ جا در اجوف، یعنی مصدر باب افعال و استفعال و اسم مفعول، چرا کہ دریں جا اختلاف است بعضے صرفیان اولیٰ را حذف می کنند وبعضے ثانی را، و اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت دادہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است و اگر در آخر نہ باشد اول را کسرہ، زیرا کہ در تحریک ساکن اصل است

وغیرا و بہ سبب عارضہ

اس قانون کا نام ہے **اَلتِقَائی سَاکِنَیْن** کا قانون ہے۔

فائدہ: التقائے ساکنین کہتے ہیں دو ساکنوں کا جمع ہونا اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ۔

التقائے ساکنین دو قسم پر ہیں۔(۱) التقائے ساکنین علی حدہ (۲) التقائے ساکنین علی غیر حدہ۔

علی حدہ کے لئے تین شرطیں ہیں اور علی غیر حدہ کے لیے سات صورتیں ہیں۔

علی حدہ کے لیے پہلی شرط

پہلی شرط یہ ہے کہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیرہ ہو احترازی مثال یَخِصِّمُوْنَ۔

دوسری شرط ساکن ثانی مدغم ہو احترازی مثال قَالُنَ

تیسری شرط ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال فِی الْقُرْآنِ

اتفاقی مثال : اِحْمَارٌ، اُحْمُوْرٌ، خُوَيْصَّةٌ۔

علی غیر حدہ کے لیے سات صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: پہلی شرط نہ پائی جائے ہو جیسے يَخِصِّمُوْنَ۔

دوسری صورت: دوسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے قَالُنَ

تیسری صورت: تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے اِضْرِبُوْنَّ۔

چوتھی صورت: پہلی اور دوسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے مُدَّ

پانچویں صورت: دوسری اور تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے اِضْرِبُو الْقوم

چھٹی صورت: پہلی اور تیسری شرط نہ پائی جائے ہو جیسے لِتُدْعَوُنَّ

ساتویں صورت: تینوں شرطیں نہ پائی جائیں جیسے قُلِ الْحق

نقشہ علی غیر حدہ

صورت اول	انتفائے شرط اول	جیسے يَخِصِّمُ
صورت دوم	انتفائے شرط دوم	جیسے قَالُنَ
صورت سوم	انتفائے شرط سوم	جیسے اِضْرِبُوْنَّ
صورت چہارم	انتفائے شرط چہارم	جیسے مُدَّ
صورت پنجم	انتفائے شرط دوم وسوم	جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ
صورت ششم	انتفائے شرط اول، سوم	جیسے لَتُدْعَوُنَّ
صورت ہفتم	انتفائے شرط جمع	جیسے قُلِ الْحَقَّ

اس قانون کے لئے پانچ حکم ہیں۔ ایک علی حدہ اور چار علی غیر حدہ کے لیے علی حدہ کا حکم۔

حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کے التقاء کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ التقائے ساکنین علی حدہ ہو احترازی مثال یَخصّمُونَ

اتفاقی مثال: اِحْمارٌ اُحْمُوْرٌ خُوَیْصّۃٌ۔

التقائے ساکنین علی غیر حدہ کا پہلا حکم

پہلا حکم التقائے ساکنین کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط التقائے ساکنین علی غیر حدہ حالت وقف میں ہو احترازی مثال یَخِصّمُوْنَ۔

اتفاقی مثال: عَلِیْمْ خَبِیْرْ

دوسرا حکم دو ساکنوں میں سے پہلے ساکن کو حذف کرنا واجب ہے جس کے لئے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط علی غیر حدہ حالت وقف میں نہ ہو احترازی مثال عَلِیْمْ، خَبِیْرْ

دوسری شرط پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو احترازی مثال یَخِصّمُوْنَ

اتفاقی مثال: قَالُنَّ سے قُلْنَ لَا تُهِیْنَنْ الْفَقِیْرَ سے لَا تُهِیْنَ الْفَقِیْرَ۔

تیسرا حکم دونوں ساکنوں میں سے جو ساکن آخر کلمہ میں ہو اس کو حرکت دینا واجب ہے۔ اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط علی غیر حدہ حالت وقف میں نہ ہو احترازی مثال عَلِیْمْ، خَبِیْرْ۔

دوسری شرط اول ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو احترازی مثال قُلْنَ۔

تیسری شرط دو ساکنوں میں سے کوئی ساکن آخر کلمہ میں ہو احترازی مثال یَخِصّمُوْنَ۔

اتفاقی مثال: لَوْ سْتَطَعْنَا سے لَوِ سْتَطَعْنَا۔

چوتھا حکم پہلے ساکن کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

اس کے لیے بھی تین شرطیں ہیں۔ پہلی دو شرطیں وہی ہیں

تیسری شرط کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہ ہو احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا۔

اتفاقی مثال: يَخْتَصِمُوْنَ سے يَخِصِّمُوْنَ پڑھنا واجب ہے۔

التقائے ساکنین کے پانچ مقامات ثبوت التقائے ساکنین علی غیر حدہ غیر حالت وقف (قانون کے خلاف) پانچ مقامات ثابت رہے گا۔

پہلا مقام: ہمزہ استفہام ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو جیسے آلْحَسَنُ عِنْدَكَ اصل میں ءَ اَلْحَسَنُ عِنْدَكَ ہمزہ اگر چہ درجہ کلام میں ہے مگر اس کا حذف جائز ہے اس لئے استفہام اور اخبار کے درمیان التباس ہو جائے گا شیخ رضی نے ہمزہ ثانی کی تبدیل ہونے کو ترجیح دی ہے۔

دوسرا مقام: جس کا نون ثقیلہ الف کے بعد ہو اِضْرِبَانِّ، اِضْرِبْنَانِّ ان مثالوں میں ثبات رہنے کی دو وجہ ہیں وجہ اول نون ثقیلہ بمنزل جزء کلمہ کے ہے وجہ دوم الف خفیف ہے جس کا رہنا موجب ثقل نہیں اسی وجہ سے اِضْرِبُوْنَّ اور اِضْرِبِیْنَّ میں واو۔ یاء موجب ثقل ہیں اس لئے حذف کر دیے جاتے ہیں۔

تیسرا مقام: حرف تنبیہ حرف قسم محذوف کے عوض ہو جو لفظ اللہ پر داخل ہو جیسے لَا هَا اللّٰہ اصل لَا هَا وَاللّٰہِ تھا حرف قسم کو حذف کر کے اس کے عوض ہائے تنبیہ لائے اور لا زائدہ یہاں دونوں ساکنوں کو اس لئے ثابت رکھا جاتا تا کہ عوض ورمعوض دونوں کا حف لازم نہ آئے۔

چوتھا مقام: جہاں پر کلمہ ای لفظ اللہ پر داخل ہو جیسے اَیْ اللّٰہ جو اصل میں اَیْ وَاللّٰہ تھا واو کو حذف کر دیا ہمزہ وسلی درج کلام میں گر گیا تو یا اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہوا یہاں پر اس لئے چابت رکھا جاتا ہے کہ اگر یا کو حذف کر دیا جائے اللہ بن جائے گا ہمزہ پر کسرہ لازم آئے گا جو کہ نا جائز ہے۔ ج دوسری خرابی اِلَّا اِسْتِثْنَائِیَه کے ساتھ التباس لازم آتا ہے جس کی صورت اِلّا ہو جائے گی۔

پانچواں مقام: اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ۔ بطان کا معنی وہ تسمہ جو اونٹ کے پیٹ پر

باندھا جاتا ہے یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ قحط سالی پڑ جائے۔ یہاں اثبات ساکنین اس لئے کہ واقعہ کی شدت اور عظمت باقی رہ جائے نیز مقصود جو کہ مدصور ہے وہ فوت نہ ہو جائے۔

فائدہ: تین مقام کے علاوہ تمام صرفیوں کا اتفاق ہے کہ اول ساکن کو حذف کیا جائے گا۔

تین مختلف فیہ مقامات۔

(۱) مصدر باب افعال از اجوف۔

(۲) مصدر باب استفعال از اجوف۔

(۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد از اجوف۔

امام سیبویہ کا مذہب: امام سیبویہ دوسرے ساکن کو حذف مانتے ہیں۔

اخفش کا مذہب: اخفش صاحب پہلے ساکن کو حذف مانتے ہیں امام سیبویہ استاذ ہیں اور اخفش شاگرد ہیں۔

دلائل و جواب بصورت مکالمہ:

سوال: امام سیبویہ سوال کرتے ہیں اے اخفش آپ مذکورہ امثلہ میں پہلے ساکن کو حذف کرتے ہو آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔

جواب: استاذ یم صاحب چونکہ قاعدہ یہی ہے کہ اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اس کو حذف کر دیتے ہیں اس قانون کی بناء پر یہاں پر بھی میں پہلے ساکن کو حذف مانتا ہوں۔

سوال: اخفش سوال کرتے ہیں استاذ یم صاحب کہ آپ مذکورہ تین مقامات میں دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہو آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب (۱) ضابطہ اَلزَّائِدَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ یعنی جو زائدہ لفظ ہوتا ہے وہ حذف کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور چونکہ مذکورہ تینوں مقامات میں دوسرا ساکن زائدہ ہے تو مذکورہ قاعدہ کی بناء پر دوسرے ساکن کو حذف کرتا ہوں۔

جواب (۲) قاعدہ ہے کہ تغیر وتبدل اکثر لام کلمہ میں ہوتا ہے تو چونکہ دوسرا ساکن لام کلمہ کے زیادہ قریب ہے اس وجہ سے دوسرے ساکن کو حذف کرتا ہوں۔

سوال: اخفش صاحب پھر سوال کرتے ہیں ساکن ثانی تو علامت ہے جیسے مَقْوُوْلٌ میں اسم مفعول کی علامت ہے اور ضابطہ ہے وَ الْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ تو آپ دوسرے ساکن کو حذف کر کے اس قاعدہ کی مخالفت کیوں کرتے ہو؟

جواب: اس کے چند جواب دیئے جاتے ہیں۔

(۱) امام سیبویہ یہ جواب دیتے ہیں یہ ضابطہ کلی نہیں اکثری ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی علامت بھی حذف ہو جاتی ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ زید کا رفع جو فاعل کی علامت ہے اس کو حذف کرنا جائز ہے۔

جواب (۲) یہ ہے کہ علامت اس وقت حذف نہیں ہوتی جب کلمہ میں صرف ایک علامت ہو۔ اور جہاں دو علامتیں ہوں وہاں ایک کا حذف کرنا درست ہوتا ہے اور اس مقام میں آپ کے قول کے مطابق اگر واؤ کو علامت تسلیم کرلیا جائے تو یہاں دو علامت ہیں۔ لہذا ان میں سے ایک کا حذف جائز ہے۔

(۳) ہم اس واؤ کو علامت ہی تسلیم نہیں کرتے۔ اس لیے کہ یہ واؤ عین کلمہ میں اشباع کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جو علامت نہیں۔

(۴) نیز علامت شئ کی وہ ہوتی ہے جو اس میں ہمیشہ موجود رہے اگر واؤ اسم مفعول کی علامت ہوتی تو مُکْرَمْ مُصَرَّفْ وغیرہ میں بھی واؤ موجود ہوتی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسم مفعول کی علامت واؤ نہیں ہے بلکہ میم ہے جو کہ ہر جگہ موجود ہے خواہ مجرد ہو خواہ مزید ہو۔

سوال: اخفش صاحب نے پھر سوال کر دیا کہ میں آپ کو ایک ایسی بہت ساری مثالیں پیش کرتا ہوں کہ جہاں دو ساکن جمع ہیں اول اصلی ہے اور ثانی زائدہ ہے۔ لیکن آپ ساکن اصلی کو حذف کرتے ہی اور زائدہ کو باقی رکھتے ہیں جیسے قاض اور تخاف، تبیع تقول سے جب امر بناتے ہیں تو پہلے تا کو حذف کیا اور لام کلمہ کو ساکن کیا تو خاف، بیع قول ہو گیا۔ اب

یہاں آپ اول ساکن کو حذف کر کے خف، بع قل پڑھتے ہو تو ایسے ہی مقوول وغیرہ میں بھی آپ اول ساکن کو حذف کر دیتے ایسا کیوں نہیں کرتے۔

جواب: امام سیبویہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کا سول بجا ہے لیکن آپ ایک ضابطہ سمجھیں کہ اگر دو ساکن جمع ہوں اور ثانی ساکن صحیح ہو تو پھر اول ساکن ہی کو حذف کریں گے خواہ اول ساکن صحیح ہو اصلی ہو یا زائدہ ہو جیسا کہ قاضی اور تخاف، تبیع تقول وغیرہ میں ثانی ساکن صحیح لہذا اول ساکن ہی کو حذف کریں گے جیسا کہ مقوول میں اول ساکن اصلی ہے اور ثانی صحیح نہیں ہے بلکہ معتل ہے لہذا یہاں ثانی کو حذف کریں گے اور اگر دونوں ساکن زائدہ ہوں تب بھی ثانی کو حذف کریں گے۔

(ثمرہ اختلاف)

ایک فقہی مسئلہ میں نکلتا ہے، اگر کسی نے بیوی سے اگر تو ن نے آج واو زائد کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے اس کی بیوی نے مَقُوْلٌ کا تکلم کرلیا تو علامہ اخفش اوران کے متبعین کے نزدیک طلاق ہو جائے گی کیونکہ پہلی واو اصلی تھی وہی حذف ہوئی جب کہ زائدہ موجود ہے اس کا تلفظ ہو گیا۔ لیکن امام سیبویہ اوران کے متبعین کے نزدیک طلاق نہیں ہوگی کیونکہ ثانی زائد تھی جو کہ حذف ہو چکی ہے اس لئے واو زائد کا تلفظ نہ ہوا۔

فیصلہ: علامہ مازنی صاحب فرماتے ہیں کہ سیبویہ کے دلائل قوی ہیں لیکن اخفش کی کلام بھی لطافت سے خالی نہیں ہے۔

التقائے ساکنین

(۱) التقائے ساکنین کے دوسرے حکم کے خلاف شاذ مثالیں آلْمَنَ آلْحِیْنَ ، اِضْرِبَانٌ، اَیُ اللہ ، اَ لَا ھَا اللہ ، حَلَقَتَا الِبطَالُ الْبَاطِنُ، یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ۔

یقول یبیع کا قانون

(۱) ناقص کے لیے مطلقا کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ناقص میں اصل میں سالم ہو یا نہ

ہو ہر حال میں قانون جاری ہوتا ہے جیسے رمعو، یرمعو، جس کے ماضی میں واو سالم ہے۔
پھر بھی قانون جاری ہوتا ہے۔

قانون (۵۸) **قلن طلن کا قانون** **حکم ۱۔ شرائط ۵**

هر واو غیر مکسور که در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شده، بیفتد فا کلمه او را حرکت ضمه می دهند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **قُلْنَ طُلْنَ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم ماضی معلوم میں فاءکلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط واو غیر مکسور ہو احترازی مثال خِفْنَ اصل خَوِفْنَ تھا۔

دوسری شرط ماضی معلوم میں ہو احترازی مثال یَخَفْنَ۔

تیسری شرط ثلاثی مجرد میں ہو احترازی مثال اَقُمْنَ۔

چوتھی شرط اجوف میں ہو احترازی مثال دَعَتْ۔

پانچویں شرط اجوف میں الف ہو کر گر جائے احترازی مثال قَالَ بَاعَ۔

اتفاقی مثال: قُلْنَ طُلْنَ اصل قَوَلْنَ طَوُلْنَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح تھا تو قَالَ بَاعَ والے قانون سے واو کو الف سے بدل دیا قَالْنَ طَالْنَ ہو گیا پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو قَلْنَ طَلْنَ ہو گیا پھر اسی قانون سے فاءکلمہ کو حرکت ضمہ کی دی قُلْنَ طُلْنَ ہو گیا۔

قانون (۴۹) خِفنَ بِعنَ کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۵

هر واو مکسور ویائے مطلقا که در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شده بیفتد فا کلمه او را حرکت کسره می دهند وجوبا

اس قانون کانام ہے **خِفنَ بِعنَ** کا قانون ہے۔جس کے لئے ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ماضی معلوم میں فاءکلمہ کوحرکت کسرہ کی دیناواجب ہے۔

پہلی شرط واومکسوراوریاءمطلقا ہو۔احترازی مثال قُلْنَ طُلْنَ

دوسری شرط ماضی معلوم میں ہواحترازی مثال یَهَبْنَ

تیسری شرط ثلاثی مجرد میں ہواحترازی مثال اَطَرْنَ

چوتھی شرط اجوف میں ہواحترازی مثال رَمَتْ اصل رَمَیَتْ تھا۔

پانچویں شرط اجوف میں الف ہوکرگر جائے
احترازی مثال خَافَ بَاعَ۔

اتفاقی مثال: خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھاقال باع والے قانون سےواوکوالف سے بدل دیاخافن پھر التقائے ساکنین ہواپہلا مدہ تھااس کوحذف کیاتوخَفْنَ ہوگیا پھراس قانون سے خِفْنَ ہوگیا۔

سوال: لَسْتَ میں خِفْنَ بِعْنَ کا قانون کیوں جاری نہیں کیا گیایعنی فاءکلمہ کوکسرہ کیوں نہیں دی گئی۔

جواب: ایک شرط مفقود ہے(کہ واویاءالف ہوکہ گرجائے)تو قانون کیسے جاری ہوسکتا ہے۔

سوال: لَیِسْتَ سے لَسْتَ کیسے بن گیا۔

جواب: لَیسَ میں عین کلمہ کو ساکن کیا گیا تھا پھر تا ضمیر مرفوع لاحق ہوئی تو التقائے ساکنین ہو لَیْسْتَ تو خلاف قانون پہلے ساکن کو حذف کر دیا لَسْتَ ہوا (شروح الشافیہ، دستور المبتدی) یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ یاء کا حذف قال اور التقائے کی وجہ سے ہر گز نہیں۔

فائدہ: واو مکسور سے مراد واو عام ہے مکسور العین ماضی میں ہو جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ یا مضارع میں جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے طِحْنَ دراصل طَوِحْنَ (نوادر الاصول)

یہاں پر کچھ متقدمین متاخرین کا اختلاف ہے جس کی تفصیل۔ رکاز الاصول۔ فوائد حقیقہ۔ الحفیہ میں ملاحظہ فرمائیں

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
کُنَّ	کَوُنْنَ	فَعُلْنَ	// قلن	نَصَرْنَ
بِعْتِ	بَیَعْتِ	فَعَلْتِ	// خفن	ضَرَبْتِ
حُلْتُمَا	حَوَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	// قلن	ضَرَبْتُمَا
مِدْعَاةٌ	مِدْعَوَةٌ	مِفْعَلَةٌ	قال	مِضْرَبَةٌ
فُزْتُ	فَوَزْتُ		قال. التقاء. قلن	قُلْتُ
اِتَّعَلْتُ	تَوَعَّلْتُ	تَفَعَّلْتُ	القد	تَصَرَّفْتُ
اِمْبَجْتُ	اِنْ بَجَوْتُ	فَعَلْتُ	قال. التقاء. ینبغی	ضَرَبْتُ
کُنْتُمْ	کَوَنْتُمُوْ	فَعَلْتُمُوْ	قال. التقاء. قلن ضربتم	ضَرَبْتُمْ
طِحْنَ	طَوِحْنَ	فَعِلْنَ	خفن //	عَلِمْنَ

زِدْنَا	زَيَدْنَا	فَعَلْنَا	//	ضَرَبْنَا
زُرْتُ	زَوَرْتُ	فَعَلْتُ	قال. التقاء. قلن	قُلْتُ
مِتُّمْ	مَوِتْتُمْ	فَعِلْتُمْ	// خفن	عَلِمْتُمْ

قانون (۵۰) **یقول یبیع کا قانون** حکم ۱ . شرائط ۱۲

هزواو و یا مضموم یامکسور متوسط یا درحکم متوسط که دراصل سلامت لماند باشد و درناقص ثلاثی مجرد مطلقا، درفعل متصرف باشد، یادرمتعلقات وے بحز فعل حقیقی یاحکمی ازاجوف و تَفْعَلِيْنَ ازناقص حرکت آن واو، و یانقل کرده بماقبل می دهند وجوبا بشرطیکه آن واو و یاء بدل از همزه، وضمه و کسره آنها منقول از همزه و ما قبل آنها مفتوح و مده و لین زائده و الف نباشد وهم وزن فعل متعارف نباشد

اس قانون کا نام ہے **یَقُوْلُ یَبِیْعُ** کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں تین وجودی ہیں اور نو عدمی ہیں

حکم واو اور یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے خواہ ماقبل ساکن ہو یا متحرک۔

وجودی شرطیں

پھلی شرط واو یاء مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال یَقْوُلُ یَبْيِعُ ۔

دوسری شرط حقیقتاً یا حکماً درمیان میں ہو احترازی مثال یَدْعُوْ یَرْمِی۔

تیسری شرط فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہو احترازی مثال مَااَقْوَلَهٗ، اَبْيِعْ بِهٖ۔

عدمی شرطیں

پھلی شرط واو اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال یَعْوِرُ یَسْيِدُ

دوسری شرط فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف سے نہ ہو احترازی مثال قُوِلَ بُيِعَ۔

تیسری شرط تفعلین ناقص سے نہ ہو احترازی مثال تَدْعُوِيْنَ۔

چوتھی شرط واو اور ہمزہ سے تبدیل نہ ہو احترازی مثال سُوِلَ

مُسْتَهْزِيُوْنَ۔

پانچویں شرط واو اور یا کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال یَسُوْءُ، یَجِیُٔ۔

چھٹی شرط واو اور یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احترازی مثال قَوَلَ بَیَعَ۔

ساتویں شرط واو اور یاء کا ماقبل الف نہ ہو۔ احترازی مثال مَقَاوِلُ مَبَایِعُ۔

آٹھویں شرط یہ ہے کہ واو یاء کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو احترازی مثال بَیُوْلٌ، مُبَیِّعٌ۔

نویں شرط واو یاء ایسے اسم میں نہ ہو جو قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہم وزن ہو جائے احترازی مثال تَحْوِیْلٌ، تَمْیِیْزٌ۔

اتفاقی مثال: یَقْوُلُ یَبْیِعُ واو مضموم اور یاء مکسور درمیان میں آ گئی تو اس قانون سے واو یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یَقُوْلُ یَبِیْعُ ہو گیا۔

فائدہ: افعال مُتَصَرِّفَہ سے مراد وہ افعال جن کا واحد تثنیہ اور جمع آتا ہو جیسے ماضی اور مضارع امر۔ اور متعلقات سے مراد چھ اسماء مشتقہ اور مصدر ہیں۔ (۱) اسم فاعل۔ (۲) اسم مفعول۔ (۳) صفت مشبہ۔ (۴) اسم تفضیل۔ (۵) اسم ظرف۔ (۶) اسم آلہ

فائدہ: عدمی کی شرط اول کا تعلق ناقص سے نہیں ناقص مطلقاً جاری ہو گا خواہ واوی یا یائی ہو۔ اور عام ہے کہ اصل میں سلامت رہی ہو یا نہ جیسا کہ عبارت سے واضح ہے۔

فائدہ: چند کلمات ایسے ہیں جو باوجود شرائط کے قانون جاری نہیں ہوتا۔ مَدْیُوْنٌ۔ مَعْیُوْبٌ۔ مَصْوُوْنٌ۔ مَعْیُوْنٌ۔ مَخْوُوْطٌ۔ مَصْوُوْغٌ۔ مَطْیُوْبٌ۔ یہ کلمات شاذ ہیں۔

قانون (۵۱) قیل بیع کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۶

در فُعِلَ از اجوف نقل حرکت و حذف حرکت و اشمام و در
تَفْعُلِیْنَ از ناقص نقل حرکت و اُثبات وے جائز است

اس قانون کا نام ہے **قِیلَ بِیعَ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں پہلے حکم کے لیے چار شرطیں ہیں ایک وجودی تین عدمی اور دوسرے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں ایک وجودی ایک عدمی۔

پہلا حکم تین وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) حذف حرکت (۳) اشمام تینوں جائز ہے۔

پہلی شرط فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف سے احترازی مثال دُعِی رُمِی۔

دوسری شرط واو یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال عُوِرَ صُیِدَ۔

تیسری شرط واو یاء ہمزہ سے تبدیل نہ ہو احترازی مثال سُوِلَ جو اصل میں سُئِلَ تھا

چوتھی شرط واو و یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال سُوِلَ جو اصل میں سُوئِلَ تھا۔

اتفاقی مثال: فعل حقیقی کی قُوِلَ بُیِعَ اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① نقل حرکت یعنی واو یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو قِوْلَ بِیْعَ ہو گیا۔ پھر قِوْلَ میں میعاد کا قانون جاری ہوا تو قِیْلَ ہو گیا۔

② دوسری وجہ حذف حرکت یعنی کہ واو یاء کی حرکت کو حذف کر دی تو قُوْلَ، بُیْعَ ہو گیا پھر بُیْعَ پر یوسر کا قانون جاری کیا تو بُوْعَ ہو گیا۔

③ تیسری وجہ اشمام ہے۔

فُعِلَ حکمی کی **اتفاقی مثال**: اتفاقی مثال اُنْقُوِدَ اُخْتُیِرَ اس کی تعلیل ماقبل کی طرح ہے۔

فائدہ: فُعِلَ حقیقی جس کا وزن حقیقۃً فُعِلَ ہو اور فُعِلَ حکمی جس کا وزن کچھ حرف کے حذف کرنے کے بعد فُعِلَ ہو جائے جیسے اُتْقُوِدَ اس سے ان کو ہٹا دیا جائے تو قُوِدَ بروزن فُعِلَ کا وزن باقی بچتا ہے۔

دوسرا حکم دو وجہ پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) اثبات دونوں جائز ہے۔

پہلی شرط تَفْعُلِينَ ناقص سے ہو احترازی مثال تَقُوْلِين۔

دوسری شرط واو یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال تَعُوْرِيْنَ، تَصُيُدِيْنَ **اتفاقی مثال** تَدْعُوِيْنَ کو دو وجہ پڑھنا جائز ہے۔

① اثبات یعنی جیسے ہے ویسے پڑھنا۔

② نقل حرکت یعنی واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو تَدْعِوْيْنَ ہو گیا پھر واو ساکن ماقبل مکسور تھا تو معیاد والے قانون سے واو کو یاء سے بدل دیا تَدْعِيْيْنَ ہو گیا پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو تَدْعِيْنَ ہوا۔

اشمام: اشمام کی تعریف یہ ہے کہ کسر کو ضمہ کی طرف اور یاء ساکن کو واو کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
طِيْحُوْ	طُوِحُوْا	فُعِلُوْا	یقول	ضُرِبُوْا
اُخْتُوْرَتْ	اُخْتُوِرَتْ	اُفْتُعِلَتْ	//	اُكْتُسِبَتْ
جُوْعَ	جُوِعَ	فُعِلَ	یقول	
اُنْقِسْتَ	اُنْقُيِسْتَ	اُنْفُعِلْتَ	قال. التقاء	اُنْصُرِفْتَ
اِزَّيَّلُوْا	تَزَيَّلُوْا	تَفَعَّلُوْا	خصم	تَصَرَّفُوْا

اُمْبُعَ	اُنْبُعَ	اُفْعُلَ	ينبغى. يقول	اُنْصُرْ
غِيْضَ الماء	غُوِضَ	فُعِلَ	يقول. ميعاد	ضُرِبَ
وَ اسْتَوَتْ	اِسْتَوَيَتْ	اِفْتَعَلَتْ	قال. التقاء	
وَ اَطِيْعُوْا	اَطْيِعُوْا	اَفْعِلُوْا	يقول	اَكْرِمُوْا
اِسْتَجِبْ	اِسْتَجْوِبْ	اِسْتَفْعِلْ	يقول. ميعاد. التقاء	اِسْتَخْرِجْ
مُنِيْبِيْنَ	مُنْيِبِيْنَ	مُفْعِلِيْنَ	يقول	مُكْرِمِيْنَ
يَمُتْنَ	يَمُوْتْنَ	يَفْعُلْنَ	يقول. التقاء	يَنْصُرْنَ
لَطُلْنَانِّ	اُطْوُلْنَانِّ	اُفْعُلْنَانِّ	// همزه	اُنْصُرْنَانِّ
لَيَلْنَ	لَنْ. يَلِنَ	فَعِلَ	يرملون. شهد	عَلِمَ
لَمْ تَعِظُوْنَ	تَوْعِظُوْنَ	تَفْعِلُوْنَ	يعد	يَضْرِبُوْنَ

قانون (۵۲) **يقال يباع كا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۱۲

هر واو و یاء متوسط مفتوح که در اصل سلامت نه مانده باشد، در فعل متصرف باشد یا متعلقات وے سوائے کلمه اسم که بروزن اَفْعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن مظهر باشد فتحش را نقل کرده بما قبل داده آن را بالف بدل کنند وجوبا بشرطیکه آن کلمه ملحق و بمعنی لون وعیب و صیغة آله نه باشد

اس قانون کا نام ہے **يُقَالُ يُبَاعُ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں چھ وجودی شرطیں اور چھ عدمی شرطیں ہیں۔

پھلا حکم واو اور یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

وجودی شرطیں

پھلی شرط واو اور یاء مفتوح ہو احترازی مثال يَقُوْلُ، يَبِيْعُ۔

دوسری شرط حقیقتاً یا حکماً درمیان میں ہو احترازی مثال لَنْ يَّدْعُوَ، لَنْ يَّرْمِيَ

تیسری شرط فعل متصرف یا اس کی متعلقات میں سے ہو احترازی مثال مَا اَقْوَلَهٗ، مَا اَبْيَعَهٗ

چوتھی شرط ماقبل حرف صحیح ہو احترازی مثال قَاوَلَ، بَايَعَ۔

پانچویں شرط ماقبل حرف صحیح ساکن ہو احترازی مثال قَوَلَ، بَيَعَ۔

چھٹی شرط ماقبل حرف صحیح ساکن مظہر ہو احترازی مثال قَوَّلَ، بَيَّعَ۔

عدمی شرطیں

پھلی شرط واو یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال يُعَوِّرُ، يُسَيِّدُ۔

دوسری شرط کلمہ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال اَقْوَلُ، اَبْيَعُ۔

دوسری شرط کلمہ ملحق میں نہ ہو احترازی مثال جَھْوَرَ جو دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے **چوتھی شرط** لون کے معنے میں بھی نہ ہو احترازی مثال اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ۔

پانچویں شرط رنگ کے معنے میں نہ ہو احترازی مثال اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ۔

چھٹی شرط واو اور یاء دو ساکنوں کے درمیان حقیقتاً یا حکماً نہ ہوں احترازی مثال مِقْوَالٌ، مِبْیَاعٌ۔

اتفاقی مثال : یَقْوَلُ، یَبْیَعُ واو یاء مفتوح درمیان میں آ گئی اور ماقبل حرف صحیح ساکن تھا تو اس قانون کو جاری کیا کہ واو یاء کی حرکت فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دی اور واو یاء کو الف سے تبدیل کیا تو یَقَالُ، یَبَاعُ ہو گیا۔

فائدہ : اِقْوَامًا، اِسْتِقْوَامًا میں آخری شرط مفقود ہے یعنی بَیْنَ السَّاکِنَیْنِ ہے قانون کیوں جاری ہوتا ہے۔

جواب : یہ مصادر ہیں اور مصادر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں۔ لہذا جب ان کے افعال میں تعلیل ہو چکی ہے تو ان میں بھی تعلیل ہو گی۔ یہ جواب علی مذہب الکوفیین ہے فتدبر۔

سوال : یَقُلْنَ اور لَمْ یَقُلْ مصدر نہیں اور بین الساکنین ہیں پھر کیوں قانون جاری ہوتا ہے

ہماری مراد ساکنین سے سکون لازمی ہے اور یہ لام کلمہ کا سکون عارضی ہے۔

فائدہ : چند کلمات یہاں بھی شاذ ہیں یعنی شرائط کے باوجود قانون جاری نہیں اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَابٌ، اِسْتَرْوَحَ، اَجْوَدَ، اَطْوَلَ، اَغْیَلَتْ، اَخْیَلَتْ، مَقْوَدَةٌ، مَصْیَدَةٌ، مَشْوَرَةٌ، مَدْیَنَ اور سیبویہ فرماتے ہیں یہ جمیع شواذ مذکورہ تعلیلاً بھی مسموع ہیں مگر اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَرْوَحَ، اَغْیَلَتْ (رضی شرح شافیہ)۔

یُضْرَبُوْنَ	یقال	یُفْعَلُوْنَ	یُطْوَعُوْنَ	یُطَاعُوْنَ
اِسْتِخْرَاجٌ	// اقامۃ	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتِفْوَادٌ	اِسْتِفَادَةٌ

اِقَامِ الصَّلٰوۃِ	اِقْوَامِ	اِفْعَالٌ	//	
اَمَتْنَا	اَمْوَتْنَا	اَفْعَلْتَ	يقال. التقاء	اَكْرَمْتَ
لَسْتَعِدْنَ	اِسْتَعْوِدْنَ	اِسْتَفْعِلْنَ	يقول. ميعاد. التقاء	

ان صیغوں کوحل کریں

اَطَعْنَا	لَاتَزَالُ	لَااُعَادَنَّ	مَقَالَہٗ	اِجَارَہ
لَنْ طَاحِ	مُسْتَغَاث	اِسْتِخَارَہ	تُنَحْنَ	اَنَارَہٗ
اِنَامَۃً	مُنَوَّنِيْنَ	اِسْتَجَارُكُوْ	لَمْ تُنَحْ	

قانون (۵۳) قائل بائع کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۲

ھر واو، ویاء کہ واقع شود بعد از الف فاعل کہ در اصل سلامت نماندہ باشد یا اصل او نباشد آن واو، ویا را بہ ھمزہ بدل کنند وجوبًا

اس قانون کا نام ہے **قَائِلْ بَائِعْ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم واو اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو اور یاء الف فاعل کے بعد ہو احترازی مثال مَقَاوِلُ، مَبَايِعُ۔

دوسری شرط واو یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کا اصل ہی نہ احترازی مثال عَاوِرَ، صَايَدَ۔

اتفاقی مثال: قَاوِلْ بَايِعْ واو یاء الف فاعل کے بعد آ گئی تو واو یاء کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا تو قَائِلْ بَائِعْ ہو گیا۔

فائدہ: شاك شاذ ہیں۔ اس لیے کہ یہ اصل میں شَاوِكٌ تھا اب یہ واؤ الف فاعل کے بعد واقع ہے اور اصل میں سلامت بھی نہیں ہے تو قیاس کا تقاضہ یہ تھا کہ اس واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہوتا لیکن اس مقام میں واجب نہیں ہے بلکہ صرف جائز ہے اور اسمیں تین صورتیں جائز ہیں۔

اول صورت: یہ ہے کہ چونکہ یہ واؤ الف کے بعد واقع ہے اور اصل میں سلامت بھی نہیں تو اس کو ہمزہ سے بدلکر شائك پڑھا جائے۔

ثانی صورت: یہ ہے کہ اس ہمزہ کو حذف کر کے شاك پڑھا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

ثالث صورت: یہ ہے کہ قلب مکانی کی جائے تو شاوك سے شاكو ہو گیا اب واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا تو شاكی تھا۔ اب یاء پر ضمہ ثقیل یا تھا تو اس کو حذف کر دیا تو شاكین ہو گیا اب اول ساکن مدہ کو حذف کر دیا تو شاك پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ: قنية اصل میں قنو تھا اس میں واؤ کسرہ کے بعد نہیں ہے بلکہ سکون کے بعد ہے

لیکن اس کے باوجود قانون جاری کیا ہے اس لیے کہ یہ شاذ ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ حرف ساکن کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور وہ عدم کے حکم میں ہے لہذا واؤ کسرہ کے بعد ہے اور شاذ نہیں ہے۔

سوال: اگر حرف ساکن عدم کے حکم میں ہے تو پھر قاول اور بایع میں بھی الف ساکن کو عدم کے حکم میں شمار کریں تو پھر واؤ اور یاء متحرک اور ماقبل مفتوح ہوگا تو پھر اس پر قال والا قانون کیوں نہیں جاری کیا؟

جواب: اگر واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کر دیں تو پھر ایک الف التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا تو پھر قال باع ہو جائے گا تو پھر ثلاثی مزید فیہ کا ثلاثی مجرد کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

فائدہ: فاعل کی چار قسمیں ہیں۔ ① فاعل صفتی جیسے ضارب اس کو اسم فاعل کہتے ہیں۔ ② فاعل مصدری یعنی مصدر جو فاعل کے وزن پر ہوں جیسے کاذبۃ ③ فاعل اسمی یعنی فاعل جامد جیسے کاہل ④ فاعل نسبتی یعنی اسم جو فاعل کے وزن پر ہو اور ذو کذا کے معنی میں ہو اور ذو کذا سے مراد مشتق منہ ہے جیسے تامر بمعنی ذو تمر اور لابن بمعنی ذو لبن، دافق بمعنی ذو دفق۔

فائدہ: بعض حضرات اسم فاعل کی یاء تصغیر کے بعد والے حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کر دیتے ہیں قُوَيْوِلٌ سے قُوَيْئِلٌ اور بُوَيِّعٌ سے بُوَيْئِعٌ پڑھتے ہیں لان اسم الفاعل الاجوف لا یرد الی اصلہ وقت التصغیر (شافیہ)

فائدہ: چند کلمات یہاں بھی شاذ ہیں ھار، ھاع، لاع، اصل میں ھایر، ھایع، لایع خلاف قانون عین کلمہ کو حذف کر دیا حالانکہ اس قانون کے مطابق ہمزہ سے بدلنا تھا (مراح الارواح)۔

فائدہ: باب كَانَ يَكُوْنُ پر جب حرف جازم داخل ہو جائے تو نون اصلی کو حذف کرنا جائز ہے لَمْ اَكُ، لَمْ نَكُ۔

فائدہ: استطاع کے باب میں خلاف قیاس تاءِ استفعال کو جوازاً حذف کردیا جاتا ہے جیسے فما اسطاعوا، لم تسطع۔

قانون (۵۴) قیال ریاض حیاض کا قانون

حکم ۱ ۔ شرائط ۱۴

هر واو که واقع شود در مقابله عین کلمه مصدر یا جمع در فعل
و واحد سلامت نماند باشد یا در واحد ساکن و در جمع قبل
الف باشد ما قبلش مکسور، آن واو را بیا بدل کرد
لزوجوبا بشرطیکه لام کلمه وے معلل نباشد

اس قانون کا نام ہے **قِیَامٌ قِیَالٌ رِیَاضٌ حِیَاضٌ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور شرطوں کی تین جماعتیں ہیں پہلی دو جماعتوں کے لئے چار چار شرطیں ہیں اور تیسری جماعت کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

حکم واو کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال وَاعِدٌ

دوسری شرط واو مصدر میں ہو احترازی مثال عِوَضٌ

تیسری شرط واو فعل میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال قِوَامٌ

چوتھی شرط واو کا ماقبل مکسور ہو احترازی مثال قَوْلٌ۔

اتفاقی مثال: قِوامٌ سے قِیَامٌ ہوا۔

دوسری جماعت کی شرطیں

پہلی شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال وَاعِدٌ

دوسری شرط واو جمع میں ہو احترازی مثال عوض

تیسری شرط واو واحد میں سلامت نہ رہی ہو احترازی مثال عِوَارٌ

چوتھی شرط واو کا ماقبل مکسور ہو احترازی مثال قَوْلٌ ۔

اتفاقی مثال: نِوَانٌ سے نِیَانٌ ۔

تیسری جماعت کی شرطیں

پہلی شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال واعد

دوسری شرط واو جمع میں ہو احترازی مثال عِوَضٌ

تیسری شرط واو واحد میں ساکن ہو احترازی مثال طِوَالٌ جس کا واحد طَوِیْلٌ ہے۔

چوتھی شرط واو جمع میں الف سے پہلے ہو کِوَزَةٌ جس کا مفرد کُوْزَةٌ ہے۔

پانچویں شرط واو کا ماقبل مکسور ہو احترازی مثال اَقْوَالٌ

چھٹی شرط لام کلمہ معلل نہ ہو احترازی مثال رِوَاءٌ۔

اتفاقی مثال: رِوَاضٌ سے رِیَاضٌ ، حِوَاضٌ سے حِیَاضٌ پڑھنا واجب ہے۔

(صفحہ ۱۰۹ سے دوسری فاعل شروع کردی گئی)

قویل قویلة کا قانون

ہر واو، و یاء کہ جمع شود در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ اول ایشان ساکن لازم غیر مبدل باشد آن واو را یا کردہ در یاء ادغام می کنند وجوبا سوائے واو عین کلمہ بعد از یائے تصغیر کہ در مکبر سالم باشد چرا کہ آن واو را بیا بدل کردہ شود جوازا۔

اس قانون کا نام ہے **قُوَيْلٌ قُوَيْلَةٌ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لیے چھ چھ شرطیں ہیں۔ پہلے حکم کے لیے تین وجودی اور تین عدمی شرطیں ہیں۔

دوسرے حکم کے لیے چار وجودی اور دو عدمی شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو اور یاء کو یاء کر کے یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ وجودی شرطیں

پہلی شرط واو اور یاء ایک کلمے میں جمع ہوں احترازی مثال ابو یوسف ۔

دوسری شرط اول ساکن ہو احترازی مثال قُوَيْلَى

تیسری شرط سکون لازمی ہو احترازی مثال قُوِیَ

عدمی شرطیں۔

چوتھی شرط کلمہ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو احترازی مثال اَيْوَمُ ۔

پانچویں شرط غیر مبدل ہو احترازی مثال بُوْيِعَ۔

چھٹی شرط واو عین کلمے کے مقابلے میں بعد یائے تصغیر کے مکبر میں سالم نہ ہو احترازی مثال مُقَيْوِلٌ، مُقَيْوِلَةٌ۔

اتفاقی مثال: قُوَيْوِلٌ، قُوَيْوِلَةٌ۔ واو یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئیں پہلا ساکن تھا تو اس قانون کو جاری کیا کہ واو کو یاء کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو قُوَيْلٌ قُوَيْلَةٌ ہو گیا۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں۔

واوعین کلمے کے مقابلے میں بعد یائے تصغر کے مکبر میں سالم نہ ہو۔احترازی مثال قویول ، قویولۃ۔

اتفاقی مثال: مُقَیوِلٌ،مُقَیوِلَۃٌ سے مقیّلٌ مقیّلۃٌ پڑھنا جائز ہے۔

① شرط یہ ہے کہ حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں ہوں حقیقتاً کی مثال قویل ہے اور حکماً کی مثال مسلمی

② جہاں لکھا ہے مکبر متحرک نہ ہوں اس کا معنی ہے۔مکبر میں سالم ہوں۔

موزون	اصل	وزن	قانون	نظیر
زَائِرِیْنَ	زَایِرِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	قائل	ضَارِبِیْنَ
لَنْ یَّقِادِیْ	اِنْقِوَادٌ	اِنْفِعَالٌ	قیال	اِنْصِرَافٌ
غَائِطَتَانِ	غَایِطَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	قائل	ضَارِبَتَانِ
زِیَاحٌ	زِوَاحٌ	فِعَالٌ	قیال	ضِرَابٌ
لَتُخِیَافُوْ	خِوَافٌ	//	تنوین. شهید	//
هَائِبِیْنَ	هَایِبِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	قائل	
طُوَیِّحٌ	طُوَیْوِحٌ	فُوَیْعِلٌ	قویل	ضُوَیْرِبٌ
مُطَیِّحٌ	مُطَیْوِحٌ	مُفَعِیْلٌ	//	مُضَیْرِبٌ
هُوَیِّبَۃٌ	هُوَیْوِبَۃٌ	فُوَیْعِلَۃٌ	//	ضُوَیْرِبَۃٌ
وَیَبِیْغُوْنَ	یَبْغِیُوْنَ	یَفْعِلُوْنَ	یقول. یوسر. التقاء	یَضْرِبُوْنَ
مُخَیِّفَۃٌ	مُخَیْوِفَۃٌ	مُفَیْعِلَۃٌ	قویل	

قانون (۵٦) قولن کا قانون حکم ۱، شرط ۱

هر حرف علت که بباعث بیفتد بوقت دور شدن آن باز آید وجوبا

اس قانون کا نام ہے **قُوْلُنَّ** کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم حذف شدہ حرف علت کو واپس لانا واجب ہے۔

پہلی شرط حرف علت کے حذف ہونے کا سبب ختم ہو گیا ہے احترازی مثال قُلْنَ۔

اتفاقی مثال: قُلْ سے قُوْلُنَّ ہوا۔

کل قوانین	کل حکم
وجوبی قانون	وجوبی
جوازی قانون	جوازی
کل شرائط	اتفاقی مثال
عدمی شرائط	احترازی مثال
وجوبی شرائط	
وجوبی	
جوازی	
ایک حکم والے قانون	دو حکم والے قانون
تین حکم والے قانون	پانچ والے قانون

اجوف کے قوانین کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
قَالَ	قَوَلَ	فَعَلَ	قال باع
//	قَوْلْ	فَعْلْ	//

شِنٌّ	شَيِنْنَ	فَعِلْنَ	قال۔التقائے۔ خفن۔ادغام
لَا يَغْتَبْ	لَا يَغْتَيِبْ	لَا يَفْتَعِلْ	قال التقائے ساکنین
قُلْنَ ۳	قَوَلْنَ	فَعَلْنَ	قال التقائے قلن طلن
//	قُوِلْنَ	فُعِلْنَ	یقول التقائے ہمزہ وصلی
اُدَنَّ	اُدْوُنَنَ	اَفْعُلْنَ	یقال التقائے ادغام
لُمْتُنَّنِی	لُوِمْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	قال التقائے قلن طلن
سِيرِیْ	اِسْيِرِیْ	اِفْعِلِیْ	یقول ہمزہ وصلی
لَشْتَ	اِشْتَوَدْتَ	اِفْتَعَلْتَ	قال سین وعدت ہمزہ
لَنْ صَامَ	اِنْصَوَمَ	اِنْفَعَلَ	قال ہمزہ
لَنْ ۲ عدد	اِوْلُنْ	اِفْعُلْ	امر۔بعد۔ہمزہ
//	اِلْيُنْ	اِفْعُلْ	یقال۔التقائے ۔ہمزہ

قُوْلُوْا ۴ عدد	اُقْوُلُوْا	اُفْعُلُوْا	یقول۔التقائے ہمزہ
//	اُقْوُلُنْ	اُفْعُلُنْ	////خفیفہ
//	قُوْلُوْا	فُعِلُوْا	یقول
//	قُوْلِیُوْا	فُوْعِلُوْا	یقول۔یوسر۔التقائے
یَکْسِبُوْنَ	یَکْتَسِبُوْنَ	یَفْتَعِلُوْنَ	سین۔التقائے۔خود
فَاسْتَعِذْ	اِسْتَعْوِذْ	اِسْتَفْعِلْ	یقول۔ التقاء
لم نستحوذ			
مَنْصُوْرٌ ۴ عدد	براصل	مَفْعُوْلٌ	
//	نُصُوْرٌ	فُعُوْلٌ	شہد
//	اَنْصُوِرَ	اَنْفُعِلَ	یقول ہمزہ
//	مَنْ صُوِرَ	فُعِلَ	یقول
اَزَتُّ	اَزْوَدْتُ	اَفْعَلْتُ	یقال۔التاء۔وعدت
قَدْ خَلَتْ	خَلَیَتْ	فَعَلَتْ	قال۔التقاء
اَطِیْعُوْنَ	اَطْیِعُوْا	اَفْعِلُوْا	یقول
لَمْ نَكُ	لَمْ نَكُوْنُ	لَمْ نَفْعُلْ	یقول۔التقاء
دِنَاهُمْ	دَوِنْنَا	فَعِلْنَا	قال۔التقاء۔ظن

اِشَاعَۃً	اِشْوَاعًا	اِفْعَالًا	یقال۔التقاء۔اقامۃ
وَسِیْقَ	سُیِقَ	فُعِلَ	یقول
لَمْ تَدَعْ ۴	لَمْ تَوْدَعْ	لَمْ تَفْعَلْ	یعد
//	//	//	//
//	لَمْ تَدْوَعْ	//	یقال۔التقاء
//	//	//	//
اَنْ اخْتَرْتُ	اِخْتَیَرْتُ	اِفْتَعَلْتُ	قال۔التقاء۔ ہمزہ
طَاهَا ۲ عدد	طَوَهَا	فَعَلَا	قال
//	طَاهَیَ	فَاعَلَ	قال
لَا تَلُوْمُوْنِیْ	لَا تَلْوُمُوْا	لَاتَفْعُلُوْا	یقول
ثُمَّ جِئْتَ	جِیْئْتَ	فَعَلْتَ	قال۔التقاء ۔خفن
هُنَّ صُرْنَ	هَلْ نَصَرْنَ	فَعَلْنَ	شمسی
لَنْ صَرٰی	اِنْصَرَیَ	اِفْعَلَیَ	قال۔ہمزہ
بَذْبُوْا	براصل	فُعِلُوْا	شہد
//	بَذْبِیُوْا	فَعِلُلُوْا	دحرجوا
لَجْتَبَهْ	اِجْتَبَیَ	اِفْتَعَلَ	قال ۔ہمزہ
گَانگَاكَ	گَانِگَانَ	فَاعِلَانِ	اضافت
اَنْ جَرُه ۷	اِنْجَزَیَ	اِنْفَعَلَ	قال

//	اَنْجَزَ	افعل	
//	نُجْزْ	فعل	شہد
//	فَعْلَلْ	دحرج	
//	جَزِهٖ		
//	جَزُهٗ		شہد
//	اَنْجَزُ		//
//		اَفْعَلُ	//
فِيْهَا ۴ عدد	اِفْيِهَا	اِفْعِلَا	يقول ۔ ہمزہ
//	//	//	//
//	اِفْيِهَنْ	اِفْعِلَنْ	////خفیفہ
//	فِيهَا	فِعلَا	يقول
لَمَدِيْنُوْنَ		فَعِيْلُوْنَ	
فَلْيَصُمْهُ	لِيَصُوْمْ	لِيَفْعُلْ	يقول ۔ التقاء ۔ شہد
يَنْصُرْنَ	براصل	يَفْعُلْنَ	
//	يَنْصُوْرْنَ	ينفعلن	قال ۔ التقاء
//	يَنْصُرِنْ	يَنْفَعِلُ	شہد
//	براصل	دَحْرُجْنَ	
فَزَّانَ	اِزْتَوْنَ	اِفْتَعَلَ	قال ۔ دال ۔ ہمزہ
ثُمَّ ازْدَادُوْا	اِزْتَوَدُوْا	اِفْتَعَلُوْا	قال ۔ دال ۔ ہمزہ

لِيَكُونَا	لِيَكُونَنَّ	لِيَفْعَلَنَّ	يقول
هَارٍ	هَايِرٌ	فَاعِلٌ	خلاف قانون حرف علت حذف ہے
لَا اِمِیْ ۴ عددت	بر اصل	فَاعِلِیْ	امر
//	لَآايِمٍ	فَاعِلٍ	نون تنوین
//	لَآيِمٍ	//	قائل نون تنوین
//	لَآئِمِنْ	فَاعِلِنْ	نون خفیفہ

ان صیغوں کو حل کریں

اِمْبَقَتْ	تَسْوَدَّانِ	رَبَّنَا اٰمَنَّا	مُسْتَفِيْتٌ	مُجْتَاب
قَفَاقَتْ				
خِفْنَ ۳ عدد				
//				
//				
نُوْرَ	لَاتَنْقَاسِنَّ	يَسْتَفِيْئَانِ	لَمْ اَسْتَفِدْ	كَالَّذِيْ سْتَهْوَتْهُ
تَلِيْنُ	صَالِحَتَانِ			
صَنِقُ ۲ عددُ				
//				
قِيْلَا ۴ عدد				

//				
//				
//				
یَحْتَالُوْنَ	لَوِسْتَطَعْنَا	مُخْتَارُوْنَ	تُرِیْدِیْنَ	اُدَّعٰی
مُلْقُوْنَ	وَصْطَفَیْنَاکَ	اَطِیْعُوْنَ	لَاتَخُوْنُوْ	
مَعْلَم۵عدد				
//				
//				
//				
//				
اِذَاکِلْتُمْ	عِدُوْلَا	لَشُرِفْتُ	مُهْتَدِیْنَ	فَالْتَعُوْا
فَیَمُوْتُوْنَ	قُوْااَنْفُسَکُمْ	لَنُصِیْدَنَّ	فَصُرْهُنَّ	اَمِ ارْتَابُوْا
یُمَلُّوْنَ	لَمْ سَاتْ	تُفَادُوْهُمْ		
مَمْبُوْر۴عدد				
//				
//				
//				
تَمَنُّوْا				
تَعَالُوْا				

//				
لَوَّوْا	فَلَدْنِیْ	يَسْتَحْيُوْنَ	اَلْمُصْطَفٰی	اِنْ تُخْفُوْا
فَتَنَاجَوْ	مُبَاحَاتٍ	مُشْتَاقِيْنَ		
لَمْ تَدَعْ				
تُبْتِ	مُسْتَضِيْمَهٗ	تَجُدْنَ	مُطِيْعِيْهِ	اِسْتَجَارَكَ
فَاَجِرْهُ	فَزَادُوْهُمْ	اِسْتَعَانَكَ		
قُوْمُوْا				
//				
//				
//				
كُلُّ مُخْتَالٍ	اِقَامِ الصَّلٰوةِ	فَاَعِيْنُوْنِیْ	فَسْتَاجَرْتُ	ارکُمْ
وَزْدَادُوْ	فَاَبَوْ	اَيُضَسِفُوْهُمَا	اَنْ اَعِيْبَهَا	اَحَطْتُّ
جِئْتُكَ	قَالَ نَفْخُوْ			
بِيْعُوْا				
//				
//				
//				
عَصَوْكَ				
تَمْبَعْنَ				

				//
				//
				//
			لَنْ صِيَامِيْ	لَقَتٌ
				تَدْلُوْدَانِ ۳عدد

شروع شد قوانین ناقص

قانون (۵۷) دعاء مرماء کا قانون حکم ۱ . شرائط ۳

هر واو و یا که واقع شود بعد الف زائده بر طرف یا در حکم طرف آن را به همزه بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے **دُعَاءٌ مِرْمَاءٌ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم واو اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو یاء الف کے بعد ہو احترازی مثال وَ اعِدٌ، یَاسِرٌ۔

دوسری شرط واو، یا الف زائدہ کے بعد ہو احترازی مثال ثَایٌ، رَایٌ اصل ثَوَیٌ رَوَیٌ تھا

تیسری شرط واو اور یاء کلمے کے آخر میں حقیقتاً یا حکماً ہو احترازی مثال

عَدَاوَةٌ، هِدَايَۃ۔

اتفاقی مثال: حقیقتاً آخرکلمہ کی اتفاقی مثال دُعَاوٌ سے دعاءٌ ، مِرْمَایٌ سے مِرْمَاءٌ۔

اتفاقی مثال: اور حکماً آخرکلمہ کی اتفاقی مثال مِدْعَاوَانِ سے مِدْعَاأن ، مِرْمَایَان سے مِرْمَاأنِ

فائدہ: واو، یاء کی تخصیص کثرت کی بناء پر ہے نہ کہ الف سے احتراز ہے۔ ورنہ الف بھی اگر الف زائدہ کے بعد طرف میں آجائے تو اسے بھی ہمزہ سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے قُرَّاءٌ صَحْرَاءُ (فوائد ضیائیہ)۔

فائدہ: طرف سے مراد حرف علت لام کلمہ کے مقابلہ کے ہو اور اس کے بعد کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے دُعَاوٌ اور حکم طرف سے واو یاء کے بعد ایسا حرف جس کا ذکر لازمی نہ ہو صَلَایَۃٌ، غَطَایَۃٌ ، عَبَاءَۃٌ شاذ ہیں (شافیہ)

اِدِّعَاءٌ	اِدْتِعَاوٌ	اِفْتِعَالٌ	دال. دعاء
مِرْضَاءَانِ	ن مِرْضَاوَانِ	مِفْعَالَانِ	یدعی دعاء
اِسْتِسْقَاءٌ	اِسْتِسْقَایٌ	اِسْتِفْعَالٌ	دعاء
سُقَّاءٌ	سُقَّایٌ	فُعَّالٌ	//
مِنْقَاءَاتٌ	مِنْقَایَاتٌ	مِفْعَالَاتٌ	دعاء
قِلْمَاءٌ	لِمَایٌ	فِعَالٌ	دعاء. شهد
لُرْعَاءٌ	رُعَاوٌ	فُعَالٌ	دعاء

قانون ([illegible]) دُعِیَ کا قانون

ہر واو کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ و ما قبل او مکسور باشد آن واو را بیا بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے **دُعِیَ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم واو کو یا سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو لام کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال قَوْلٌ۔

دوسری شرط واو کا ماقبل مکسور ہو احترازی مثال دَعَوَ۔

اتفاقی مثال: دُعِوَ، دَاعِوٌ۔ واو مقابلہ لام کلمہ کے آ گئی اور ماقبل مکسور تھا تو اس قانون کو جاری کر کے واو کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا دُعِیَ، دَاعیٌ ہو گیا۔

قانون (۵۹) **دُعا بِها کا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۴

هر یاء که واقع شود در آخر فعل و فتح غیر اعرابی و ما قبلش مکسور باشد کسره ما قبلش را بفتح بدل کرده جوازاً یا را با لف بدل کنند بکلیۃ قَالَ بر لغت بنی طے

اس قانون کا نام ہے **دُعِیَنَا** کا قانون ہے جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یاء کے کسرہ ما قبل کو فتحہ سے بدلنا جائز اور پھر قال کے قانون سے یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یاء فعل کے آخر میں ہو احترازی مثال رَامِیْ۔

دوسری شرط یاء مفتوح ہو احترازی مثال یَرْمِی۔

تیسری شرط فتحہ غیر عرابی ہو لَنْ یَّرْمِیَ۔

چوتھی شرط ما قبل مکسور ہو احترازی مثال رَمیٰ۔

اتفاقی مثال: دُعِیَ سے دُعَیَ پڑھنا جائز دُعَا پڑھنا واجب ہے۔

بَهِیَ سے بَهَیَ پڑھنا جائز ہے بِهَا پڑھنا واجب ہے۔

فائدۃ دعیٰ، بھا:

اس قانو نکے بارے میں مختلف آراء ہیں۔

(۱) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون فعل کے ساتھ مختص ہے۔ اسم میں جاری نہیں ہوتا۔

(۲) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون ثلاثی مجرد کی ماضی میں جاری ہوتا ہے اور اس اسم میں جاری ہوتا ہے جو (فاعلۃ) کے وزن پر ہو جیسے دَاعِیَۃٌ سے دَاعَاۃٌ۔

(۳) بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ قانون اس جمع کے ساتھ مختص ہے جو مفاعل کے وزن پر ہو جیسے مَهَایِیُ سے مَهَابَا پڑھتے ہیں (رضی، شافیہ)

فائدہ: بعض اسماء جو کہ فَاعِلَۃٌ اور اَفْعِلَۃٌ مَفَاعِلُ کے وزن پر آتے ہیں ان کو غیر قیاسی

طور پر یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے نَاصِیَۃٌ سے نَاصَاۃٌ۔ دَاعِیَۃٌ سے دَاعَاۃٌ کَاسِیَۃٌ سے کَاسَاۃٌ اور صَحَارِیٌّ میں پہلی یاء کو گرا کر دوسری کو الف سے بدل دیا جاتا ہے یہ اَقَلّ قَلِیْلًا ہے۔ شعر

وَمَا لِلدُّنْیَا بِبَا قَاۃٍ بِحَیٍّ
وَ مَاحَیٌّ عَلَى الدُّنْیَا بِبَاقِی

اِیْ بِبَاقِیَۃٍ نیز اودیۃ کو اوداۃ۔

ان صیغوں کو حل کریں

لَطَفَا	كُتَّا	فَرُمَا	رَضَىَ	طُوَا
رُخِیْتُمْ	مَجْجِیْنَ	لَمْ حَا	قُشَا	
لِعَا				
//				
//				
//				
لَرْضَا				
//				
//				
//				
اِعْلَاءٌ	اِرْعَوَاءٌ	لَسْتِعْلَاىِ	مِرْضَاءَ نِ	اِرْعِوَاءُ كَ
اَلْاِتْقَاءُ				

قانون (۶۰) یدعو یرمی کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۶

ھر واو، ویا مضموم یا مکسور که واقع شود بمقابله لام کلمه بعد از ضمه و کسره حرکت آن را حذف می کنند وجوبا بشرطیکه یا ء در میان کسره و واو، و واو درمیان ضمه و یا نه باشد، و آن واو و یا بدل از همزه با بدال جوازی و حرکتش منقول از همزه نه باشد

اس قانون کا نام ہے **یَدْعُو یَرْمِی** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔

حکم واو اور یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو اور یاء مضموم یا مکسور ہوں احترازی مثال لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَرْمِیَ۔

دوسری شرط واو اور یاء لام کلمے کے مقابلے میں ہو احترازی مثال یَقُوْلُ یَبِیْعُ۔

تیسری شرط واو اور یاء ضمہ اور کسرہ کے بعد ہو یَدْعُوُ یَرْمِیُ۔

چوتھی شرط یاء درمیان کسرہ اور واو درمیان ضمہ اور یا کے نہ ہو احترازی مثال تَدْعُوِیْنَ رَامِیُوْنَ۔

پانچویں شرط واو اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ کسی جوازی قانون سے نہ ہو: احترازی مثال کُفُوٌ مُسْتَھْزِیُوْنَ۔

چھٹی شرط واو اور یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول نہ ہو احترازی مثال یَسُوْ یَجِیُ۔

اتفاقی مثال: یَدْعُوُ یَرْمِیُ واو یاء کلمہ کے آخر میں آ گئیں اور ماقبل مضموم و مکسور تھا۔ تو اس قانون سے واو یاء کی حرکت کو حذف کر دیا تو یَدْعُوْ یَرْمِیْ ہو گیا۔

فائدہ: اس واؤ میں تعمیم ہے خواہ ساکن ہو یا متحرک ہو۔ اور خواہ طرف میں ہو یا حکم طرف میں ہو اور فعل میں ہو یا اسم میں۔

فائدہ: فواصل اور قوافی کی صورت میں یاء کا حذف جائز ہے جیسے یَوْمَ التَّنَادِ، یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ، وَ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ، وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ۔

موزون	اصل	وزن	قانون
جالِیانِ	جالِوَانِ	فَاعِلَانِ	دعی
داعُوْنَ	داعِوُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	دعی. یقول. یوسر. التقاء
رَاضِیْنَ	راضِیِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	یقول. التقاء
//	رَاضِیْنَ	فاعِلْنَ	
نَشْطیٰ	شُطوٌ	فُعلٌ	دعی. دعا. قال. شهد
فَسِیْنَ	سُوِنَ	فُعِلَ	یقول. میعاد
قاضٍ	قاضِیٌ	فاعلٌ	یدعو. التقاء
یُجْثِی	یَجْثِوُ	یَفْعَلُ	یدعی. قال
یَدَّرِیُ	یَدْتَرِیُ	یَفْتَعِلُ	دال. یدعو
مَسَاعٍ	مساعِیُ	مَفاعِلُ	یدعو. التقاء
عُصِیٌّ	عَصَوٌ	فَعَلٌ	یدعی. قال. التقاء
دُعِیتُمْ	دُعِوْتُمْ	فُعِلْتم	دعی
رَضِیَ	رَضِوَ	فعول	ادل. قول. دعی

وُلِیٌ	وُلِيٌ	فُعِلٌ	دعا. قال
جَوَارٍ	جَوَارِیْ	فَوَاعِلُ	یدعو. التقاء
مِنْمًا	مِنْمَیْ	مِفْعَلْ	قال. التقاء
مُسْتًّی	مُتَسَرِّیْ	مُتَفَعَّلْ	//
//	//	//	//
رَوَامٍ	رَوَامِیُ	فَوَاعِلُ	یدعو. التقاء
مَرَامٍ	مَرَامِیُ	مَفَاعِلُ	//
مُرَیْمٍ	مُرَیْمِیْ	مُفَیْعِلْ	//
اَمَارٍ	اَمَارِیْ	اَفَاعِلُ	//
مَنْ یَتَّقِیْ	یَوْتَقِیُ	یفتعل	القد. یدعو

ان صیغوں کوحل کریں

وَالٍ	یَسْتَعْلِیُ	لَااَسْبِیْ	نَفِی	اَوَافٍ
مَوَاقٍ	اَلِیُ	لَاتَطْوِیُ	اَصْبُوْ	لَاکَرْخُوْ
اُوَیْقٍ	مَسَاعٍ	اَرَاعٍ	نَتْلُوْ	
مَوَالٍ ۳ عدد				
//				
//				
اَلَّیْلِ				

قانون (٦١) **دواعٍ کا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۲

ھر یا کہ واقع سود در آخر غیر منصرف در حالت رفع یا جرآں
یا را حذف کنند و عوض تنوین در آخرش در آرند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **دَوَاعٍ** والا قانون ہے۔
جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یاء کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے۔

پہلی شرط یاء غیر منصرف کے آخر میں واقع ہو احترازی مثال مَبَایِعُ یہ وسط میں ہے

دوسری شرط حالت رفعی یا جری میں واقع ہو احترازی مثال رَأَیْتُ صَحَارَیَ و رَأَیْتُ جَوَارِیَ

اتفاقی مثال: دَوَاعٍ ،مَرَامٍ اصل میں دَوَاعِوُ ، مَرَامِیُ تھا واو واقع ہوئی مقابلہ لام کلمہ تو دُعِیَ والے قانون سے واو کو یاء کیا دَوَاعِیُ ہوا۔ پھر اس قانون سے یاء کو حذف کیا اور اس کے عوض تنوین لاتے تو دَوَاعٍ مَرَامٍ ہو گیا۔

فائدہ: دَوَاعٍ میں بعض حضرات پہلے غیر منصرف کا اعتبار پھر تعلیل اور بعض برعکس
وَ اللہُ اَعْلَمُ وَ عِلْمُہٗ اَتَمّ وَ اَحْکَمُ۔

قانون (۹۲) یدعی کا قانون حکم ۱۔ شرائط ۳

هر واو که واقع شود سیوم جا چوں صاعد شود ما قبلش مضموم واو ساکن نباشد آں را بیا بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے یُدْعیٰ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو کو یاء سے بدلنا اور پھر قال کے قانون سے یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے

پہلی شرط واو اصل میں تیسری جگہ پر ہو احترازی مثال اِسْتَوْجَبَ۔

دوسری شرط اور حروف ملنے سے تیسری جگہ سے ترقی کر جائے احترازی مثال دَعْوْنَ۔

تیسری شرط ماقبل مضموم اور واو ساکن نہ ہو احترازی مثال یَدْعُوْ ۔ مَدْعُوْ۔

اتفاقی مثال: یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ پھر بقانون قال یُدْعیٰ ہو گیا۔

سوال: یُدْعیٰ اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا تو آپ نے ابتداء واؤ کو الف سے تبدیل کیوں نہیں کیا؟

جواب: ایک قانون تقاضہ کرتا ہے کہ واؤ کو الف سے تبدیل کیا جائے اور دوسرا قانون تقاضا کرتا ہے کہ واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا جائے تو ہم نے دونوں کا لحاظ کیا۔ پہلے واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا پھر اس یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کر دیا تا کہ دونوں عمل ہو سکے۔

فائدہ بعض حضرات نے اس قانون کا انکار کیا ہے کہ اس قانون کی ضرورت نہیں ابتداءً قَالَ بَاعَ کا قانون جاری کر دیا جائے گا یُدْعَوُ سے یُدْعیٰ لیکن محققین نے ان کی تردید کی ہے اِنْ شِئْتَ فَارْجِعْ اِلَی الْمُطَوَّلَاتِ۔

قانون (۶۴) **دعاة کا قانون** **حکم ۱۔ شرائط ۲**

هر جمع مکسر ناقص که بروزن فَعَلَةٌ باشد فا کلمه وے را حرکت ضمه می دهند وجوبا

اس قانون کا نام دُعَاةٌ والا قانون ہے۔ جس کے لیے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم فاکلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط ناقص کی جمع مکسر کا صیغہ ہو احترازی مثال دَاعُوْنَ۔

دوسری شرط جمع مکسر کا صیغہ فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو احترازی مثال دُعْوٌ۔

اتفاقی مثال: جیسے دَعَوَةٌ اب قَالَ والا قانون جاری کیا تو دَعَاةٌ ہو گیا پھر فاکلمہ کے فتح کو ضمہ کے ساتھ تبدیل کر دیا تو دُعَاةٌ ہو گیا تاکہ صلوٰۃ قنوۃ زکوٰۃ کے ساتھ التباس نہ آئے اس لیے کہ وہ مفرد ہیں۔

قانون (۶۴) ## ادل تبن کا قانون **حکم ۲، شرائط ۱۵**

هر واو لازم غیر بدل از همزه که واقع شود، در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم باشد یا مده زائده باشد، در جمع آن را بیا بدل کنند وجوبا، و در مفرد مانع از وجوب اعلال است آن واو مده زائده، مگر وقتیکه ما قبلش دیگر واو متحرک باشد وگرنه جائز است

اس قانون کا نام ہے **اَدْلٍ تَبَنٍّ** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم پہلے حکم کی شرطوں کے لیے تین جماعتیں ہیں پہلی جماعت کی چار، دوسری جماعت کی پانچ اور تیسری جماعت کی چھ شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کی چھ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط واو لازم ہو احترازی مثال ضَرَبُوْا ضَارَبُوْا۔

دوسری شرط ہمزہ سے تبدیل نہ ہو احترازی مثال کُفُوٌ۔

تیسری شرط اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال هُوَ۔

چوتھی شرط ماقبل مضموم ہو احترازی مثال دَلْوٌ۔

اتفاقی مثال :اَدْلُوٌ واو اسم متمکن کے آخر میں آ گئی اور ماقبل مضموم تھا تو اس قانون سے واو کو یاء سے تبدیل کر دیا اَدْلُيٌ ہو گیا پھر دُعِيَ کے قانون سے یاء کے ضمہ ماقبل کو کسرہ سے تبدیل کر دیا اَدْلِيٌ ہو گیا پھر یَدْعُوْ یَرْمِيْ کے قانون سے یاء کی حرکت کو حذف کر دیا اَدْلِيْنٌ ہو گیا پھر التقاء ساکنین ۱ پھر پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو اَدْلٍ تَبَنٍّ ہو گیا۔

دوسری جماعت کی شرطیں: کی پہلی تین شرطیں وہی ہیں جو شروع میں ہیں

چوتھی شرط ماقبل واو مدہ زائدہ ہو احترازی مثال اَدْلُوٌ۔

پانچویں شرط جمع میں ہو احترازی مثال مَدْعُوْوٌ۔

اتفاقی مثال: دُعُوْوٌ واو جمع میں تھی اور ماقبل واو مدہ زائدہ تھا تو اس قانون کو جاری کر کے واو کو یاء سے بدل دیا تو دُعُوْیٌ ہو گیا پھر واو یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئیں تو قُوِیْلٌ قُوَیْلَۃٌ والے قانون سے واو کو یاء کر کے یاء کو یاء میں ادغام کر دیا دُعُیٌّ ہو گیا پھر دِعِیٌّ کے قانون یاء کے ضمہ ما قبل کر کسرہ سے تبدیل کر دیا تو دُعِیٌّ ہو گیا۔

تیسری جماعت کی شرطیں: پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط مفرد میں ہو احترازی مثال دُعُوْوٌ۔

چھٹی شرط واو مدہ زائدہ سے پہلے ایک اور واو متحرک ہو احترازی مثال مَدْعُوْوٌ۔

اتفاقی مثال: مَقْوُوْوٌ سے مَقْوُوْیٌ۔

دوسرا حکم واو کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی پانچ شرطیں وہی ہیں۔

چھٹی شرط واو مدہ زائدہ سے پہلے اور واو متحرک نہ ہو احترازی مثال مَقْوُوْوٌ۔

اتفاقی مثال: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوْیٌ پڑھنا جائز ہے پھر مَدْعُیٌّ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ نُجُوٌّ، اُبُوٌّ، اُخُوٌّ میں شرائط پائے جانے کے باوجود قانون جاری نہیں یہ شاذ ہیں۔

دستور المبتدی اور فراء کے نزدیک ہر جمع میں صحیح قیاسی ہے۔

فائدہ: ماضی مکسور العین ہو تو اسکی متابعت میں اسم مفعول کو اپنے حال پر رکھنا اصل سے کی طرف لے جانا اولی ہے جیسے رَضِیَ سے مَرْضِیٌّ یہ اولی ہے مَرْضُوٌّ سے اور ایسی مصدر جو فُعُوْلٌ کے وزن پر ہو اس میں ترک قلب اولیٰ ہے جیسے عُتُوٌّ اور بعض نے فعل کی تعلیل بناء قلب کیا (رضی شرح الشافیہ۔ فوائد حقیقیہ)

قانون (۱۵) — دعیّ کا قانون — حکم ۲ ـ شرائط

ھریا مشدد یا مخفف که واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمه آن را کسره بدل کنند وجوبا و اگر دو باشند چوں دُعُوٌّ ضمه متصل را وجوبا، وغیر متصل را جوازا

اس قانون کا نام ہے دِعِیٌّ کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یاء کے ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یاء اسم متمکن کے آخر میں ہو احترازی مثال ھِیَ۔

دوسری شرط ماقبل میں ایک حرف مضموم ہو احترازی مثال دُعُوٌّ۔

اتفاقی مثال: اَدْلُیٌ ، تَبُنْیٌ سے اَدْلٍ تَبَنٍّ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یاء کے ماقبل ضمہ متصل کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور منفصل کو جائز ہے۔ پہلی شرط وہی ہیں۔

دوسری شرط یاء کے ماقبل دو حرف مضموم ہو احترازی مثال اَدْلُیٌ۔

اتفاقی مثال: دُعُوٌّ سے دُعِیٌّ پڑھنا واجب ہے اور دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون
مَقْضِیًّا	مَقْضُوْیٌ	مَفْعُوْلٌ	قویل. دعی
رُسِیٌّ	رُسُوْوٌ	فُعُوْلٌ	ادل. قویل. دعی
تَرَاضٍ	تَرَاضُوٌ	تَفَاعُلٌ	ادل. یدعو. التقاء
لَمْ قَاضٍ	مُقَاضِیٌ	مُفَاعِلٌ	مدعو. التقاء. شہد
مَقْوِیٌّ	مَقْوُوْوٌ	مَفْعُوْلٌ	ادل. قویل. دعی

تَعَشَّ	تَعَشّوْ	تَفَعَّلْ	//
فَسَّارِ	تَسَارُیْ	تَفَاعُلْ	خصم.دعی.التقاء
لَمُسِیًّا	مُسُوْوْ	فُعُوْلْ	ادل.قویل.دعی. شهد
اِدَّرّ	تَدَرُّیْ	تَفَعُّلْ	دال.دعی. یدعو. التقاء

لم یدع لم یرم کا قانون

ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ می شود وجوبا

اس قانون کا نام ہے **لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط حروف علت مضارع کے آخر میں ہو احترازی مثال دَعَا، رَمیٰ۔

دوسری شرط حرف جازم داخل ہو یا امر حاضر بنایا جائے احترازی مثال یَدْعُو یَرْمِیْ۔

اتفاقی مثال حرف جازم کی: یَدْعُو یَرْمِیْ جب حرف جازم داخل ہوا تو حرف علت حذف ہو گیا لَمْ یَدْعُ لَمْ یَرْمِ ہو گیا......

اتفاقی مثال امر کی: تَدْعُو، تَرْمِی سے اُدْعُ، اِرْمِ پڑھنا واجب ہے۔

[illegible] لتدعونّ لترمِنّ کا قانون حکم

[illegible]

در التقائے ساکنین علی غیر حدہ اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع باشد آں را حرکت ضمہ می دہند وجوبا، و اگر ساکن اول غیر مدہ یائے وحدہ باشد، آں را حرکت کسرہ می دہند وجوبا

اس قانون کا نام ہے **لتُدْعَوُنّ لِتُرْمَيِنّ** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لئے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واوجمع کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو احترازی مثال اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ۔

دوسری شرط اول ساکن غیر مدہ ہو احترازی مثال اِضْرِبُوْنَّ۔

تیسری شرط واوجمع کی ہو احترازی مثال لَوِ اسْتَطَعْنَا۔

اتفاقی مثال: لِتَدْعَوْنَّ سے لِتُدْعَوُنَّ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم یائے واحدہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔ پہلی دونوں شرطیں وہی ہیں

تیسری شرط پہلا ساکن غیر مدہ یائے واحد ہو۔ احترازی مثال ضَارِبِیْ الْقَوْمِ۔

اتفاقی مثال: لِتُرْمَیْنَّ سے لِتُرْمَیِنَّ۔

موزون	اصل [illegible]	وزن	قانون
اِهْدِنَا	اِهْدِیْ	اِفْعِلْ	لم یدع

لِ	اِوْلِيْ	//	يعد. لم يدع. همزه
لِتُرْضَيِنَّ			لِتُدْعَوُنَّ
فَاسْعَ	اِسْعَىْ	اِفْعَل	لم يدع. همزه
مَنْ يَّتِقِ	يَوْقِيْ	يَفْعِلُ	يعد. لم يدع
قِىْ	اِوْقِيْ	اِفْعِلِيْ	يقول. التقاء . يعد. همزه
لَا تُدْعَوُنَّ	لَا تُدْعَوُنَّ		لِتُدْعَوُنَّ
لَمْ اُوْفِ	اُوْفِيْ	اُفْعِلُ	لم يدع
لُوْ ٢ عدد	اُوْلُوْنَ	اُفْعِلُوْا	يقول. التقاء. يعد. همزه
//	اُوْلُوْنَ	اُفْعِلْنَ	// خفيفه . همزه
اِمْتَنِ	اِمْتَنِىْ	اِفْتَعِلْ	لم يدع

قانون (٦٨) دُعیٰ فتویٰ تقویٰ کا قانون حکم ۲ ۔شرائط ٦

واو لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی یا میشود وجوبا، و یاء لام کلمہ فَعْلیٰ اسمی واو می شود وجوبا

اس قانون کا نام ہے **دُعیٰ فَتویٰ تَقویٰ** کا قانون ہے جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو لام کلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال قَوْلیٰ۔

دوسری شرط فُعلی کے وزن پر ہو احترازی مثال دَعْویٰ۔

تیسری شرط فُعلی اسمی ہو احترازی مثال غُزْویٰ۔

اتفاقی مثال: دُعْویٰ واو کو یاء سے تبدیل کیا تو دُعْییٰ ہو گیا۔

دوسرا حکم یا کو واو سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یا لام کلمہ کے مقابلے میں ہو احترازی مثال بَیْضیٰ۔

دوسری شرط فَعلیٰ کے وزن پر ہو احترازی مثال رَمْیٰ۔

تیسری شرط فَعلیٰ اسمی ہو احترازی مثال هُدیٰ۔

اتفاقی مثال: فَتْییٰ ، تَقْییٰ یا کو واو سے تبدیل کیا تو فَتْویٰ تَقْویٰ ہو گیا۔

فائدہ فُعْلیٰ صفتی واوی ہو یا یائی اور فُعْلیٰ اسمی یائی اپنے حال پر رہیں گے جیسے غُذْویٰ۔ قُصْیا مونث اَقْصیٰ، فُتیا مونث اَفْتیٰ۔

فُعْلیٰ اسمی واوی ہو تو یاء ہو جائے گا جیسے دُنْیا، عُلْیا۔

فَعْلیٰ اسمی اپنے حال پر رہے گی جیسے شَهْویٰ، صَدْیا، رَیّا، دَعْویٰ۔

فَعْلیٰ اسمی یائی واو ہو جائے گا جیسے تَقْویٰ مزید تفصیل کے لئے رضی اور شروح الشافیہ دیکھیے۔

و اللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

قانون (۶۹) رخَایا اَدَاوا کا قانون حکم ۲ ۔ شرائط ۱۰

ہرہمزہ کہ واقع شود، بعد از الف مفاعل قبل یاء و در مفرد قبل از یاء نہ بود، آں را بیا مفتوحہ بدل کنند وجوبا، مگر آں ہمزہ کہ واو واقع شدہ بود، در مفرد بعد از الف چہارم جا چرا کہ آں ہمزہ را در جمع بواو مفتوحہ بدل کنند، وجوباً

اس قانون کا نام ہے **رَخَایَا اَدَاوَا** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک دوحکم اور ہر حکم کے لیے پانچ پانچ شرطیں ہیں

پہلا حکم یاء کے ماقبل ہمزے کو یائے مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ الف کے بعد ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

دوسری شرط الف مفاعل کے بعد ہو احترازی مثال فَائِلٌ۔

تیسری شرط ہمزہ یاء سے پہلے ہو احترازی مثال شَرَائِفُ۔

چوتھی شرط مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو احترازی مثال جَوَائِیُ۔

پانچویں شرط مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو نہ ہو احترازی مثال اَدَائِیُ۔

اتفاقی مثال :رَخَائِیُ اس قانون سے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کیا رَخَایَیُ خَطَایَیُ پھر قال والے قانون سے یاء کو الف سے تبدیل کردیا رَخَایَا خَطَایَا ہوگیا۔

دوسرا حکم واو کے ماقبل ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی چار شرطیں وہی ہیں۔

پانچویں شرط مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واو ہو احترازی مثال رَخَائِیُ۔

اتفاقی مثال :اَدَائِوُ ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کیا اَدَاوَوُ ہوا پھر بقانون قال اَدَاوَی ہوگیا۔

قانون (۷۰) رُخَیٌّ رُخَیَّۃ کا قانون حکم ۱ ۔ شرائط ۳

ھر جائے کہ سہ یاء در یک کلمہ جمع شوند، باین طور کہ اول مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ، آن ثالث را حذف کنند وجوبا نسیا منسیاً بشرطیکہ در مصغر باشد

اس قانون کا نام ہے رُخَیٌّ رُخَیَّۃٌ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم تیسری یاء کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط تین یاء ہوں احترازی مثال حَیٌّ، مَیٌّ۔

دوسری شرط اول مدغم ہو ثانی میں اور ثالث لام کلمہ کے مقابلے کے ہو احترازی مثال مُقَیِّلٌ، مُقَیِّلَۃٌ۔

تیسری شرط مصغر میں ہو احترازی مثال حَیَّ یُحَیِّیْ۔

اتفاقی مثال: رُخَیِّیٌ رُخَیِّیَۃٌ تیسری یاء کو حذف کیا تو رُخَیٌّ رُخَیَّۃٌ ہوا۔

فائدہ اگر دو یاء مقابلہ عین کلمہ کے جمع ہوں تو ایک کو حذف کرنا جائز ہے جیسے سَیِّدٌ کو سَیْدٌ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۷۱) **قووت طویت کا قانون** حکم ۲ ۔ شرط ۴

ہر واو، و یاء کہ واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادتی **فَعُلَان** ما قبلش واو مضموم باشد، ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوبا و اگر غیر واو باشد آں یاء را بواو بدل کنند و واو بر حال خود باشد

اس قانون کا نام ہے **قَوِوَتْ طَوِيَتْ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے دو حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم واو اور یاء کے ماقبل ضمے کو کسرے سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو اور یاء تائے تانیث یا زیادتی فَعُلَان سے پہلے ہو احترازی مثال قَوُوَ طَوُيَ۔

دوسری شرط واو اور یاء کے ماقبل دوسری واو مضموم ہو احترازی مثال رَخُوَتْ، نَهُيَتْ۔

اتفاقی مثال: قَوُوَتْ، طَوُيَتْ سے قَوِوَتْ، طَوِيَتْ۔ قَوُوَانِ، طَوُيَانِ سے قَوِوَانِ طَوِيَانِ ہوا۔

دوسرا حکم یاء کو واو سے بدلنا واو کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

پہلی شرط واو اور یاء تائے تانیث یا زیادۃ فعلان سے پہلے ہو احترازی مثال رَخُوَ نَهُيَ۔

دوسری شرط واو اور یاء کا ماقبل دوسری واو نہ ہو احترازی مثال قَوِوَتْ، طَوِيَتْ۔

اتفاقی مثال: رَخُوَتْ، نَهُيَتْ سے رَخُوَتْ، نَهُوَتْ، رَخُوَانِ نَهُيَانِ سے رَخُوَانِ نَهُوَانِ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۷۲) **رَمُوَ کا قانون** حکم ۱ ۔ شرائط ۳

ھر یاء کہ واقع شود، در آخر فعل و ما قبل او مضموم باشد آں را بواو بدل کنند وجوباً

اس قانون کا نام ہے **رَمُوَ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم یاء کو واو سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط یاء فعل کے آخر میں ہو احترازی مثال رَمْیٌ۔

دوسری شرط ماقبل مضموم ہو احترازی مثال رَمیٰ۔

اتفاقی مثال: رَمُیَ سے رَمُوَ ہوا۔

ختم شد قوانین ناقص

ناقص کے مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
يَنْهَوْنَ	يَنْهَيُوْنَ	يَفْعَلُوْنَ	قال. التقاء
قُضَاةٌ	قُضَيَةٌ	فَعَلَةٌ	قال
فَنَجَا ۵عدد	نَجَوَ	فَعَلَ	//
//	اُنْجَا	اِفْعَلَا	يعد. همزه
//	//	//	//
//	اُنْجَنْ	اِفْعَلَنْ	// نون خفيفه
//	براصل	فَعَلَا	
لَسَلِ	اِسْئَلْ	اِفْتِعِلْ	سين. همزه. لم يدع

يَوْمَ التَّلَاقِ	تلَاقُیْ	تَفَاعُلْ	وقف کی حالت
مُلَاقَاةٌ	مُلَاقَيَةٌ	مُفَاعَلَةٌ	قال
فَلَمْ تَرْضَ	لَمْ تَرْضَىْ	لَمْ تَفْعَلْ	لم يدع
لَا نَصِ	لَا نُوْصِيْ	لَا نُفِعلُ	يعد. لم. يدع
مَاشٍ	مَاشِيٌ	فَاعِلٌ	يدعو. التقاء
نَادِهِمْ	نَادِيْ	فَاعِلْ	لم يدع
ضُرًّ	ضُرَيٌ	فُعَلٌ	قال . التقاء
نُحَاةٌ	نَحَوَةٌ	فَعَلَةٌ	قال
مَا أَتْقَه،	مَاأَتْقِيَه،	مَاأَفْعَلَه،	
	مَا أَتْقَيَه،	مَا أَفْعَلَه،	قال
اَلْمُسْتَشْفِي		مُسْتَفْعَلُ	قال

موزون	اصل	وزن	قانون
لَنْ دَقِ ے عدد	اِنْدَقِيْ	اِنْفَعِلْ	همزه. لم. يدع
//	لَنْدَ اِوْقِیْ	فَعَلَ اِفْعِلْ	شهد. يعد. لم . يدع. همزه
//	لِنْدَ اِوْقِيْ	فِعلَ اِفْعِلْ	//
//	اِوْقَنْ اِوْدَقْ	اِفْعَلْ اِفْعَلْ	يعد. همزه. يعد. همزه
//	اِقْيَنْ اِوْدَقْ	افعل. افعل	يقال. التقاء. همزه

//	اِنْدَقَّ //	//	همزه
//		فَعْلَل	
لَتَّ لَيَا ۴ عدد	تَوَلَّيَا	تَفَعَّلَا	التقد
//	//	//	//
//	//	//	//
//	تَوَلَّيَنَ	تَفَعَّلَنَ	// نونِ خفيفه
مَنْ يَّوَلِّهِمْ	يُوَلِّيْ	يُفَعِّلُ	لم يدع
فَتَّ قِنَّ	اِوْتَقِنَنَ	اِفْتَعِلَنَ	التقد. همزه
لِشَّرِيْنَ	تَشْتَرِيْنَ	تَفْتَعِلِيْنَ	سين. تعلم
فَلَمَّا الْقَوْا	اَلْقِيُوْا	اَفْعَلُوْا	قال. التقاء
قِزِ	اِوْزِيْ	اِفْعِلْ	يعد. لم. يدع. همزه
فَزَّ	اِفْتَزِيْ	اِفْتَعِلْ	لم يدع. خصم. همزه
لَتَكْوٰى	تُكْوَيُ	تُفْعَلُ	قال
تَضَارِ	تَضَارُيْ	تَفَاعُلْ	دعى. يدعو. التقاء
تَضَرَّ	تَضَرُّيْ	تَفَعُّلْ	//
مَجْزَيٰ	مَجْزَيْ	مَفْعَلْ	قال. التقاء
زَرًّا	زُرَّيْ	فُعَّلْ	//
زُرًّ	زُرَيْ	فُعَلْ	//

زِرِیٌ	زُرُوِیٌ	فُعُوْلٌ	قریل. دعی
فُزْرَاءُ	زِرَایٌ	فِعَالٌ	دعاء. شهد
يَتَّقِهْ	يَوْتَقِیْ	يَفْتَعِلُ	القد. لم. يدع. شهد
قُوْرِيْنَ	قوربن	فُوْعِلْنَ	
تَدَّعُوْنَ	تَدْتَعِيُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	دال. يقول. يوسر. التقاء
فَطَّلَاءٌ	اِطْتِلَایٌ	اِفْتِعَالٌ	صاد. دعاء. همزه
اَيَّشَّرُوْا	اَنْ يَتَشَرَّيُوْنَ	يَتَفَعَّلُوْنَ	يرملون. خصم. قال. التقاء
فِ	اِوْفِیْ	اِفْعِلْ	يعد. همزه. لم. يدع
فُوْ	اِوْفِيُوْا	اِفْعِلُوْا	يعد. همزه. يقول. التقاء
فِيْ	اِوْفِیْ	اِفْعِلِیْ	يعد. همزه. يقول. التقاء
اِنْ قَضِ	اِنْقَضِیْ	اِنْصَرِفْ	لم يدع
لَشَّ جِ	اِشْتَجِیْ	اِفْتَعِلْ	سين. همزه. لم يدع
صَافٍ	صَافِیٌ	فَاعِلٌ	يدعو. التقاء

صَوَابٍ	صَوَابِیُ	فَوَاعِلُ	//
مَا اشْتَهَتْ	اِشْتَهَوَتْ	اِفْتَعَلَتْ	قال. التقاء
فَعِ	اِوْجِیُ	اِفْعِلُ	یعد. همزه. لم یدع
عَلِیُّ ۲	اِوْعَلِیُ	اِفْعَلِیُ	//
//	عَلِیَ	فَعِلَ	
وَعُفُ	اُعْفُوُ	اُفْعُلُ	لم یدع . همزه
قَصِیًّا	قُصُوْوٌ	فُعُوْلٌ	لم یدع همزه
مَا ضَاهَاهَا	ضَاهَیَ	فَاعَلَ	قال
مَغَانٍ	مَغَانِیُ	مَفَاعِلُ	یدعو. التقاء
جِنَاءٌ	جِنَایٌ	فِعَالٌ	دعاء
تَشَهِّیُ	تَشْتَهِیُ	تَفْتَعِلُ	سین. یدعو
لِیْنَ ۲ عدد	لُیِنَ	فُعِلَ	یقول
//	اِوْلِیْنَ	اِفْعِلْنَ	یعد. یقول. التقاء. همزه
مَنَاسِیًّا	مَنَاسِیْوُ	مَفَاعِیْلُ	قویل
مَنْسِیٌّ	مَنْسُوْیٌ	مَفْعُوْلٌ	دعی
زَکِیًّا	زَکُیٌ	فَعُلٌ	لم یدع
نَ	اِوْنَیُ	اِفْعَلُ	یعد. لم یدع. همزه
مِنْ وَالٍ	وَالِیٌ	فَاعِلٌ	یدعو. التقاء

إِسْتِخْفَاءٌ	إِسْتِخْفَاىٌ	استخفاى	دُعاء
يُزَكُّوْنَ	يُزَكِّيُوْنَ	يَفْعُلُوْنَ	يقول. يوسر. التقاء
اَلَمْ يَأْنِ	لَمْ يَأْنِيْ	لَمْ يَفْعِلْ	لم يدع
لِنَّ ۴ عدد	اِوْلِنَنَ		يعد. يقول. التقاء. همزه
//	اِلْيِنْ		يعد. همزه
//	اِلْيِنَنَ		يقول. التقاء. همزه
لَا تَعْثَوْا	لَا تَعْثُوُوْا	لَا تَفْعَلُوْا	قال. التقاء
يُحِلُّوْنَهٗ	يُحْلِلُوْنَ	يُفْعِلُوْنَ	ادغام
فَخَلُّوْا	خَلِّيُوْا	فَعِّلُوْا	قال . التقاء
تَجَلَّيْنَا		تَفَعَّلْنَا	
نُصْلِهٖ	نُصْلِيْ	نُفْعِلْ	لم يدع
اُتْلُ	اُتْلُوْ	اُفْعُلْ	//
اَلْجَوَارِ	جَوَارِيُ	فَوَاعِلُ	يدعو. التقاء
تَعَالَوْا	تَعَالَيُوْا	تَفَاعَلُوْا	قال. التقاء
لَمْ اِسْتَسْقِ	لَمْ اِسْتَقِيْ	لَمْ اِسْتَفْعِلْ	تعلم. لم يدع
لَزِتْ	زَوِدْتَ	فِعِلْتَ	قال. التقاء. خفن. وعدت

فَسَرًّا	تَسَرَّى	تَفَعَّلُ	خصم. لم يدع
تَعْلُوْنَ	تَتْلُوُوْنَ	تَفْعُلُوْنَ	يقول. التقاء
تَجْرِىْ	تَجْرِىُ	تَفْعِلُ	يدعو
دُرًّ	دُرَّىٌ	فُعَّلٌ	قال . التقاء
عِصِيًّا	عُصُوْوٌ	فُعُوْلٌ	ادل. قويل. دعى
آلَامِ	آلَامِىُ	اَفَاعِلُ	يدعو. التقاء
يُسْقىٰ	يُسْقَوُ	يُفْعَلُ	يدعى. قال
بَاتُوْ ٣ عدد	بَيَتُوْا	فَعَلُوْا	قال
//	بَاتِيُوْا	فَاعِلُوْا	يقولن. يوسر. التقاء
//	بَاتِيْنَ	فَاعِلْنَ	يقول. يوسر. التقاء. خفيفه
تَمَنَّوْنَ	تَتَمَنَّيُوْنَ	تَتَفَعَّلُوْنَ	قال. التقاء
هَاوَوْا	هَاوَوُوْا	فَاعَلُوْا	قال التقاء

ان صیغوں کوحل کریں

حَتّٰى تَفِىَ — اَرْجِهُ وَاَخَاهُ — يَسْقِيْنَ — يَشْفِيْنَ — يُمِيْتُنِىْ

يُحْيِيْنَ — اَتَى اللّٰهُ — وَلَاتُخْزِنِىْ — نَجِّنِىْ — نُسَوِّيْكُمْ

لَيُلَمْتَنَّهُ — بَاقِيْنَ — فَاْتِيَهَا — اَتَاتُوْنَ — اَوْفُوْا

رَاعِنَا — هَذَيْنَ — لَدَعَا — لَسَاوَيْتِ — لَيَرَنِّىْ

﴿ شروع شد قوانین مهموز ﴾

قانون (۷۴) راس بوس کا قانون ۔ حکم ۱ ۔ شرائط ۵

ھر ھمزہ ساکن مظھر کہ ما قبلش متحرک باشد، ھمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ھمزہ مطلقا آں ھمزہ ساکن را بوافق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد

اس قانون کا نام ہے **رَاسٌ بُوسٌ بِیرٌ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔ اگر ما قبل ہمزے کا دوسرا ہمزہ ہو تو اس کیلئے پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو ما قبل حرکت کی موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

دوسری شرط ہمزہ ساکن مظہر ہو احترازی مثال سَئَّلَ۔

تیسری شرط ہمزہ کا ما قبل متحرک ہو احترازی مثال یَسْئَلُ۔

چوتھی شرط ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال یَأُمُّ جو اصل میں یَأْمُمُ تھا۔

اتفاقی مثال: رَأْسٌ کو رَاسٌ، بُؤْسٌ کو بُوْسٌ، بِئْرٌ کو بِیرٌ پڑھنا جائز ہے۔

اگر ہمزہ کا ما قبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو تو اس کے لیے چار شرطیں یہی ہیں۔

پانچویں شرط ہمزہ کا ما قبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو احترازی مثال أَءْمَنَ۔

اتفاقی مثال: یَاأَیُّھَا الْقَارِئُ ئْتِمِنَ کو یَا اَیُّھَا الْقَارِئُ وْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۷۴) آمن اومن ایمان کا قانون حکم ۲ ۔ شرائط ۱۴

ھرھمزہ ساکن مظھر کہ ما قبلش دیگر ھمزہ متحرک باشد، ازاں کلمہ آں ھمزہ ساکن را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند وجوبا بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نہ باشد، اگر ھمزہ اول وصلی باشد، و درج کلام بیفتد، و ھمزہ ثانی بصورت خود عود می کنند وجوبا مگر کُلْ،مُرْ،خُذْشاذ است

اس قانون کا نام ہے **آمَنَ اُومِنَ اِیمَاناً** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے چھ شرطیں ہیں اور دوسرا حکم کے لیے سات شرطیں ہیں

پہلا حکم ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرکت حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

دوسری شرط مظہر ہو احترازی مثال سَئَّلَ۔

تیسری شرط ماقبل دوسرا ہمزہ ہو احترازی مثال یَأْمُنُ یُؤْمَنُ۔

چوتھی شرط ماقبل کا ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال قَرَءَۃٌ۔

پانچویں شرط ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال یَجِیئُ ئْتَمِنَ۔

چھٹی شرط ہمزہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو احترازی مثال اَءُمُّ جو اصل میں اَءْمُمُ تھا۔

اتفاقی مثال: اَءْمَنَ سے آمَنَ،اُءْمِنَ سے اُوْمِنَ،اِءْمَاناً سے اِیْمَاناً ہوا۔

دوسرا حکم ہمزہ وصلی کو گرانا اور ہمزہ ثانی کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

چھ شرطیں وہی ہیں۔

ساتویں شرط ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہو احترازی مثال اُءْتُمِن۔

اتفاقی مثال : ضَارِبْ اُءْتُمِنَ پہلا ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا اور پھر اس کے قانون سے ہمزہ ساکن حرف علت سے تبدیل ہوا تو ضاربْ اُوْتُمِنَ سے ضَارِبُوْتُمِنَ پڑھنا واجب ہے۔

سوال : کل ، مر ، خذ اصل میں اء کل ،اء خذ، اءمر تھے اور مذکورہ قانون کیوں نہیں جاری کیا۔ اور دونوں ہمزوں کو شروع سے حذف کیوں کیا؟

جواب : یہ شاذ ہیں تخفیف حاصل کرنے کی غرض سے دونوں ہمزوں کو شروع سے حذف کردیا

سوال : آپ نے تخفیف کس وجہ سے کی ہے؟

جواب : یہ الفاظ کلام عرب میں کثیر الاستعمال تھے اور کثرت استعمال کا مقتضی ہے اس وجہ سے تخفیف کی ہے۔

اختلاف: بعض حضرات نے تو یہی کہا ہے کہ یہ شاذ ہیں اور خلاف قانون اور موافق استعمال ہیں لیکن علم الصیغہ والا کہتا ہے کہ یہ شاذ ہیں نہیں ہیں بلکہ قانون کے موافق ہیں اس لیے کہ قلب مکانی کی گئی ہے۔

قلب مکانی: قلب مکانی کا مطلب یہ ہے کہ فاکلمہ کو عین کلمہ کی جگہ اور عین کلمہ کو فاکلمہ یا لام کلمہ کی جگہ استعمال کرنا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پر رکھ دینا قلب مکانی کہلاتا ہے۔

اب ان میں بھی قلب مکانی ہوئی ہے اس لیے کہ یہ اصل میں اء کل، اء مر، اء خذ تھے اب فاکلمہ کو عین کی جگہ اور عین کلمہ کو فاکلمہ کی جگہ رکھ دیا یا تو اکل ،امر ،اخذ ہوگئے اب یسئل والے قانون (جو آگے آرہا ہے) کے تحت ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کردیا تو اکل، امر، اخذ ہوگئے پھر ہمزہ وصلی مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط کردیا تو کل ،مر، خذ ہوگئے لہذا یہ شاذ نہیں ہیں۔

سوال: اس قلب مکانی کی کوئی نظیر بھی ہے؟

جواب: جی ہاں جیسے قوس کی جمع قووس آتی ہے جب قلب مکانی کی تو قسوو ہوگیا پھر اول اور ثانی واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیا اور پھر یاء کا یا میں ادغام کر دیا تو قسیٌّ۔ اب یاء کی مناسبت سے سین کو کسرہ دیا اور پھر عین کلمہ کی مناسبت سے فاء کلمہ کو بھی کسرہ دیا تو قِسِیٌّ ہوگیا تو اس میں قلب مکانی موجود ہے۔

فائدہ کُلْ، مُرْ، خُذْ اصل میں اُءْ کُلْ، اُءْ مُرْ، اُءْ خُذْ تھے۔ ان تینوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیا۔ رہا پہلا ہمزہ دوسرے ہمزہ کے حذف کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہی لہذا وہ بھی گر گیا لیکن بحالت درج کلام لفظ مر میں ہمزہ ثانیہ کا باقی رکھنا فصیح ہے جیسے قوله تعالى: وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ اور بحالت ابتداء کلام لفظ مُرْ میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا فصیح ہے جیسے قوله عليه الصلوة و السلام: مُرُوْا صِبيًا نكُمْ بِالصَّلٰوةِ۔

موزون	اصل	وزن	قانون
يَقْرَءُ وَ ذِرْ	يَقْرَءُ. اُذِرَ		میر
مِيْخَذٌ	مِأْخَذٌ	مِفْعَلٌ	یاخذ
اَلَّذِیْ تُمِرْنَ	اُءْ تُمِرْنَ	اُفْتُعِلْنَ	آمن. یاخذ
//	اَلَّذِیْ. تُمِرْنَ	فُعِلْنَ	
يُوْخَذُوْنَ	يُأْخَذُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	یاخذ
آمَنْتُ	اَءْ مَنْتُ	اَفْعَلْتُ	آمن
سَالٌ	سَئَلٌ	فَعَلٌ	یاخذ قال
يَقُوْلُوْذَّلِیْ	يَقُوْلُ. اِءْ ذَنْ	اِفْعَلْ	یاخذ. ادغام

بِيرُ ۲ عدد	بِئَرَ	فَعِلَ	ياخذ
//	بُيِرَ	فُعِلَ	يقول
آذَوْا	اءْ ذَيُوْا	اَفْعَلُوْا	آمن. قال. التقاء
مُوْتَمِرِيْنَ	مُئْتَمِرِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	ياخذ

قانون (۷۵) مِیَر کا قانون حکم ۱ شرط ۲

ہر ہمزہ مفتوحہ کا ما قبلش مضموم یا مکسور باشد، ہمزہ در دیگر کلمہ ما سوائے ہمزہ مطلقا، ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازا

اس قانون کا نام ہے **مِیَر** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔ اگر ما ہمزہ کا ما قبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

حکم ہمزہ کو ما قبل کے حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ مفتوحہ ہو احترازی مثال سُئِلَ، مُسْتَهْزِؤُنَ۔

دوسری شرط ما قبل مضموم یا مکسور ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

اتفاقی مثال: مِئَر کو مِیَر، مُؤَدَّبٌ سے مُوَدَّبٌ، غُلَامِ اَحْمَدَ سے غُلَامِ يَحْمَدَ، غُلَامُ اَحْمَدَ سے غُلَامُ وَحْمَدَ پڑھنا جائز ہے۔

اور اگر ہمزہ کا ما قبل ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو احترازی مثال اَءُ مَنَ۔

اتفاقی مثال: يَجِيْءُ اَحْمَدَ کو يَجِيْءُ وَحْمَدَ، قَارِئُ اَحْمَدَ کو قَارِئُ يَحْمَدَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۷۶) **جاءِ اَوْ یدمٌ کا قانون** حکم ۲ . شرائطه

هرد و همزه متحرک اگر جمع شوند، در یک کلمه اگر یکے از ایشان مکسور باشد ثانی را بیا بدل کنند وجوبا، سوائے اَئِمَّةٌ که دریں جا جائز است. اگر هیچ یکے مکسور نه باشد، ثانی را بواو بدل کنند، وجوبا مگر اُکرم شاذ است

اس قانون کا نام ہے **جاءٍ اُوَ یدِمٌ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے چار چار شرطیں ہیں تین شرطیں مشترک ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ ثانی کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط دو ہمزہ ہوں احترازی مثال سَئَلَ۔

دوسری شرط دونوں ہمزہ متحرک ہوں ءَ ءْمَنَ۔

تیسری شرط دونوں ایک کلمہ میں ہو احترازی مثال یقرء اخوك۔

چوتھی شرط ان میں سے ایک مکسور ہو احترازی مثال اُءَ یدمٌ۔

اتفاقی مثال: جاءِءٌ اس قانون سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جاءِیٌ ہوگیا پھر یدعو یرمی کے قانون سے یاء کی حرکت کو حذف کر دیا تو جائین ہوگیا پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا مدہ تھا اس کو حذف تو جَاءٍ ہوا۔

دوسرا حکم ہمزہ کو واو سے بدلنا واجب ہے۔ تین شرطیں وہی ہیں۔

چوتھی شرط ان دونوں ہمزہ میں سے کوئی مکسور نہ ہو احترازی مثال جاءِءٌ۔

اتفاقی مثال: اُءَ یدمٌ سے اُوَیدمٌ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: ائمۃ میں سب شرائط موجود ہیں تو قانون وجوبی ہونا چاہیے تھا آپ نے جائز کیوں کہا ہے؟

جواب: جواب یہ ہے کہ اَئِمَّةٌ در اصل اَئْمِمَةٌ تھا اس میں ہمزہ ثانی کی حرکت میم سے

نقل ہو کر آئی ہے عارضی ہے لازمی نہیں ہے اس وجہ سے جائز کہا ہے۔

(۲)۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ شاذ ہے۔

سوال: اُكْرِمُ اصل میں اُءَ كْرِمُ تھا یہاں ہمزہ ثانیہ کو واؤ کے ساتھ تبدیل کیوں نہیں کیا اور حذف کیوں کیا؟

جواب: یہ شاذ ہے یُكْرِمُ کی موافقت کی وجہ سے حذف کیا ہے۔

فائدہ: ائمة دراصل اَئْمِمَةٌ تھا۔ پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کیا تو ائمة ہو گیا برحکم اول اَئِمَّةٌ میں جمیع شرائط کے باوجود حکم قانون جاری نہیں کیا گیا جس کی دو وجہ ہیں ① قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ہمزہ ہے تو مذکور ہے ② ہمزہ ثانی کی حرکت عارضی ہے اَئِمَّةٌ میں بوجہ تخفیف کلمہ ادغام کو اعلال پر مقدم کیا۔

فائدہ: برحکم ثانی اُءَ كْرِمُ میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری نہیں کیا گیا جس کی دو وجہ ہیں ① ہمزہ ثانی کو خلاف قیاس حذف کیا گیا لِكَثْرَةِ الْاِسْتِعْمَالِ تو ہمزہ ایک ہی رہ گیا اس قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے ② ہمزہ ثانیہ واو سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو یہاں دونوں ہمزے زائد ہیں

موزون	اصل	وزن	قانون
جُوَنٌ	جُئَنٌ	فُعَلٌ	میر
يَعْلَمُ وَ خُوْكَ	يَعْلَمُ. اَخُوْكَ		//
زَاءٍ	زَاءِءٌ		اوادم. یدعو. التقاء
اَوَ ادِبُ	اَءَ ادِبُ	اَفَاعِلُ	اوادم
مَنْ عَالِمِ يَخِيْكَ	عَالِمِ. اَخِيْكَ		میر

رَئَيْتُ وَحُسَنُ	رَئَيْتُ. اَحْسَن		//
فَزْيَارْ	زِءَارْ	فِعَالْ	//
وَزْوَنْ	زُئَنْ	فُعَلْ	//
//	براصل	دَحْرَجَ	

قانون (۷۷) | یسل کا قانون | حکم ۱ ۔ شرا ئط ۷

ہر ہمزہ متحرک کہ ما قبل ساکن مظہر قابل حرکت باشد، سوائے یائے تصغیر و نون انفعال و واو، ویائے مدہ زائدہ در یک کلمہ، حرکت آن ہمزہ را نقل کردہ بما قبل دادہ جوازا، ہمزہ را حذف کنند وجوبا، مگر مِرْآۃٌ شاذ است

اس قانون کا نام ہے **یَسَلُ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے ایک حکم اور سات شرطیں ہیں۔ جن میں سے چار وجودی اور تین عدمی ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال یأْمن۔

دوسری شرط ماقبل ساکن ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

تیسری شرط ماقبل ساکن مظہر ہو احترازی مثال سَئَّلَ۔

چوتھی شرط ماقبل قابل حرکت ہو احترازی مثال سَائَلَ۔

پانچویں شرط ہمزہ یائے تصغیر کے بعد نہ ہو احترازی مثال اُفَیْئِسٌ۔

چھٹی شرط ہمزہ نون انفعال کے بعد نہ ہو احترازی مثال اِنْئَطَرَ۔

ساتویں شرط واو اور یائے مدہ ہمزہ سے پہلے ایک کلمہ میں نہ ہو احترازی مثال مَقْرُوئَۃٌ خطیئۃ۔

اتفاقی مثال: یَسْئَلُ، قَدْ اَفْلَحَ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن قابل حرکت تھا تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا یَسَلُ، قَدَفْلَحَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: یہاں صرف یائے تصغیر کی نفی ہے۔ اگر ہمزہ کے ماقبل میں یا ہے لیکن تصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہوگا جیسے شیئی سے شیئی احترازی مثال سُوَیْئِلٌ اُفَیْئِسٌ یہاں ماقبل ہمزہ یا

تصغیر کی ہے۔

فائدہ رَاٰی یَرٰی اور تمام افعال رویۃ میں یہ قانون وجوبا جاری ہوتا ہے اور اسمائے مشتقہ میں جوازاً۔

فائدہ ہمزہ کے ماقبل میں واو یا مدہ اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہو جائے گا جیسے سُوْءٌ، سُوْ سِیْئَتْ کو سِیَتْ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ اگر واو یا مدہ زائدہ اور ہمزہ جدا جدا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ کو بَاعُوَمْوَالَهُمْ، قَدْ اَفْلَحَ کو قَدَ فْلَحَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: ہمزہ قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ والا ہمزہ باقی رہے۔ اور اس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہو جائے۔ یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ تضاد نہیں کیونکہ ہمزہ قطعی کے قانون میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی شرط ہے بغیر نقل حرکت کے اور اس قانون میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا بعد ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ تضاد تب ہوتا ہے جب کہ واحد ہوتی۔ ہمزہ قطعی میں ہمزہ کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے اور یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنے کی جہت اور ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

قانون (۷۸) افیئس مقروئۃ خطیئۃ کا قانون حکم ۱ ۔شرط ۲

هرهمزه که واقع شود بعد از یائے تصغیر و واو، یائے مده زائده در یک کلمه آن همزه را جنس ما قبل کرده جوازا ادغام می کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے **اُفَیئِس ۔مَقْرُوئَۃٌ خَطِیئَۃٌ** کا قانون ہے۔جس کے لئے ایک حکم اور دو شرطیں کامل ہیں۔

حکم ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔

ہمزہ یائے تصغیر کے بعد ہو احترازی مثال سَئَل۔

اتفاقی مثال: اُفَیئِسٌ کو اُفَیِّسٌ پڑھنا جائز ہے۔

ہمزہ واو یا مدہ کے بعد ایک کلمے میں ہو احترازی مثال الذین باءوا اموالھم ہے۔

اتفاقی مثال: مَقْرُوئَۃٌ کو مَقْرُوَّۃٌ، خَطِیئَۃٌ کو خَطِیَّۃٌ پڑھنا جائز ہے۔

موزون	اصل	وزن	قانون
مُسِلٌ	مُسْئِلٌ	مُفْعِلٌ	یسل
//	//	//	//
مَجْرُوَّاتٌ	مَجْرُوّ اتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	مقروة
یَسِمُوْنَ ۲ عدد	یَسْئِمُوْنَ	یَفْعِلُوْنَ	یسل
//	یَوْسِمُوْنَ	//	یعد
هَلَضْرِبُ	هَلْ. اَضْرِبُ	اَفْعِلُ	یسل
اُبَیِّرٌ	اُبَیِّرٌ	اُفَیْعِلٌ	مقروة
اِسْتِرَافٌ ۲	اِسْتِرْءَافٌ	اِسْتِفْعَالٌ	یسل

//	اِسْتِرْيَاف	//	یقال. التقاء
تَسِيْلُ ۲	تَسْئِيْلٌ	تَفْعِيْلٌ	یسل
//		فعیل	
يَرَوْنَ	يَرْءَيُوْنَ	يَفْعَلُوْنَ	یسل. قال. التقاء
طَرِيَّتَانِ	طَرِيْئَتَانِ	فَعِيْلَتَانِ	مقروة
بَلْ ۳	اِبْئَلْ	اِفْعِلْ	یسل. همزه
//	اِوْبَلْ	//	یعد. //
//	اِيْبَلْ	//	یقال. التقاء. همزه
//	بَلْ. اِوْءَیْ	اِفْعَلْ	یسل. یعد. لم یدع. همزه
لَمِتَسَائَلُ	لَمْ اَتَسَائَلُ	لَمْ اَتَفَاعَلُ	تعلم . یسل

قرءی کا قانون

ھرد و ھمزہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد، آنرا بیا بدل کنند وجوبا

اس قانون کا نام ہے قِرَءْیٌ کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

[illegible] دو ہمزہ جمع ہوں احترازی مثال لُؤْلُؤٌ۔

[illegible] کلمہ غیر موضوع علی التضعیف ہو احترازی مثال سَئَّلَ۔

[illegible] پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو احترازی مثال اٰ ءْ مَنَ۔

اتفاقی مثال: قِرَءْءٌ کو قِرَءْیٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۸۰) سَاَل کا قانون حکم ۱ ۔شرائط ۴

ہر ہمزہ متحرک کہ منفرد ہ را کہ ما قبلش نیز متحرک باشد بآں
حرکت بوفق حرکت ما قبل بحرف علت بدل کنند جوازا
نزد بعض

اس قانون کا نام ہے **سَاَل** کا قانون ہے۔جس کے لئے ایک حکم اور چار شرطیں ہیں۔

حکم ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ متحرک ہو احترازی مثال رَأس بُؤس بِئر۔

دوسری شرط ہمزہ متحرک ہ منفردہ ہو احترازی مثال اءِ یدم۔

تیسری شرط ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو احترازی مثال یسْئَل۔

چوتھی شرط ہمزہ پر جو حرکت ہے ماقبل پر بھی وہی حرکت ہو احترازی
مثال سُئِلَ۔

اتفاقی مثال: سَئَلَ کو سَالَ، کُفُؤً کو کُفُوًا، مُسْتَهْزِئِیْنَ کو مُسْتَهْزِیِیْنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۸۱) سول مستهزیون کا قانون حکم ۲۔ شرائط ۶

ہرھمزہ منفرد ہ مکسور کہ ما قبلش مضموم با شد و مضموم بعد از کسرہ بواو، و یا بدل کردہ شود جوازا نزد اخفش

اس قانون کا نام ہے **سُوِلَ مُسْتَهْزِيُوْنَ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم ہمزہ کو واو سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط ہمزہ منفردہ ہو احترازی مثال اُءَيْدِمْ۔

دوسری شرط ہمزہ مکسور ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

تیسری شرط ماقبل مضموم ہو احترازی مثال سَئِمَ۔

اتفاقی مثال: سُئِلَ کو سُوِلَ ۔

دوسرا حکم ہمزہ کو یا سے بدلنا جائز ہے۔

پہلی شرط پہلی شرط وہی ہے۔

دوسری شرط ہمزہ مضموم ہو احترازی مثال سَئَلَ۔

تیسری شرط ماقبل مکسور ہو احترازی مثال لَئِمَ

اتفاقی مثال: مُسْتَهْزِءُوْنَ کو مُسْتَهْزِيُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۸۲) **آلآن آلحسن کا قانون** **حکم ۱ ۔ شرا ئط ۳**

هرهمزه وصلی مفتوح که داخل شود بر آن همزه ا ستفهام بالف بدل کرده شود وجوبا بمع باقی داشتن التقائے ساکنین

اس قانون کا نام ہے **آلآنَ آلحَسَنُ** کا قانون ہے۔ جس کے لئے ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا اور التقائے ساکنین کو ثابت رکھنا واجب ہے

پهلی شرط ہمزہ وصلی ہو احترازی مثال اُکْرِمَ۔

دوسری شرط ہمزہ وصلی مفتوح ہو احترازی مثال اِکْتَسَبَ۔

تیسری شرط ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام داخل ہو احترازی مثال اَلْحَمْدُ

اتفاقی مثال: اَءَ لْآنَ سے آلآنَ، اَءَ لْحَسَنَ سے آلْحسن پڑھنا واجب ہے۔

ختم شد قوانین مهموز

موزون	اصل	وزن	قانون
//	قُوْتِلَتْ	فُوْعِلَتْ	//
مُتِمٌ	مُتْئِمٌ	مُفْعِلٌ	یسل
اَلْاِسَامُ	اِسْئَامٌ	اِفْعَالٌ	یسل
اِتَّامُ ۳ عدد	اِتْتَمَ	اِفْتَعَلَ	سال
//	اِتْیَمَ	افتعل	قال
//	ہر اصل	اِفْعَالٌ	
مُوَدٌّ	مَدَدٌ	مُفْعَلٌ	میر

نَطَرَ ۳	براصل	فَعَلَ	
//	نَطْثَرَ	فَعْلَلَ	یسل
//	نَطْثَرُ	نَفْعَلُ	یسل
مِبَسْ	مِبْتَسْ	مِفْعَلْ	//
لَمَ سِمْ ۲ عدد	مُسْتِمْ	مُفْعِلْ	یسل. شهد
//	لَمْ اَسْتِمْ	لَمْ اَفْعِلْ	//
لَمُسَائَلْ	لَمْ اَتَسَائَلْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	یسل. خصم
//	مُتَسَائَلْ	مُتَفَاعَلْ	خصم
//	//	//	//
قُلْتِ يَحُر			
	قُلْتِ. اَحَدْ	//	//
فَذَبْهَا	فَذَابْهَى	اَفْعَلَ	یسل. قال
جَازَتْ	جَنْزَتْ	فَعَلَتْ	سال
//	جَوْزَتْ	//	قال
//	جَازَيَتْ	فَاعَلَتْ	التقاء
اَلَمْ تَرَ	لَمْ تَرْءَیْ	لَمْ تَفْعَلْ	یسل. لم یدع
اُوَیْرِدْ	اُءَیْرِدْ	اُفَیْعِلْ	او ادم
اَنْسْتُمْ		فَاعَلْتُمْ	
لَمْ ۳ عدد	اِلْتُمْ	اِفْعَلْ	یسل. همزه
//	اِوْلَمْ	//	یعد. همزه

//	اِلْوَمْ	//	یقال. التقاء. ہمزہ
اِمَّا تَرَيِنَّ	تَرْءَ يِيْنَ	تَفْعَلِيْنَ	یسل . یقول. التقاء
اِيْزَانٌ	اِءْ ذَانٌ	//	آمن
//	اِوْذَانٌ	//	میعاد
مُسِمٌ	مُسْئِمٌ	مُفْعِلٌ	یسل
هَلَرْقِلُ	هَلْ اَرْقِلُ	اَفْعِلُ	یسل
فَازَرَہ،	اَءْ زَرَ	اَفْعَلَ	آمن
ضَرَبَ بغیر للالی	ضَرْءَبْ	فَعْلَلَ	یسل
مَنْ سَلْ ۵	مَنْ اُسْئَلْ	اُفْعَلُ	// شهد
//	نُسْئَلُ	نُفْعَلُ	//
//	اِوْسَلْ	اِفْعَلْ	یعد. ہمزہ
//	اِسْوَلْ	//	یقال. ہمزہ
//	اِسْئَلْ	//	یسل . ہمزہ
لَمِعِدٌّ	لَمْ اَعْتَدِیُ	لَمْ اَفْتَعِلُ	اعلم تعلم نعلم. خصم یسل. لم یدع
اَسِمِیُ	اَسْئِمِیُ	اَفْعِلِیُ	یسل
لَمِسْتَرِنْ	لَمْ اَسْتَرِنْ	لَمْ اَفْتَعِلُ	یسل. سین

سَمُوْنَا	اِسْمُوْا	اِفْعُلُوْا	یسل. ھمزہ
//	اِوْسَمُوْا	//	یعد
//	خود	فَعُلْنَا	
آلِفُ وَ شُرَفَاءُ	آ ءْلِفُ اَشْرِفَاءُ		میر
آمِنْ	اَءْمِنْ	اَفْعِلْ	آمن
رُوْسَنَ	رُءِ سْنَ	فُعِلْنَ	سول
اُسَیْمٌ	اُسَیْئِمٌ	اُفَیْعِلٌ	مقروہ
قَالَ ٦	قَتَلَ	فَعَلَ	سال
//	قَوَلَ	//	قال
//	قَتْلٌ	فَعْلٌ	یاخذ
//	قَوْلٌ	//	قال
//	قَتُلَ	ماضی	شھد. یاخذ
//	//	تعجب	//
مُسْتَرِفِیْنَ	مُسْتَرْءِفِیْنَ	مُسْتَفْعِلِیْنَ	یسل
//	براصل خود	//	
لَنَاصِرِیَرِبُ	نَاصِرِاَرِبُ	فَاعِلٌ. فَعِیْلٌ	میر
لَمْقَرُءُ	لَمْ اَقْرَءُ	لَمْ اُفْعَلْ	یسل
لِمنجَلِ	لَمْ اَنْجَلِیْ	لَمْ اَنْفَعِلْ	یسل. لم یدع
اَھْلُوْبِیْکُمْ	اَھْل اَبِیْکَ	//	میر
قَدْ مُنِعَ	قَدْ اَمْنَعُ	اَفْعَلُ	یسل

مَنْقُلْ	مَنْ . اَقُولُ	اَفْعَلُ	یسل
شَاءٍ	شَاءِءْ	فَاعِلْ	او دادم . یدعو. التقاء
اَنّٰنی	اَنْ اَنْسَی	اَفْعَلُ	یسل
//	نُنْسَی	نَفْعَلُ	
لَمْسَّعْ	لَمْ اَتَسَعَّ	لَمْ اَتَفَعَّلْ	لم یدع . خصم. یسل
سَلُوْنِیْ	اِسْئَلُوْا	اِفْعَلُوْا	یسل. همزه
مَنْقَلْ ۷عدد	مَنْ. اَقْتُلُ	اُفْعَلُ	یسل. شهد
//	مَن اَقْتُلُ	//	یقال
//	مُنْقَلْ	مَفْعَلْ	
//	نُقْلْ	فُعْلْ	شهد
//	اِنْقَلُ	اِفْعَلُ	همزه
//	مَنْقَلْ	مصدر میمی	
اَتُوْبِه	اُتُوْا	فُعِلُوْا	یقول. یوسر. التقاء
مُرُوْا	اُمْتُرُوْا	اُفْعُلُوْا	خلاف قانون
اِخَافُو خَاهُ	اَخَافُ اَخَاهُ		میر

قُلْقِلْ	اُقْوُلْ اُقْوِلْ	اُفْعُلْ .اُفْعِلْ	يقون. التقاء. يسل. يقول . ميعاد . التقاء
قُلْ وَرْ	لُ ءِ رْ	فُعَلْ	مير . شهد
لِمِدَّامَ	لَمْ اَتَدَامَىْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	يسل. لم يدع
رَبِيَّةٌ	رَبِيئَةٌ	فَعِيْلَةٌ	مقروة
يَزُرُ ٢ عدد	يَزْءِرُ	//	يسل
//	يَوْذِرُ	//	يعد
فَسْعَانَ	اِسْتَثْنَ	اِفْتَعَلَ	سال
//	اِسْتَوَنَ	//	قال
//	اِسْتَوْءَنَ	اِسْتَفْعَلَ	يسل. قال
لَمَرَ	لَمْ اَرْءَىْ	لَمْ اَفْعَلْ	يسل. لم يدع
نَحْنُ وَرِيْسُوْنَ	اَيْسُوْنَ	فَعِيْلُوْنَ	
قَالَتَا ٣	قَتَلَتَا	فَعَلَتَا	سال
//	قَوَلَتَا	//	قال
//	فَالوَتَا	فَاعَلَتَا	//
//	قَوَلَةٌ	فَعَلَةٌ	// تنوين
تَنِيْبٌ	تَنْيِيْبٌ	تَفْعِيْلٌ	يسل
لِيَتِنْ	لِيُتْيِنْ	لِيُفْعِلْ	يسل
آذَنْلَكُمْ	اَءْذَنُ	اَفْعَلُ	آمن

فَاطَّفِئُوْا	اُكْرِمُوْا	اُفْعِلُوْا	
ضَرَبَّ	اِضْتَرَبَّ	اِفْعَلَلَّ	يسل. همزه وصلى
لَمَقِهِ	لَمْ اَوْقِىْ	لَمْ اَفْعِلْ	يسل. يعد. لم يدع
اِكِنْ ۳	اَئْتِنْ	اَفْعِلْ	//
//	اِيْتِنْ	//	همزه . التقاء
//	اِئْتِنْ	اِفْعِلْ	يقول التقاء. همزه
اَرِنَا	اِرْئِىْ	//	يسل. لم يدع. همزه
تَاْلَمُوْنَ	تَأْلَمُوْنَ	تَفْعَلُوْنَ	
بَرَ	بَرِءَ	فَعِلَ	شهد. يسل.سال
اَلْضُرَبُ	اَلْاَضْرَبُ	اَفْعَلُ	يسل
نُوْنَ ۳	نَوْءْنَ	فَعَلْنَ	قال. التقاء. قلن. يا خذ
//	نُوْنَ	فُعِلَ	يقول
//	اُنُوْءْنَ	اُفْعُلْنَ	يقول. التقاء. همزه. ياخذ

ان صیغوں کوحل کریں

لَن لَن	لَماکُل	لَم عِدّی		
فُزْرِیْ ۳عدد				
//				
//				
وَکُلَا				
سَلْنَ ۳عدد				
//				
//				
اَضدَ ۳عددَ				
//				
//				
ضَالُوْ	اَضَنَتُ	طَاطَا		
ظُبُ ۲عدد				
//				
لَم یِصُبُّ				
ظَارَا ۲عدد				
//				
سَامُوْ ۳عدد				

				قَ
				لَكَلَاعدد
				//
				نَدَاهُعدد
				ذَارَتْعددٌ
				//
	اَرِيْنَ	هُوًّا	فَلَيَّرَ	اُوًّا

شروع شد قوانین مضاعف

قانون (۸۴) متجانسین کا قانون حکم ۲ ۔ شرائط ۱۸

ہر گاہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند، در اول کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی مطلقا ادغام ممتنع است، و در اول مزید فیہ جائز است مطلقا سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت بہ ہمیشہ وصلی نیفتد و اگر ہر دو متجانسین در اول کلمہ نباشند، و اول ساکن ثانی متحرک باشد، ادغام واجب است، و بجود پنج شرائط اول اینکہ آن متجانسین دو ہمزہ در کلمہ غیر موضوع علی التضیعف نباشد چنانچہ قِرَءْیٌ کہ در اصل قِرَءْءٌ بود

دوم اینکہ اول متجانسین مدہ مبدل ابدال جائز نباشد چنانچہ رَيَّا کہ در اصل رَءْيَا بود چہارم اینکہ اول متجانسین مدہ در آخر کلمہ نباشد چنانچہ فی یومہ، پنجم اینکہ ادغام باعث التباس یک وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نباشد چناچہ قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ کہ ملتبس فی شود، بِقُوِّلَ و تُقُوِّلَ د اگر آن متجانسین میرد و متحرک باشد ادغام واجب است بوجود نو شرائط اول اینکہ اول متجانسین در مدغم فیہ نباشد چوں حَبَّبَ، دوم اینکہ کہ از متجانسین زائدہ برائے الحاق نباشد، چوں جَلْبَبَ و شَمْلَلَ، سوم اینکہ اول متجانسین تائے افتعال نباشد چوں اِقْتَتَلَ، چہارم اینکہ آن متجانسین دو واو در باب افعلال نباشد، چوں اِرْعَوَّ کہ اصل اِرْعَوَوَ بود پنجم اینکہ کہ از متجانسین مقتضی اعلال نباشد چوں قَوِیَ کہ در اصل قَوِوَ بود، ششم اینکہ حرکت ثانی عارضی

نبا شد چوں اُرْدُدِ الْقَوْم که در اصل اُرْدُدْالْقَوْم بود، هفتم اینکه آن متجانسین در دو کلمه نباشد چوں مَکُّنِیْ، واگر در دو کلمه باشند پس اگر ما قبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز ورنه ممتنع، هشتم اینکه آن متجانسین دو یا نباشد چوں حَیِیَ ورُمِّیَانِ نهم اینکه ان متجانسین در اسم بریکے ازیں پنج اوزان نباشد چوں فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ چوں سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُدٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ سوائے مصدر حرف مدغمش اورا بیا مبدل کنند وجوبا چوں دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ که در اصل دِنَّارٌ، شِرَّازٌ بود

اس قانون کا نام ہے **مُتَجَانِسَیْنْ** کا قانون ہے۔

جس کے لئے دو حکم ہیں اور پہلے حکم کے لیے دو شرطیں ہیں اور اگر مضارع میں ہو تو پھر تین شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت کے لیے سات شرطیں ہیں دوسری جماعت کے لیے گیارہ شرطیں ہیں پہلا حکم جوازی ہے اور دوسرا حکم وجوبی ہے۔

پہلا حکم متجانسین میں ادغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط دونوں متجانسین اول کلمہ میں جمع ہوں احترازی مثال مَدَدَ، یَمْدُدُ۔

دوسری شرط ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد کے اول میں نہ ہو احترازی مثال دَدَنَ، ضَضْرَبَ۔

تیسری شرط **اتفاقی مثال** : تَتَرَّكَ، تَتَارَكَ سے اِتَّرَّكَ، اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

مضارع کے لئے دو شرطیں وہی ہیں۔

تیسری شرط اگر متجانسین فعل مضارع میں ہو تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ پڑے احترازی مثال تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ۔

اتفاقی مثال: فَتَتَرَّكَ سے فَتَرَّكَ، فَتَتَضَارَبَ سے فَتَّضَارَبَ پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم متجانسین کا ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط دونوں متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہوں احترازی مثال تَتَرَّكَ، تَتَارَكَ۔

دوسری شرط پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو احترازی مثال اِمْتَدِدْ ۔

تیسری شرط متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں احترازی مثال قِرَءْءٌ ......

چوتھی شرط متجانسین میں کوئی ہا وقف کی حالت میں نہ ہو احترازی مثال اَغْرَّهْ هِلَالٌ۔

پانچویں شرط دو متجانسین میں سے پہلا مدہ مبدل بابدال جوازی نہ ہو احترازی مثال رِيْيًا جو اصل میں رِئْيًا تھا ۔ راس کے قانون سے ہمزہ یا سے بدل گیا ہو گیا ۔

چھٹی شرط متجانسین میں سے پہلا مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو احترازی مثال فی یوم۔ قَالُوْا وَمَالَنَا۔

ساتویں شرط ادغام کرنے سے ایک وزن قیاسی سے دوسرے وزن قیاسی پر التباس نہ آئے احترازی مثال قُوْوِل تُقُوْوِل باب مفاعلہ اور تفاعل میں اگر ادغام کرے تو التباس آئے گا باب تفعیل اور تفعل سے کیونکہ قُوِّلَ تُقُوِّلَ بنے گا۔

اتفاقی مثال: اِضْرِبْ بِعصاك الحجر سے اِضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ، مِنْ نَا سے مِنَّا، عَنْ نَا سے عَنَّا پڑھنا واجب ہے۔

دوسرے جماعت کی شرطیں:

پہلی شرط متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہو احترازی مثال تعرّك تعارك۔

دوسری شرط : دونوں متجانسین متحرک ہوں احترازی مثال اِمْتَدِدْ۔

تیسری شرط متجانسین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو احترازی مثال حَبَّبَ۔

چوتھی شرط متجانسین میں سے کوئی زائد برائے الحاق نہ ہو احترازی مثال جَلْبَبَ شَمْلَلَ۔

پانچویں شرط متجانسین میں سے اول تائے افتعال کی نہ ہو احترازی مثال اِقْتَتَلَ۔

چھٹی شرط متجانسین میں سے دو واو باب افعلال کے نہ ہو احترازی مثال اِرْعَوَّ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔

ساتویں شرط متجانسین میں سے کوئی مقتضی اعلال نہ ہو احترازی مثال قَوِیَ طَوِیَ۔

آٹھویں شرط متجانسین میں سے دوسرے کی حرکت عارضی نہ ہو احترازی مثال اُرْدُدِالْقَوْمُ

نویں شرط متجانسین ایک کلمہ ہو احترازی مثال مَکَّنَنِیْ۔

دسویں شرط متجانسین دو یا نہ ہوں احترازی مثال حَیِیَ۔

دسویں شرط متجانسین میں دو یاء نہ ہو احترازی مثال حَیِیَ۔

گیارھویں شرط متجانسین اسم میں ان پانچ اوزان سے نہ ہوں احترازی مثال سَبَبْ، رِدَدْ، سُرُرْ، عِلَلْ، دُرَرْ۔

اتفاقی مثال : مَدَدَ سے مَدَّ، فَرَرَ سے فَرَّ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ : اجتماع متجانسین اول کلمہ ماضی میں عام ہے۔ بصورت ادغام ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو جیسے اِتَّارَکَ اِتَّرَکَ یا فَتَتَارَکَ فَتَتَرَّکَ سے فَتَّارَکَ فَتَّرَّکَ پڑھنا جائز ہے۔ باقی مضارع کے لئے شرط یہ کہ تا مضارعۃ سے پہلے حرف متحرک ہو یا مدہ زائدہ جیسے فَتَتَنَزَّلُ سے فَتَّنَزَّلُ۔ قَالُوْا تَتَنَزَّلُ سے قَالُوْا تَّنَزَّلُ۔

فائدہ: جہاں تکرار حرف الحاق کے لئے ہو تو وہاں بھی ادغام جائز نہیں جیسے شَمْلَلَ میں لام ثانی دَحْرَجَ کی ہموزن کرنے کی خاطر ہولائی گئی ہے الحاق کہتے ہیں ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے رباعی کے ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے خماسی کے ہم وزن بنایا جائے تا کہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے۔

فائدہ: اِدْعَوٰی اصل میں اِدْعَوَوَ تھا تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ادغام نہیں گیا گیا ہے۔ کیونکہ جہاں ادغام واعلال کا تعارض ہو وہاں پر اعلال کو مقدم رکھا جاتا ہے کیونکہ اعلال میں خفت زیادہ ہے تو اِدْعَوٰی میں بھی خفت زیادہ تعلیل میں ہونے کی وجہ سے قَالَ کا قانون جاری کر کے اعلال کو مقدم رکھا گیا ہے۔

فائدہ: حرکت عارضی نہ ہو کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے یہ شرط صرف اہل حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم والے ادغام کرتے ہیں وجوبا۔

فائدہ: ادغام جوازاً کے لئے دو صورتیں ہیں۔

(۱) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا متحرک ہو جیسے ضَرَبَ بَشَرَ کو ضَرَ بَّشَرَ، لَا تَأْمَنُنَا کو لَا تَأْمَنَّا پڑھنا جائز ہے۔

اگر متجانسین میں پہلا متحرک نہیں تو ادغام ممتنع ہے جیسے قَوْمُ مَالِكٍ یا متجانسین دو ہمزہ متعدد کلمہ میں ہیں تو بھی ادغام ممتنع ہے جیسے قَرَءَ اَبُوْكَ۔

(۲) متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا حرف لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی ادغام جائز ہے جیسے ثَوْبَ بَشَرَ سے ثَوْبَّشَرَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: مصدر کے بغیر جو اسم فعال کے وزن پر ہو تو وہاں حرف مدغم کو حرف علت سے وجوبا تبدیل کر دیتے ہیں جیسے دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ اصل میں دِنَّارٌ شِرَّازٌ تھے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

ختم شد قوانین مضاعف

موزون	اصل	وزن	قانون
خَصِبْزَلَ	خَصِبَ بَزَلَ	فَعِلَ فَعَلَ	ادغام
اَعِلُّوْا	اَعْدِدُوْا	اَفْعِلُوْا	//
مَنَّ	مَنَنَ	فَعَلَ	//
//	مَنُنَ	فَعُلَ	ادغام
//	مَنْ اَنَ	فَعْلَلَ	يسل. ادغام
//	اِمْتُعَنَ	اِفْعُلَنَ	// // همزه
//	اِمْنَنَ	اِفْعَلَلَ	يسل. همزه. ادغام
//	مَنْ ءَ نَنَ	فَعَلَ	يسل.ادغام
عَضُّوْا	عَضَضُوْا	فَعَلُوْا	ادغام
يُوَسْوِسُ	يُدَحْرِجُ	يُفَعْلِلُ	
وَدَّتْ ۴	وَدَدَتْ	فَعَلَتْ	//
//	وَدْدَيْتَ	فَعْلَلْتُ	قال. التقاء. ادغام. دحرجت
//	وَدَّيْتُ	فَعَّلْتُ	// // ضربة
	وَدَدَةٌ	فَعَلَةٌ	ادغام
حُبِّىٌ	اُحْبُبِىٌ	اُفْعُلِىٌ	ادغام. همزه
لَسْتَ مِرَّنَّ	اِسْتَمْرِرُنَّ		ادغام. همزه

لَمْ قَلِلاتٌ	مُقَلَّلاتٌ	مُفَعَّلاتٌ	شهد
اَبَّا ۴	اَبِبَا	فُعِلَا	ادغام
//	اُبْبِبَا	اُفْعِلَا	ادغام. يسل
//	//	//	//
//	اُبْبُبْنَ	اُفْعُلْنَ	/// خفيفه
اَلضَّالِّيْنَ	ضَالِلِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	ادغام
فَفِرُّوْا	اِفْرِرُوْا	اِفْعِلُوْا	ادغام همزه
اِعْلَمَّا جِدٌ	اِعْلَمْ. مَاجِدٌ	اِفْعَلْ. فَاعِلٌ	ادغام
اُعِدَّتْ	اُعْدِدَتْ	اُفْعِلَتْ	ادغام
يَجْعَلَّازِدْ	يَجْعَلْ لَازِدْ	يَفْعَلْ فَاعِلْ	ادغام
وُدَّانٌ	اُوْدُدَانٌ		
يَمَّتْ	يَمِمَتْ	فَعِلَتْ	ادغام
لَنْ سَدَّ	اِنْسَدَدَ	اِنْفَعَلَ	ادغام. همزه
حَابَّا ۴ عدد	حَابَبَا	فَاعَلَا	ادغام
//	حَابِبَا	فَاعِلَا	ادغام
//	حَابِبْنَ	فَاعِلْنَ	ادغام. خفيفه
//	حَابَبا	ماضى	ادغام
وَدُّوْا	وَدَدُوْا	فَعَلُوْا	ادغام
لَمْ تَحَابَّ ۴	لَمْ تَتَحَابَبْ	لَمْ تَتَفَاعَلْ	ادغام. تائے مضارعت

//	//	//	//
//	لَمْ اَتَحَابَبْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	تعلم. یسل. ادغام. شهد
//	لَمْ اُتَحَابَبْ	لَمْ اُتَفَاعَلْ	یسل. شهد. ادغام
//	مُتَحَابَبْ	متفاعل	شهد
//	//	//	شهد. ادغام
لَا تَأْمَنَّا	لَا تَأْمَنُنَا	لَا تَفْعَلُ	ادغام
حَمُسْلُبَ	حَمُسَ سَلِبَ	فَعُلَ. فَعِلَ	ادغام
وَقَرْنَ	اَقْرِرْنَ	اِفْعَلْنَ	خلاف قانون را حذف همزه
لَمُنْسَدٌّ ہم	مُنْسَدٌّ	مُفْعَلٌ	
//	//	//	//
//	//	//	//.
//	لَمْ اُنْسَدَّ	لَمْ اُفْعَلَّ	یسل
اَلْمُنَّ	نَمُنَنَ	فَعُلَنَ	ادغام
مَتَعَامِلُ	مَتَعَ عَامِلُ	فَعَلَ. فَاعِلُ	ادغام
منتی	مَنْ. نَتَی	فَعَلَ	یرملون
مَنْقَدٌ ۵ عدد	اِنْقَدَدَ	اِنْفَعَلَ	ادغام. همزه
//	اُنْقُدِدُ	اُنْفُعِلُ	ادغام. یسل. شهد

//	مَنْ. اُقْدُدُ	اُفْعُلُ	//////
//	نُقْدُدُ	نُفْعُلُ	ادغام
//	نقدد	نفعل	ادغام. شهد

ان صیغوں کوحل کریں

مَاتُكِنَّ رَادُّوهُ لَتَمُرُّوْنَ اَلصَّافُّوْنَ قُصُّهِ

لَمَحِقٌّ

جَنَّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاصیات کی بحث

خاصیات کی بحث علم الصرف میں بلکہ دیگر علوم عربیہ کے لیے راس فی الجسد کا درجہ رکھتی ہے۔ مثلاً (ن۔ز۔ل) جب یہ مادہ مجرد میں ہے تو اس کا معنی اترنا اور جب باب افعال میں ہو تو تعدیہ والا معنی حاصل ہو جاتا ہے۔ اَنْزَلَ انزالاً بمعنی اتارنا یکبارگی پھر جب تفعیل میں جائیگا تو تعدیہ کے ساتھ ساتھ ایک اور معنی تدریج والا حاصل ہو جاتا ہے نَزَّلَ تَنْزِیْلاً تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا۔

اور قرآن کے نزول کے بارے میں دونوں باب اِفْعَالٌ اور تَفْعِیْلٌ مستعمل ہیں کیوں کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر یکبارگی نازل ہوا اس لیے اَنْزَلْنَا کہا گیا اور پھر آسمان دنیا سے تدریجا تدریجا اتارا گیا اس لیے نَزَّلْنَا کہا گیا اور یہ بات واضح ہے کہ یہ معانی اصل اور مصدری معنی سے زائد ہیں جن کی پہچان فقط خواص کے ذریعے ہوسکتی ہے۔

تعریف خاصیات ابواب اہل صرف کے نزدیک۔ ابواب کے وہ معانی جو معانی لغویہ مصدریہ کے ماسوا ابواب کو لازم ہوں۔

نوٹ خواص ابواب زیادہ ہیں لیکن بناء بر ما لَایُدْرَکُ کُلُّهٗ لا یُتْرَکُ کُلُّهٗ کچھ سپرد قلم کر دیتے ہیں۔

خواص ابواب ثلاثی مجرد :

جیسا کہ احقر نے شروع میں بتا دیا تھا کہ ابواب ثلاثی مجرد کے عقلی نو احتمال ہیں لیکن مستعمل چھ ہیں جس میں تین اُمُّ الْاَبْوَابُ ہیں اور تین فروع ہیں۔ اُمُّ الْاَبْوَابِ ہونے کی دو وجہ ہیں۔

وجہ اول ض۔س۔ن۔ یہ تین ام الابواب ہیں ۔ اور باقی تمام ابواب ان تین ابواب

سے بنتے ہیں۔

① مَنَعَ یَمْنَعُ کی ماضی نَصَرَ یَنْصُرُ سے اور مضارع عَلِمَ یَعْلَمُ ② حَسِبَ یَحْسِبُ کی ماضی عَلِمَ سے اور مضارع ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ③ شَرُفَ یَشْرُفُ مضارع نَصَرَ یَنْصُرُ سے متولد ہے البتہ ماضی کسی سے متولد نہیں اور اس طرح ثلاثی مزید فیہ رباعی بھی۔ وجہ دوم ان تین ابواب کے معانی کے اختلاف کے ساتھ ساتھ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کا بھی اختلاف ہے باقی تین ابواب ایسے نہیں۔ لہذا پہلے تین ابواب ض۔س۔ن۔ اصول ہیں نزی اکثر معانی میں برابر ہیں۔

خاصیت فَعَلَ یَفْعُلُ

اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے۔ یعنی باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔ باب مفاعلہ، افتعال اور تفاعل تینوں کے بعد مغالبہ کے لیے لایا جاتا ہے۔ لیکن مفاعلہ میں ایک فاعل اور ایک مفعول کی صورت میں ہوگا اور نَصَرَ یَنصُر اور تفاعل میں دونوں بطور فاعل کے لائے جاتے ہیں۔ مفاعلہ کی مثال خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ (مجھ میں اور زید میں جھگڑا ہوا مگر میں جھگڑے میں غالب آ گیا)۔

تفاعل کی مثال تَنَاشَدَ زَیْدٌ وَ سَعِیْدٌ فَنَشَدَ زَیْدٌ سعیدًا۔ باب افتعال کی مثال آپ کا فرمان ہے اِحْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰی عِنْدَ رَبِّھِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی الخ اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ سَعِیْدًا فخصم زید سعیدا۔

فائدہ باب نصر کا خاصہ مغالبہ اس لیے ہے کہ وہ معانی جو عظمت اور بزرگی اور غلبہ پر دلالت کرتے ہیں اکثر اسی باب سے آتے ہیں۔

فائدہ یہ باب مثال سے مطلقا اور اجوف یائی اور ناقص یائی سے نہیں آتا۔ لہذا ان تینوں بابوں سے مغالبہ کے لیے باب ضرب لایا جائے گا اگرچہ وضع میں اس مادہ سے وہ غیر مستعمل کیوں نہ ہو جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرِبُہٗ اور مذکورہ صورتوں کے علاوہ پھر باب نصر ذکر کیا جائے گا

(فِيهَا الْإِخْتِلَافُ فَتَدَبَّرْ)

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعِلُ:

اس کا خاصہ بھی مغالبہ ہے عَلٰی تَفْصِيلٍ مَامَرَّ جیسے وَاعَدَنِيْ زَيْدٌ فَوَعَدْتُهٗ۔

خاصیت باب فَعِلَ يَفْعَلُ:

یہ باب اکثر لازمی ہوتا ہے اور خوشی رنج وغم بیماری اور رنگ عیوب اور حلیہ جسمانی کا اکثر الفاظ اسی باب سے آتے ہیں۔

فائدہ: چند الفاظ ایسے بھی ہیں جو اس باب کے ساتھ ساتھ شَرُفَ سے بھی آتے ہیں اور رنگ و عیب حلیہ جسمانی والا معنی دیتے ہیں جیسے اَدِمَ معنی گندگو بَلِقَ بمعنی سفید وسیاہ رنگ کا گھوڑا۔ عَجِفَ بمعنی لاغر ہوا رَعِنَ بمعنی بے وقوف۔

خاصیت باب فَعَلَ يَفْعَلُ:

اس کی لفظی خاصیت۔اس کا عین کلمہ یالام کلمہ یادونوں حروف حلقی میں سے ہوں گے جیسے ذَهَبَ۔ وَضَعَ۔ نَخَعَ۔

اعتراض رَكَنَ يَرْكَنُ نہ حلقی العین نہ حلقی اللام ہے یہ کیسے اس باب آ گیا۔

جواب: یہ تداخل کے قبیل سے ہے یعنی ماضی نصر سے اور مضارع سمع سے بنائی گئی ہے۔

اعتراض: ابی یابی اس باب سے کیسے آ گیا۔

جواب: یہ شاذ ہے۔

سوال: شاذ کلام فصیح میں نہیں آ سکتا اور یہ تو فصیح کلام یعنی قرآن مجید میں موجود ہے جیسے فابوا ان يضيّفوا (پ۱۶) و یابی اللّٰہ (پ ۲۸) ہم پہلے بتا چکے ہیں شاذ کی تین قسمیں فقط تیسرا قسم جو قبیح ہے وہ فصاحت کلام کے لیے مانع ہیں پہلے دونوں کلام فصیح میں واقع ہو سکتے ہیں۔

خاصیت باب فَعُلَ يَفْعُلُ:

یہ باب ہمیشہ لازمی ہوتا ہے۔ یہ باب اوصاف پر دلالت کرتا ہے عام ازیں اوصاف خلقیہ ہو جیسے حَسُنَ، قَبُحَ، صَغُرَ۔ یا اوصاف غیر خلقیہ لازمہ ہوں جیسے فَقُہَ، اَدُبَ۔ یا اوصاف ایسی ہوں جو صفات خلقیہ کے مشابہ ہوں جیسے جَنُبَ، طَھُرَ۔

اعتراض: اوصاف خلقیہ اور عوارض نفسانی باب سمع میں بھی آتی ہیں تو فرق کیسے ہوگا۔

جواب: یہ باب شرف عموماً دوام پر دلالت کرتا ہے جیسے حَسِیْنٌ اور سَمِیْعٌ میں عدم دوام اور قلت زمانہ ہوتا ہے جیسے فرحان۔

خاصیت باب فَعِلَ یَفْعِلُ :

اس باب سے چند الفاظ آئے جن کے جاننے سے اس کی خاصیت معلوم ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہ سمجھا جائے ان الفاظ مخصوصہ اس سے آنا اس کا خاصہ ہے۔

تتبع اور جستجو کے بعد اہل اہل فن نے کہا وہ بتیس ہیں۔

(۱) نَعِمَ مصدر نعمت، بمعنی خوش عیش۔ اور نعومت، بمعنی نرم و نازک (۲) وَثِقَ۔ بھروسہ و اعتماد۔

(۳) وَبِقَ ہلاک ہوا۔ (۴) وَرِثَ، بمعنی وارث ہوا۔ (۵) وَمِقَ دوستی کی۔

(۶) وَرِعَ پرہیزگار کا ہوا۔ (۷) وَفِقَ سازگار۔ (۸) وَرِمَ سوجا۔

(۹) وَرِیَ چقماق سے آگ نکالی۔ (۱۰) یَئِسَ مایوس ہوا۔

(۱۱) وَلِیَ قریب ہوا۔ (۱۲) یَبِسَ خشک ہوا۔ (۱۳) وَغِرَ وَحِرَ دشمن ہوا۔ کینہ ور ہوا۔

(۱۴) وَھِلَ آوارہ گر ہوا۔ (۱۵) بَلِیَ بے عقل ہوا (۱۶) وَعِمَ کسی حق میں مال کا دعوی کرنا۔

(۱۷) وَطِئَ روندا۔ (۱۸) وَلِہَ حیران ہوا۔

اصطلاحات خاصیات

مجرد کو مزید بنانے سے درج ذیل فوائد و معنی حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) **تعدیہ**: لازم سے متعدی ہونا یا اگر فعل متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہونا جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ۔

(۲) **الزام**: متعدی سے لازمی ہونا جیسے حَمِدَ زَیْدٌ عمرا سے اَحْمَدَ زَیْدٌ۔

(۳) **تصییر**: صاحب ماٴ خذ بنا دینا جیسے اَشْرَکَ النَّعْلُ اس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔

ماٴ خذ شراک، بمعنی تسمہ۔

(۴) **تعریض**: مفعول کو ماٴ خذ کے محل اور موقع میں لے جانا جیسے اَبْعَثُ الْحِمَارَ میں گدھے کو بچے کی جگہ لے گیا۔

(۵) **وجدان**: کسی چیز میں ماٴ خذ کی صفت کا پایا جانا جیسے اَبْخَلْتُهٗ میں نے اسے بخیل پایا۔

(۶) **ابتداء**: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد سے آیا ہو اگر وہ مادہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو ثلاثی مزید میں ہیں جیسے اَشْفَقَ وہ ڈر گیا۔ (مجرد شفق بمعنی مہربانی کرنا)۔

(۷) **اتخاذ**: کسی چیز کو ماٴ خذ بنانا یا ماٴ خذ میں لینا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ اس نے پتھر کو تکیہ بنایا

(۸) **اشتراک**: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا اس طرح کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عمروٌ زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا اور عمرو نے زید سے۔

(۹) **اقتضاب**: کسی فعل کی ابتداء اسی باب سے ہونا اور ثلاثی مجرد مطلقاً نہ آنا کسی باب سے جیسے تَبَخْتَرَ معنی اکڑ کر چلنا۔ غَزْمَرَ آواز بلند کرنا۔

(۱۰) **الباس ماٴخذ**: کسی چیز کو ماٴ خذ پہنانا جیسے جَلَّلَ الْفَرَسَ اس نے گھوڑے کو جھول پہنایا......

(۱۱) **بلوغ**: ماٴ خذ میں آنا یا ماٴ خذ میں پہنچنا جیسے خَیَّمَ وہ خیمے میں آیا اَعْرَقَ وہ عراق میں پہنچا۔

(۱۲) **تحوّل:** کسی چیز کا عین مأ خذ ہونا یا مثل مأ خذ ہونا جیسے **تَنَصَّرَ** وہ نصرانی ہوگیا۔

(۱۳) **تجنب:** مأ خذ سے بچنا جیسے **تَأَثَّمَ** اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔

(۱۴) **تحویل:** کسی چیز کو مأ خذ یا مثال مأ خذ بنادینا جیسے **نَصَّرَ** اس نے نصرانی بنایا۔

(۱۵) **تخلیط:** کسی چیز کو مأ خذ سے آراستہ کرنا جیسے **ذَهَّبَ** اس نے سنہری بنادیا۔

(۱۶) **تغییر:** فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لیے کرنا جیسے **اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ** اس نے اپنے لیے جو ناپے۔

(۱۷) **تخئیل:** فعل کا اپنی ذات میں مأ خذ کا حصول دکھانا یا جتانا جس سے صرف دکھاوا یا بناوٹ مقصود ہو جیسے **تَمَارَضَ** اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا **تَجَاهَلَ** اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔

(۱۸) **تدریج:** کسی فعل کو آہستہ کرنا جیسے **تَجَرَّعَ** اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔

(۱۹) **تصرّف:** ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا جیسے **اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ** اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

(۲۰) **تعمّل:** مأ خذ کو کام میں لانا یا مأ خذ سے کام لینا جیسے **تَخَتَّمَ** اس نے انگوٹھی پہنی۔

(۲۱) **تکلف:** مأ خذ میں بناوٹ یا تصنع ظاہر کرنا جیسے **تَشَجَّعَ** وہ بہادر بنا۔

فائدہ: تکلف اور تخئیل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ مرغوب فعل ہوتا ہے مگر تخئیل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعلی ہوتا ہے۔

(۲۲) **حسبان:** کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ مأ خذ کے معنی سے موصوف ہے جیسے **اِسْتَحْسَنْتُهٗ** میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔

فائدہ حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسبان میں شک وگمان

(۲۳) **حینونت**: کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اس وقت میں پہنچنا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کے کٹنے کا وقت آ گیا۔

(۲۴) **سلب**: کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا جیسے اَشْکَیْتُہٗ میں نے اس کی شکایت دور کی۔

(۲۵) **صیرورت**: صاحب ماخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا۔ یعنی پھول والا ہو گیا۔

(۲۶) **طلب ماخذ**: ماخذ کو طلب کرنا جیسے اِکْتَدَّ فُلَانًا اس نے فلاں سے مشقت طلب کی اَسْتَعْمَتُہٗ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔

(۲۷) **قصر**: اختصار کے لئے کسی کلمہ کا مرکب سے اشتقاق کے طور پر بنانا جیسے ھَلَّلَ اس نے لاالہ الااللہ کہا رَجَّعَ اس نے انالِلّٰہ وانا الیہ راجعون کہا۔

(۲۸) **لزوم علاج**: فعل میں جوارح یعنی اعضاء کے کام کا اثر پایا جانا جیسے اِنْکَسَرَ وہ ٹوٹ گیا۔

(۲۹) **لیاقت**: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا جیسے اَلَامَ الْفَرْعُ سرار قابل ملامت ہوا۔

(۳۰) **مبالغہ**: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا جیسے اَثْمَرَ النَّخلُ کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ حَوَّلَ بہت گھوما۔

(۳۱) **مطاوعت**: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو لانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا جیسے کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۳۲) **موافقت**: کسی فعل کا ہم معنی ہونا جیسے سَافَرَ بمعنی سَفَرَ یعنی وہ سفر کیا۔

(۳۳) **نسب بماخذ**: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا جیسے فَسَّقَنِیْ اس نے مجھ کو بدکار کہا اَکْفَرْتُہٗ میں نے اسے کفر سے نسبت دی۔

(۳۴) **اعطاء مأخذ**: مأخذ دینا جیسے اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی۔

(۳۵) **تشارک**: دو چیزوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا جیسے تَشَاتَمَ ایک دوسرے کو انہوں نے گالیاں دیں۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیه

خواص باب اِفْعَالٌ:

اس کی علامت: یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین مضموم اور ماضی اور امر میں ہمزہ قطعی ہو گا۔

(۱) **تعدیه**: اس کی چار صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: لازمی سے متعدی جیسے جَلَسَ زَیْدٌ سے اَجْلَسْتُ زَیْدًا

دوسری صورت: متعدی بیک مفعول سے متعدی بہ دو مفعول جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَهْراً سے اَحْفَرَ زیدٌ نَهْراً۔

تیسری صورت: متعدی بہ دوم مفعول سے متعدہ بہ سہ مفعول جیسے عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً سے اَعْلَمْتُ عَمْراً زَیْداً فَاضِلاً۔

چوتھی صورت: مجرد میں لازمی اور متعدی دونوں ہو جیسے حَزِنَ، سَمِعَ سے لازمی ہوتا ہے، بمعنی غمگین ہوا۔ اور حَزَنَ نَصَرَ سے متعدی بمعنی غمگین کیا۔ اس صورت میں لازمی باب سے افعال متعدی ہو جائے گا جیسے اَحْزَنَهٗ یہ حزن لازمی جو سمع سے آتا ہے اس سے متعدی ہوا۔

(۲) **تصییر**: جیسے اَشْرَکْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی کو شراک دار بنا دیا۔ اس کا مأخذ شراك معنی تسمہ۔

فائدہ: تعدیہ اور تصییر میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

(۳) **الزام**: جیسے حمد زید عمراً سے اَحْمَدَ زیدٌ صار اُمرُهٗ الی الحمد (زید کا کام قابل تعریف ہے)۔

(۴) **تعریض**: ابعتُ الفرسَ میں گھوڑے کو محل بیع میں لے گیا۔

(۵) **وجدان**: فائدہ: اگر مأخذ لازم ہے تو اس کا مدلول مبنی للفاعل ہوگا جیسے ابخلتُ زیداً میں نے زید کو موصوف بہ بخل پایا۔ اگر مأخذ متعدی ہو تو مدلول مبنی للمفعول ہوگا جیسے احمدتُہٗ میں نے اس کو موصوف بہ محمودیت پایا۔

(۶) **سلب**: سلب عن الفاعل جیسے اقسط زیدٌ زید نے اپنے نفس سے ظلم کو دور کیا۔ سلب عن المفعول جیسے اشکیتُہٗ میں نے اس کے شکایت دور کی۔

(۷) **اعطاء مأخذ**: اس کی دو قسمیں ہیں ① امر محسوس ② غیر محسوس۔ اور پھر اس کا دینا دو قسم پر ہے ① نفس مأخذ دینا جیسے اعظمت الکلب۔ میں نے کتے کو ہڈی دی۔
② محل مأخذ جیسے اَشْوَیْتُہٗ میں نے اس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا۔
دوسری قسم امر غیر محسوس ہے جیسے اقطعتُہٗ قضباناً میں نے اس کو شاخوں کا قطع دیا یعنی کاٹنے کی اجازت دی۔

(۸) **بلوغ**: جیسے اصبح زید زید صبح کے وقت آیا۔
فائدہ گاہے گاہے بلوغ سے مراد مرتبہ میں پہنچنا بھی آتا ہے جیسے اَحرَمَ حرمت اور عزت کے مرتبہ کو پہنچا۔

(۹) **صیرورت**: اس کے تین معنی ہیں اول کسی شئی یعنی فاعل کا صاحب مأخذ ہونا جیسے اَلْبَنَتِ النَّاقَۃُ اونٹنی دودھ والی ہوگئی۔
دوم: کسی شے کا کسی ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں مأخذ والی صفت پائی جاتی ہو جیسے اَجْرَبَ الرجلُ ایک شخص خارشی اونٹوں کا مالک ہوا۔

(۱۰) **لیاقت**: جیسے اَلَامَ الفرع سردار قابل ملامت ہوا۔

(۱۱) **حینونت**: جیسے اَحصَدَ الزرعُ کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی۔

(۱۲) **مبالغہ**: یہ دو قسم پر ہے ① مبالغہ مقدار میں جیسے اَثْمَرَ النَّخلُ کھجور کا درخت

بہت پھل دار ہوا ② مبالغہ کیفیت میں جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح خوب روشن ہوئی۔

(۱۳) **ابتداء**: جیسے اَشْفَقَ بمعنی ڈر گیا اور اس کا مجرد شَفَقَ جس کا معنی مہربانی کرنا۔

(۱۴) **موافقت**: مجرد سے تفعیل و تفعل و استفعال سے جیسے دجیٰ اللَّيْلُ و اَدْجَی اللَّيْلُ معنی ایک ہے۔

(۱۵) **مطاوعت**: جیسے كَبَبْتُهُ فَاَكَبَّ میں نے اس کو اوندھا گرایا پس وہ اوندھا گر گیا۔

فائدہ مطاوعت میں اِفعال لازمی ہوگا اگر چہ فی نفسہ متعدی ہو۔

خواص باب تفعیل

اس کی علامت یہ ہے: ماضی کی ابتداء میں تا زائدہ نہ ہو اور عین کلمہ مشدد ہو۔

(۱) **تعدیہ**: (۲) **تصییر**: جیسے نَزَّلَ وَ نَزَّلْتُهُ وہ اترا اور میں اس کو اتارا۔ تصییر والا معنی اس کو صاحب نزول بنایا۔

(۳) **سلب**: جیسے خذیت عینہ اس کی آنکھ میں گرد پڑ گئی۔ اور قذیت عینہ اور میں نے اس کی آنکھ سے گرد کو نکالا۔

(۴) **صیرورت**: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ صاحب نور یعنی شگوفہ دار ہوا۔

(۵) **بلوغ**: جیسے خَيَّمَ زَيْدٌ زید خیمے میں داخل ہوا۔

(۶) **مبالغہ**: یہ اکثر باب تفعیل کا خاصہ ہے جس کی تین قسمیں ہیں۔

① مبالغہ فی الفعل جیسے صَرَّحَ خوب ظاہر ہوا۔

② مبالغہ فی الفاعل جیسے مَوَّتَ الْاِبِلُ اونٹوں میں مری بہت پھیل گئی۔

③ مبالغہ فی المفعول جیسے قَطَّعْتُ الثِّيَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

(۷) **نسبت بہ ماخذ**: جیسے فَسَّقْتُهُ میں نے اس کو فسق کی طرف منسوب کیا۔

(۸) **الباس ماخذ**: جیسے جلّلتُ الفرس میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

(۹) **تخلیط ماخذ**: جیسے وَهَّبَ السيفُ اس نے تلوار کو سونے کا ملمع کیا۔

(۱۰) **تحویل:** جیسے نَصَّر زیدٌ عمراً زید نے عمر کو نصرانی بنایا۔

(۱۱) **قصر:** جیسے هَلَّلَ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔

(۱۲) **ابتداء:** جیسے کَلَّمَ اس نے کلام کی۔ اور مادہ مجرد بمعنی زخمی کرنا۔

فائدہ: باب تفعیل کا مصدر تصریف اصل میں تصرر ف تھا پھر سماعاً دوسری راء کو یا سے تبدیل کر دیا تو تصریف ہو گیا۔

خواص باب مُفاعلة

اس کی علامت یہ ہے کہ ماضی کی ابتداء میں تاء زائد نہ ہو اور فاکلمہ کے بعد الف ہو۔

(۱) **مشارکت:** جیسے قاتل زیدٌ عمراً۔

(۲) **تصییر:** جیسے عافاك اللہ یعنی جَعَلَكَ ذا عافیۃ۔

(۳) **موافقت:** ① مجرد جیسے سافر بمعنی سفر ② موافقت افعل جیسے بَاعَدتُهٗ بمعنی اَبعَدتُهٗ ③ موافقت فَعَّل جیسے ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ۔

باب تفعّل

اس کی علامت، ماضی کی ابتداء میں تا زائدہ ہو اور عین کلمہ مشدد ہو۔

(۱) **مطاوعت** تفعیل: یہ خاصہ غالب ہے جیسے قَطَّعتُهٗ فَتَقَطَّعَ میں نے اسے کاٹا پس وہ کٹ گیا

(۲) **تکلف:** جیسے تَشَجَّعَ بَکرٌ بکر بتکلف بہادر بنا۔

(۳) **تجنب:** جیسے تَاَثَّمَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔

(۴) **اتخاذ:** اس کی کئی صورتیں ہیں ① ماخذ بنانا جیسے تَبَوَّبَ دربان بنانا۔
② ماخذ کو لینا جیسے تَجَنَّبَ ایک طرف ہوا۔ الخ

(۵) **تحول:** جیسے تَنَصَّرَ وہ نصرانی ہو گیا۔

(۶) **تدریج:** جیسے تَجَرَّعَ اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔

(۷) **صیرورت:** جیسے تَمَوَّلَ وہ مالدار ہو گیا۔

(۸) **تعمل:** جیسے تَخَتَّمَ اس نے انگوٹی پہنی۔

خواص باب تفاعل

اس کی علامت ماضی کے شروع میں تا زائدہ فاکلمہ سے پہلے ہو اور فاکلمہ کے بعد الف زائدہ ہوتا ہے۔

(۱) **ابتداء:** جیسے تبارَکَ اللّٰہ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد برک۔اونٹ کا بیٹھنا)

(۲) **تخئیل:** جیسے تَمَارَضَ اس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔

(۳) **مطاوعت** مفاعلۃ جیسے بَاعَدتُہٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اسے دور کیا۔پس وہ دور ہو گیا۔

(۴) **تشارک:** جیسے تَشَاتَمَا دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔

فائدہ: مفاعلہ اور تفاعل میں اشتراک ہوتا ہے۔اور لفظاً فرق یہ ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول ہوتا جیسے ضَارِب زیدٌ عمراً اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل کے ہوتے ہیں جیسے تضارب زیدٌ و عمرٌ۔

خواص باب اِفتعال

اس کی علامت، امر حاضر اور ماضی میں ہمزہ وصلی ہو اور فاکلمہ کے بعد تائے زائدہ ہو۔

(۱) **اتخاذ:** جیسے اِحْتَجَرَ الفار چوہے نے بل بنایا۔

(۲) **تخییر:** جیسے اکتال الشعیر اس نے اپنے لیے جو ناپے۔

(۳) **تصرف:** جیسے اکتسب الفضل اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

(۴) **طلب:** جیسے اکتد فلانا اس نے فلانے سے مشقت طلب کی۔

(۵) **مطاوعۃ فعل:** جیسے اجتذب بمعنی جَذَبَ کھینچا اس نے۔

(۶) **مطاوعۃ تفاعل:** جیسے اختصم بمعنی تخاصم اس نے جھگڑا کیا۔

خواص باب انفعال

اس کی علامت، ماضی اور امر حاضر میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور فاکلمہ سے پہلے نون زائدہ ہوتا ہے۔

(۱) **لزوم:** جیسے اِنْصَرَفَ بمعنی پھرا اور صَرَفَ مجرد بمعنی پھیرا۔

(۲) **علاج:** یہ باب ہمیشہ ایسے معانی کے لیے آتا ہے جن کا تعلق اعضاء ظاہری سے ہو جیسے انکسر۔

(۳) **ابتداء:** جیسے اِنْطَلَقَ وہ گیا (مجرد طلاق دینا)۔

(۴) **مطاوعة فعّل:** جیسے کسّرتُہ فانکسر میں نے اسے توڑ دیا پس وہ ٹوٹ گیا۔

(۵) **مطاوعة افعل:** جیسے اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ اس نے دروازہ بند کیا پس بند ہو گیا۔

فائدہ: دو خاصے لزوم اور علاج اس باب کے لازمی ہیں اور اس کے ماسوا کے لئے ان خواص کا استعمال بطور مجاز کے ہوگا۔

فائدہ: حروف یرملون میں سے کوئی حرف باب انفعال کا فاکلمہ نہیں بن سکتا کیوں کہ یرملون والا قانون جاری ہو جائے گا جس سے باب انفعال، انفعال ہی نہیں رہے گا۔ البتہ ان حروف میں باب انفعال کی جگہ افعال لایا جائے گا اور دو لفظ اِنْمَعٰی اِنْمَازَ شاذ ہیں۔

خواص باب استفعال

اس کی علامت: ماضی اور امر حاضر میں ہمزہ وصلی اور فاءکلمہ سے پہلے سین تا زائد ہوتے ہیں۔

(۱) **وجدان:** جیسے اِسْتَکْرَمْتُہٗ میں نے اس کو کرم سے متصف کیا۔

(۲) **ابتداء:** جیسے اِسْتَعَانَ زیر ناف کے بال کاٹے۔

(۳) **اتخاذ:** جیسے اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی اس نے دیہاتوں کو وطن بنایا۔

(۴) **تحول:** جیسے استحجر الطین اس نے جرات دکھلائی۔

(۵) **طلب:** جیسے استَطْعَمْتُهٗ میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔

(۶) **قصر:** جیسے اِسْتَرْجَعَ اس نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا۔

(۸) **لیاقت:** جیسے استرقع الثوب کپڑا قابل پیوند ہو۔

(۹) **مطاوعت افعل:** جیسے اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ ىیں نے اسے سیدھا کیا پس وہ سیدھا ہوگیا۔

(۱۰) **حسبان:** جیسے اِسْتَحْسَنْتُهٗ میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔

(۱۱) **موافقت مجرد:** جیسے قَرَّ و اسْتَقَرَّ۔ موافقت افعل جیسے اَجَابَ و اسْتَجَابَ۔

فائدہ: کبھی باب استفعال کی تاء کو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے لم تسطع۔

خواص باب افعلال و افعیلال

باب افعلال کی علامت: ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد الف نہیں ہوتا اور لام کلمہ تکرار سے مشدد ہوتا ہے۔

باب افعیلال کی علامت، ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور ان دونوں بابوں کے چار خاصے ہیں۔

(۱) لزوم۔ (۲) مبالغہ (۳) لون (۴) عیب: جیسے اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ بہت سرخ ہوا اشھابّ بہت سفید اِحْوَلَّ اِحْوَالَّ بھینگا اِعْوَرَّ اِعْوَارَّ۔

فائدہ: ان دونوں بابوں کو خاصہ لزوم لازم ہے مبالغہ متکلم فیہ اور لون عیب غالب ہیں۔

فائدہ: ان دونوں بابوں میں اگرچہ لام کلمہ کا تکرار ہے جو کہ رباعی کی علامت ہے لیکن یہ رباعی نہیں۔ ثلاثی مزید فیہ ہے کیوں کہ دونوں لازم اصلی نہیں بلکہ دوسرا لازم زائد ہے۔

خواص باب افعیعال

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ تکرار سے ہوتا ہے اور درمیان میں واو ہوتی ہے۔

(۱) **لزوم**: غالب ہے جیسے اِحْلَوْدَبَ وہ کبڑا ہوا۔ متعدی ہونا مغلوب ہے جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ میں نے اس کو شیریں پایا۔ اِعْرَوْرَيْتُهٗ صحاح میں اس باب سے یہ دو لفظ متعدی آتے ہیں۔

(۲) **مبالغہ**: پایا جاتا ہے لیکن لازم نہیں جیسے اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ زمین بہت گھاس والی ہوئی۔

(۳) **مطاوعت** مجرد نادر ہے جیسے ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰى۔

(۴) **موافقت** استفعال یہ بھی نادر ہے۔ جیسے اِحْلَوْلَاهُ بمعنی اِسْتِحْلَاهُ۔

خواص باب افعوّال

اس کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد واو مشددہ ہوتی ہے۔

(۱) **تعدی لزوم** : یہ لازمی متعدی دونوں آتا ہے لازمی کی مثال اِجْلَوَّذَ بِهِمُ السَّيْرُ ہمیشہ رہا اس کا تیز چلنا متعدی جیسے اَعْلَوَّطَ الْبَعِيْرُ وہ اونٹ کی گردن پر پاؤں رکھ کر سوار ہوا......

(۲) **اقتضاب** : یعنی ارتجال، کوئی مجرد اس کے معنی سے مناسبت نہیں رکھتا۔ گویا کہ ایک نیا بنا ہوا معنی ہے جیسے اجلوّذ۔

(۳) **مبالغہ** : جیسے اجلوذ۔

خواص ابواب رباعی

خواص باب فعللة

اس کی علامت: یہ ہے کہ اس کے چار حرف اصلی ہوتے ہیں اور حرف اتین مضموم ہوتے ہیں اور اس کا مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور کبھی قلیل مطور پر فِعْلَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ اور کبھی فَعْلَلیٰ کے وزن پر آتا ہے جیسے قَهْقَرٰی۔

(۱) **قصر**: جیسے بَسْمَلَ اس نے بسم اللہ پڑھی۔

(۲) **الباس**: جیسے بَرْقَعْتُهٗ میں نے اس کو برقعہ پہنایا۔

(۳) **اتخاذ**: جیسے قَنْطَرَ اس نے پل بنایا۔

(۴) اپنی مطاوعت کے لیے جیسے غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَهٗ فَغَطْرَشَ رات نے اس کی آنکھ کو تاریک بنایا پس وہ تاریک ہوگئی۔

اس کے بہت سارے خاصیات ہیں جن میں سے چند ہم نے ذکر کردی ہیں۔

فائدہ: یہ باب فَعْلَلَةٌ اکثر صحیح اور مضاعف سے آتا ہے اور مہموز سے بہت کم آتا ہے۔

فائدہ: مضاعف سے مراد یہاں فاء ولام اول اور عین ولام ثانی مکرر ہو عام ازیں مکرر حرف صحیح ہو جیسے زَلْزَلَ یا ایک حرف علت ہو جیسے وَسْوَسَ۔

فائدہ: مہموز سے مراد ہمزہ بغیر تکرار کے مذکور ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مہموز الفاء جیسے اَلْاَوْلَقَةُ بمعنی مجنون ہونا۔

(۲) مہموز العین جیسے اَلزَّاْبَرَةُ۔

(۳) مہموز لام الاول جیسے طَمْاَنَ ظَهْرَهٗ اس نے اپنی پیٹھ کو برابر کیا۔

(۴) مہموز الام ثانی جیسے کرفا اللہ السحابَ اللہ رب العزت نے ابر کو متفرق کردیا۔

فائدہ: مہموز بتکرار بھی مذکور ہے جیسے ئَاْئَاَةٌ سیراب کرنا نَاْنَاَةٌ سست ہونا۔

خواص باب تفعلل

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں تائے مطردہ ہوتی ہے اور دونوں لام اصلی ہوتے ہیں۔

مطاوعت: جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ میں نے اسے لڑھکا دیا وہ لڑھک گیا۔

خاصیت باب افعنلال

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور عین کلمہ کے بعد نون زائدہ ہوتا ہے۔

خاصیت باب افعلال

اس کی علامت: یہ ہے کہ ماضی اور امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور ثانی کلمہ کے بعد لام زائد ہوتا ہے

مشترکہ صیغہ جات

موزون	اصل	وزن	قانون
لَعَلْتُ	عَوَلْتُ	فَعَلْتُ	قال. التقاء. قلن
لَاَلَمْتَ	اَلْوَمْتَ	اَفْعَلْتَ	يقال. التقاء
علّاؔ عدد	اِوْعَلَا	اِفْعَلَا	يعد. همزه
//	//	//	يعد همزه
//	اِوْعَلَنْ	اِفْعَلَنْ	يعد. همزه. حفيفه
//	اِعْنَلَا	اِفْعِلَا	يسل. همزه
//	//	//	//

//	اِعْتَلَنْ	اِفْعَلَنْ	یسلں. ھمزہ. خفیفہ
//	عَلَیَ	فَعَلَ	قال
//	عَلَ ءَ	//	سال
//	عَلْتَیَ	فَعْلَلَ	یسل. قال
لَمْ وَمْ	لَمْ اُوْءَمْ	لَمْ اُفْعَلْ	یسل. شھد
یَھِیْمُوْنَ	یَھِیْمُوْنَ	یَفْعِلُوْنَ	یقول
سَلْ	اِسْئَلْ	اِفْعَلْ	یسل. ھمزہ
اٰمَنَ	اَءْمَنَ	اَفْعَلَ	امن
اِیَّکَ	یَکُوْنُ	یَفْعُلُ	یقول. التقاء. خلاف قانون. یرملون
دَسّٰھَا	دَسَّسَ	دوسری سین کو	حرف علت سے تبدیل کیا پھر قال
لُوْمُوْا	اُلْوُمُوْا	اُفْعُلُوْا	یقول .ھمزہ انصروا
اِمِنْ	ضَارِبٌ	اسم فاعل	
//	ضَارِبْ	امر حاضر	
//	اَءْمِنْ	اَضْرِبْ	امن

//	اَءْمِنْ	اَكْرِمْ	//
//	اَءْمِنْ	دَحْرِجْ	//
ضَارِبٌ	بغير اسم فاعل	ضَارِبُنْ	نون. خفيفه. بصورت تنوين
تَتْرًا	وُتْرًا	فَعْلًا	خلاف قانون
تُرَاثٌ	وُرَاثٌ	فُعَالٌ	//
تُكْلَانٌ	وُكْلَانٌ	فُعْلَانٌ	//
رِمْ رَمْ رِمْ	اِوْرِمْ اُرْمُزِمْ	اُفْعِلْلُ	يعد. همزه. يسل
لِجُتِرَاءِ بِہَسَدِ	اِجْتِرَاءِ اَسَد	اِفْتِعَالٌ	همزه. وصلى. مير
مُجْرِمِيْهَا	مُجْرِمِيْنَ	مُفْعِلِيْنَ	اضافت
كَنْكَدْ	اِوْكَنْ اِكْدْ	اِفْعَلْ	يعد. يسل. همزه.
وُصُّكُمْ	وَصَّى	فَعَّلَ	قال
فَلْيَرْتَقُوْا	لِيَرْتَقِيُوْا	لِيَكْتَسِبُوْا	شهد. يقول. يوسر التقاء
يَدَّعُوْنَ	يُدْعُوُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	ادغام
فَفْتَحْ ۲ عدد	اِفْتَحْ	اِفْعَلْ	همزه وصلى
//	فُتْحْ	فُعْلْ	شهد

موزون	اصل	وزن	قانون
فَنَّ ٣	براصل خود	فَعَلَ	
//	فَنَنَ	فَعْلَلَ	یسل
//	اِفْتُنَنَ	اِفْعُلَنَ	یسل. ہمزہ
ظَنَنَّا	ظَنَنْنَا	فَعَلْنَا	ادغام
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ	مُصْطَفِيْنَ	مُفْتَعِلِيْنَ	قال. التقاء. صاد
اُذُنَيْهِ	اُذُنَيْنِ		اضافت
يَرْمُوْمِى ا	يَرْمُنْ رَمَى	يَفْعَلُ رَمَى	یرملون. قال
يَدْعُ الدَّاعِ	يَدْعُوْ. دَاعِوْ		
لَمْ لَمْ	لَمْ اَلَمْ	لَمْ اَفْعَلْ	یسل نمبر ٢
سَادَتًا	سَيِّدَةٌ	ضَرَبَةٌ	قال. نون تنوین
اِمْتَّ	مَوِتْتَ	فَعِلْتَ	ماضی علم سے اور مضارع نصر سے
لَنْجِدَ	اَلتَنْجِدَ	اُحْرُنْجِمَ	یسل. ہمزہ وصلی
لَا تَضْرِ بَكْرًا	لَا تَضْرِبْ بَكْرًا	لَا تَفْعِلْ	ادغام
فَكَبْكِبُوْا	دُحْرِجُوْا	فُعْلِلُوْا	
يَكُوْنَ	شَرُفْنَ	فَعُلْنَ	
وَتَلَا ٧	وَتِلَا	فَعِلَا	شهد

//	وَتْلَا	فَعْلَا	شهد
//	وَتْلَى	فَعْلَلَ	قال
//	وَتْلَءَ	فَعْلَلَ	سال
//	اِوْتِلَا	اِفْعِلَا	یعد. همزه . شهد
//	اِتْتَلَا	اِفْعِلَا	یسل //
//	اِتْلَ ءُ	اِفْعَلُ	یاخذ. همزه وصلی
تَظَنّٰی	تَظَنَّنَ	تَظَنَّی	خلاف قانون پهر قانون
حَفِیًّا	حَفِیْوًا	فَعِیْلًا	قویل
اُوُاوُو	اُوُاوِءُ وا	اُحْدُوْدِبُوْا	یسل
مَنَاصْ	مَنُوَصْ		
فَسُقْنَاهُ	سَوَقْنَا	فَعَلْنَا	قال التقاء قلن
وَزْدَادُوْا	اِزْتَیَدُوْا	اِفْتَعَلُوْا	دال. قال
اَسَانَ	اَسْوَنَ	اَفْعَلَ	یقال
كُلُّ مُخْتَالٍ	مُخْتَیِلٌ	مُفْتَعِلٌ	قال
اَنْصُرَ	اَنْ اَنْصُرُ	اَفْعَلُ	یسل. یرملون
لَتَّ یَمْتَ	اَوْتَیَمْتَ	اِفْتَعَلْتَ	القد. وعدت. همزه

اُوْذُوْا	اُوْذِيُوْا	اُفْعِلُوْا	يقول. يوسر. التقاء
لَمْ اَتَشَابَدْ	لم اتفاعل	لَمْ اَتَفَاعَلْ	خصم. يسم
اَكُتّ ۲	كُوِدْتِ	فُعِلْتِ	يقول. التقاء. وعدت
//	كَوَدْتِ	فَعَلْتِ	قال. التقاء. قلن. وعدت
قِلِرِ	اِوْقِیْ اِوْلِیْ اِوْرِیْ	اِفْعِلْ	يعد. هم يدع. همزه
مُتَيَمِّنِيْنَ		مُتَفَعِّلِيْنَ	
فَدَّارَكُوْ	تَدَارَكُوْا	تَفَاعَلُوْا	خصم
//	تَدَارَكْ	تَفَاعَلْ	خصم. نون تنوين
//	تَدَارَكَنْ	تَفَاعَلَنْ	// نون خفيفه
فَاَزَلَّهُمَا	اَزْلَلَ	اَفْعَلَ	ادغام
لَمُكْرِمْ	لَمْ اُكْرِمْ	لَمْ اُفْعِلْ	يسل
مُتَّكِئًا	مُوْتَكِئًا	مُفْتَعِلًا	القد
عُصَاةٌ	عَصَوَةٌ	فَعَلَةٌ	قال
لَسْتُنَّ	لَيِسْتُنَّ	فَعِلْتُنَّ	خلاف قانون

وَ اوَ اوَا	اِءْ وَاَو وَ	اِفْعَالَلَ	قال۔ ہمزہ۔ یاخذ
مِنَلْعَارِلاَّ بِدٌ	مِنْ اَلْعَارِنِ لَا بِدٌ		یرملون
مُضْطَرِبِیْنَ	مُطْتَرِبِیْنَ	مُفْتَعِلِیْنَ	صاد یقول
اَلْقَالُوْنَ	قَالِیُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	یقولن یوسر۔ التقاء
لَمِ	لَمْ اَوْءِیْ	لَمْ اَفْعَلْ	یعد لم یدع یسل تعلم
قُوْ	اِوْقِیُوْا	اِفْعِلُوْا	یعد یقول یوسر التقاء ہمزہ
بَلَّدَارَکَ	بَلْ تَدَارَکَ	تَضَارَبَ	خصم۔ التقاء
فَلَمْ ظَنْ؟	لَمْ اُظْتَنْ	لَمْ اُفْعَلْ	یسل شهد
//	لَمْ اَظْتَنْ	لَمْ اَفْعَلْ	تعلم یسل شهد
//	مُظْتَنْ	مُفْعَلْ	یسل۔ شهد
//	//	//	//
//	لَمُظَنَ	دَحْرَجَ	
//	اِمْظَنْ	اِفْعَلْ	ہمزہ
//	مُظَنْ	ضُرِبَ	شهد

//	مُنْظَئِنٌ	مُدَحْرَجٌ	يسل. شهد. عند البعض
//	//	// ظرف	//
وَبَاؤُوْا			
اَلْحَادِی	اَلْوَاحِدُ	قلب مکانی	دعی یدعو
اَغِثْنَا	اَغْيِثُ	اَفْعِلُ	يقول. التقاء
اَءِلْدُ	اَوْلِدُ	اَفْعِلُ	يعد
وَنَزَرَ	نَوْذَرُ	نَفْعَلُ	يعد
اِنَّا جَيْنَا	تَوَاجَيْنَا	تَفَاعَلْنَا	التقد
فَتَعَالَيْنَ		تَفَاعَلْنَ	
لَطَّكَنَّ	اِطْتَكَنَّ	اِفْتَعَلْنَ	صاد. همزه. ادغام
آوَنْجٌ ٥	اِءْ وَنْجٌ	اِحْرَنْجِمٌ	آمن.یسل. شهد
//	اِءْ وَنْجٌ	اِحْرَنْجِمْ	آمن.همزه.یسل. شهد
//	اَءْ وَنْجَ	اَفْعَنْلَلَ	آمن. یسل
//	اَءِءَ وَنْجَ	فَوِلَ فَعِلَ	شهد یسل آمن شهد
//	اَءُءَوَنْجَ	فَعُلَ فَعُلَ	//

لَمُلَّ	لَمْ اُمْلَلْ	لَمْ اُفْعَلْ	یسل ادغام
رَاوَتُّهٗ	رَاوَدْتُهٗ	فَاعَلْتُ	وعدت
هَوَا	هَوِیَ	فَعِلَ	دعی قال
اِلَّمْ ۳	اِنْ اَلَمْ	اَفْعَلْ	یسل یرملون
//	// اَوْلَمْ	//	یعد. یسل. یرملون
//	// اَلُوَمْ	//	یقال یسل. یرملون
فَلْیَصُمْهُ	لِیَصُوْمْ	لِیَفْعُلْ	یقول. التقاء
اَنِ اقْذِفِیْهِ	اِقْذِفِیْ	اِفْعِلِیْ	همزه
دَشَمَّانِعٌ	دَشَنَ مَانِعٌ	فَعَلَ. فَاعِلٌ	یرملون
مَنَعَ ۵ عدد	براصل خود	فَعَلَ	
//	مَنْ اَوْعَیٰ	اَفْعَلْ	یعد. لم یدع. یسل
//	مَنْتَعَ	فَعْلَلَ	یسل
//	اِمْتَنَعَ	اِحْرَنْجَمَ	یسل نمبر ۲
//	اومی . اونی اوعی		یعد. لم یدع. همزه
لَمُضَّارَبْ	لَمْ اَتَضَارَبْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	خصم. یسل
لَمْ رُیْبْ	مُرْیُبٌ	مُفْعِلٌ	شهد. یقول

اِشْمَتَزَتْ			
	اِقْشَعَرَّتْ		
اَلضَّآلُّوْنَ	ضَالِلُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	ادغام
مُوَالٍ	مُوَالِیْ	مُفَاعِلٌ	شهد. یدعو. التقاء
وَرَبَتْ	رَبَیَتْ	فَعَلَتْ	قال. التقاء
خُشًّا	خُشَیٌ	فُعَلٌ	قال . التقاء
اَنُوْتَرُ	اَنْ اَوْتَرَ	اَفْعَلُ	یسل
لِیَلِیَنَّ	لِیَوْلِیَنَّ	لِیَفْعِلَنَّ	یعد
بِلَاْبَالَّ	اِوْبِلَا بَالَلَ	اِفْعِلَا فَاعَلَ	یعد. همزه. ادغام
وَتِقَاء ۸	اِوْتِقَا	اِفْعِلَا	یعد. همزه. شهد
//	//	//	//
//	اِوْتِقَنْ	اِفْعِلَنْ	// خفیفه
//	اِتِّقَا	اِفْعِلَا	یسل. همزه. شهد
//	//	//	//
//	اِتِّقَنْ	اِفْعِلَنْ	// خفیفه
//	وَتِقَا	دَحْرِجَا	یسل

//	براصل خود	فِعِلًا	
كُنْدُنُنْدُ لَا	كُنْدٌ. اُنْدُلَا	فُعُلٌ. اُفْعُلَا	همزه وصلى
لُوُّوْا	لُوُوُوْا	فُعُلُوْا	يقول. التقاء
لَنُعَصِ	اِنْعَصِيُ	اِنْفَعِلُ	لم يدع. همزه
يَمُوْتُ بغير مضارع	شَرُفْتَ	فَعُلْتَ	
قَلَّتُ ٣	اِقْتَلَّتُ	اِفْعَلَّتُ	يسل.همزه
//	قَلَيْتُ	فَعَّلْتُ	قال. التقاء
//	قَلَلْتُ	فَعَلْتُ	ادغام
مَيَتَوَلَّ	مَنْ يَتَوَلّٰى	يَتَفَعَّلُ	لم يدع. يرملون
فَسَيُوْتِيْهِ	يُوْءْتِيُ	يُفْعِلُ	يدع
لَنْ قَادَ	اِنْقُوَدَ	اِنْفَعَلَ	قال.همزه
كِذْرِىُ	اِكْتَدِرِىُ	اِكْتَسِبِىُ	خصم.همزه
هَاوَوْا	هَاوِيُوْا	ضَارِبُوْا	قال.التقاء
اُخْرٰى	فُعْلٰى	ضُرْبٰى	
رَجُلًا	اِرْءَىُ	اِفْعَلُ	يسل.همزه.هم يدع
فَعْطَا	عُطِيَ	فُعِلَ	دعى.قال.شهد
غَرَّتْهُمْ	غَرَرَتْ	فَعَلَتْ	ادغام

لدب	نودب	نفعل	يعد. شهد
مَنَزِعْ	مَنْ. اَوْزِعْ	اَفْعِلْ	يعد. يسل
وَطْمَئِنُّوْ	اِقْشَعَرُّوْا	اِفْعَلَلُوْا	همزه
اَغْنِنَا	اَغْنِيْ	اَكْرِمْ	لم يدع
مِوَّالٍ	مِنْ. وَالِيْ	فَاعِلْ	يرملون يدع التقاء
وَوَقْنَا	وَقَى	فَعَلَ	قال
قَشَّاوُنَّ	قَلْ. شَاوِيُنَّ	ضَارِبُنَّ	يقول. يوسر. التقاء. شم
بَلَ	بَلْ اَوْءَىٰ	اَفْعَلْ	يعد. لم يدع. يسل
وَ ازْدُجِرْ	اُزْتُجِرَ	اُفْتُعِلَ	دال. همزه
شُطِرُّمُوْا	شُطِنَ. رُمِيُوْ		يرملون. يقول. يوسر. التقاء
هُوَّ	اُهْتُوُّ	اُحْمُرَّ	يسل. همزه
مَنرَ	مَنْ اَرْءَىٰ	اَفْعَلْ	يسل. لم يدع
يَبَّ	يَبَّ	فَعِلَ	شهد
يُحَادُّوْنَ	يُحَادِدُوْنَ	يُفَاعِلُوْنَ	ادغام
ذُقْ	اُذْوُقْ	اُفْعُلْ	يقول. التقاء. همزه
لَمْ يِنْذُ ۳ عدد	لَمْ اُنْئِذْ	لَمْ اُفْعِلْ	يسل. شهد
//	مُنْئِذْ	مُفْعِلْ	

//	فَعْلِلْ	دَحْرِجْ	
حَتّٰی تَذُوْقِیْ	تَذُوْقِیْنَ	تَفْعُلِیْنَ	یقول. نون اعرابی
اِهْدِكَ	اَهْدِیُ	اَفْعِلُ	لم یدع
اِلْزِیْدًا	نَوْلِیُ	نَفْعِلُ	یعد. لم یدع
لَمَتَّرَبُ	لَمْ اَتَوَرَّبْ	لَمْ اَتَفَعَّلْ	القد. یسل
اَسْمِعْ ٦ عدد	اَسْمِعْ بِهٖ	اَفْعِلْ بِهٖ	فعل تعجب
//	اَسْمِعْ	اَفْعِلْ	امر حاضر اکرم
//	اِسْمِعْ	اِفْعِلْ	امر. اضرب
//	اَسْمِعُ	اَفْعِلُ	مضارع. اضرب
//	سُمِعَ	فُعِلَ	شهد
//	اَسْمِعْ	دَحْرِجْ	فعلل
بِتَّخَاذِكُمْ	اِوْتِخَاذٌ	اِفْتِعَالٌ	خلاف قانون
یَلُنَّ	یَلُوْنَ	یَفْعُلْنَ	یقول التقاء
مَتَنتَفتَفی	مَتَی اِنْتَفَی اِنْتَفَی	اِنْفَعَلَ فَعَلَ اِنْفَعَل	قال. همزه
وَنْصُرُوْا ۳ عدد	اُنْصُرُوْا	اُفْعُلُوْا	همزه
//	اُنْصُرُنْ	اُفْعُلُنْ	// نون خفیفه

//	نُصُرٌ	فُعُلٌ	شهد. نون تنوین
مَنْصَارٌ	نِصَارٌ	فِعَالٌ	شهد
فَزَادَتْهُمْ	زَيَدَتْ	فَعَلَتْ	قال. التقاء
لَمُوْلَ	لَمْ اَوْلَىْ	لَمْ اُفْعُلْ	سیسل لم یدع
سَلُوْنَ	براصل خود	فَعُلْنَ	
هَضَّاوِیْ فِیْ	اِهْتَضَیَ	اِفْتَعَلَ	خصم. قال. همزہ وصلی
//	اَوْيِفِیْ	اِفْعِلِیْ	یقول. همزہ وصلی
بَشَّصُنَّ	بَشَشَ		ادغام
مَيَعْشُ	مَنْ يَعْشُوْ	يَفْعُلُ	لم یدع
اَلْهكُمْ	اَلْهَیَ	اَفْعَلَ	قال
شِئْتُمْ	شَيَتُمْ	فَعَلْتُمْ	قال. التقاء. خفن
رِءْ	اِوْءِیْ		لم یدع. یعد. همزہ
يَوْمَ يَأْتِ	يَأْتِیْ	يَفْعِلُ	
اِذَا يَسْرِ	يَسْرِیْ	يَفْعِلُ	

كَتُّبْ ۵	قد. تُؤْنِبُ	تفعل	يعد. وعدت. ينبغى
//	تَنِبَ		وعدت شهد. ينبغى
//	تَنُبَ	فعل تعجب	//
//	تَمُتُبُ	تَنْصُرُ	وعدت. يسل. شهد
//	//	//	//
فَشَزَّفْ	اِشْتَزَفَ	اِفْتَعَلَ	خصم. همزه
مُدَّعَاةٌ	اِدْتَعَوَا	//	دال. قال. همزه
بَزَّرَتْ	بَلْ. زَرَدْتُ	فَعَلْتَ	شمسى. وعدت
تَمَنِّىْ	تَمَنُّىْ	تَفَعُّلْ	دعى. يدعو التقاء. تنوين
يَأْكُلُ وَ اكِلْ	يَأْكُلُ اكِلْ		مير
لَمْ يَصْلُوْ	لَمْ يَصْلُوُوْا	لَمْ يَفْعُلُوْا	يقول. التقاء
//	لَمْ يَصْلِيُوْ	لَمْ يَفْعِلُوْ	يقول. يوسر. التقاء
//	لَمْ يَوْصِلُوْ	//	يعد. شهد
لَوْنَشَاءُ	نَشْىَ ءُ	نَفْعَلُ	يقال
فَبِهَا	بَهِىَ	فَعِلَ	شهد. دعى. قال
سِنُوْلَىْ	اِوْسِنْ. اَوْلَى	اِفْعِلْ. اَفْعَلَ	يعد. همزه. يسل

لَمْنِطْ	لَمْ نُوْطٰی	لَمْ نَفْعَلْ	یعد. لم یدع تعلم
مَاندُ ۹ عدد	اِمُوَنُوِدُ		یقال. التقاء. شهد. همزه وصلی میعاد
//	اِمُیَنُیِدُ		
//	اِمُیَنُوِدُ		
//	اِمُتَیِدُ		یسل. شهد. یاخذ همزه وصلی
//	اِمُتَنُوِدُ		
//	اِمُتَنُیِدُ		
//	اِمُوَتُیِدُ		
//	اِمُیَتُیِدُ		
//	اِمُوَنُیِدُ		
لَمَسَّعْ	لَمْ اَتَسَعَّیْ		یسل. خصم. لم یدع
فَلْیُرَ	لِیُرْءَیْ		یسل. لم یدع. شهد
نَ	اِوْنَیْ		یعد. همزه لم یدع

لَنِعْلَوَّتْ	لَنْ اِعْلَوَّتْ	لَنْ اِجْلَوَّذْ	تعلم یسل
//	نَعْلَوَّتْ	نَفْعَوَّلُ	تعلم
آوَوَّ	اَءْوَوُوْا	اَفْعَلُوْا	آمن. قال. التقاء. ادغام
بِسَّمْنَ	اِبْتَسَمْنَ	اِفْتَعَلْنَ	خصم. همزه
اِلتَعُوْدُوْنُعُدْ	تَعُوْدُوْنَ. نَعُوْدُ		یقول. التقاء. نون اعرابی
اَلْاَذَلِّیْنَ	اَذْلِلِیْنَ	اَفْعِلِیْنَ	ادغام
مُقْضِیًّا	مَقْضُوْیٌ	مَفْعُوْلٌ	قویل دعی
لَسَّلَامِیْ	اِسْتِلَامِ	اِفْتِعَالٌ	سین. همزه. تنوین
رَجُلٌ وُّمِنَ	اُمِنَ		میر. یرملون
اِسَّاهُرِیْ	تَسَاهُرٌ	تَضَارُبٌ	خصم. تنوین
لَمْ سَادَّ	اِمْسَادَّ	اِحْمَارَّ	یسل شهد. همزه
اُنْسَا ۳	اَنْ. اَسْعَیَ	اَفْعَلَ	یسل. قال
//	اُنْسَیَ	//	//
//	اُنْسَ ءَ	//	سال
مَنَوِرِیْنَّ	مَنْ اَوْرِیَنَّ	اَكْرِمَنَّ	یسل
مُسْتَقِیْمَهْ	مُسْتَضْیِمَةٌ	مُسْتَفْعِلَةٌ	یقول
اِمِتْنَا	اَمْوِتُ	اَفْعِلُ	یقول. میعاد. التقاء

لَأَمْلَئَنَّ	بَراصل	لَأَفْعَلَنَّ	
مَنَهْدِ			
مَنْ اَهْدِیْ	اَفْعِلُ	يسل لم يدع	
فُوْا	اِوْفِيُوْا	اِفْعِلُوْا	يعد. همزه.يقول. يوسر التقاء
//	اِوْفِيُنْ	اِفْعِلُنْ	يعد.همزه.يقول.خفيفه
//	اِفْيُوْا	اِفْعِلُوْا	يقول.يوسر.يسل.همزا
//	اِفْيُنْ	اِفْعِلُنْ	يقول.يوسر.يسل.همزا
لَيًا	اِوْلِيَنْ	اِفْعِلَنْ	نون خفيفه. يعد. همزه
قَنَّنْ	اِقْوَنْ. نَنَّنْ	اِفْعَلْ. فَعَّلْ	يقال.التقاء. همزه. ادغام
ضَرَبَ ۳ عدد	براصل خود	فَعَلَ	
//	ضَرْتَبَ	دَحْرَجَ	يسل
//	اِضْتَرْتَبَ		يسل.همزه
وَجَدَسْ تِيْمَارَ	اِسْتِئْمَارْ	اِسْتِفْعَالْ	همزه.ياخذ
قَامَنَاءُ	اُمْنَاءُ	فُعَلَاءُ	شهد.ياخذ
هَلْ دَمَلْتَنَّ	هَلْ. دَمَلْتَنَّ	فَعَلْتَنَّ	شمسی

لَمْ تَنَجَّ ۱	لَمْ تَتَنَجَّىْ	لَمْ تَتَفَعَّلْ	تائے مضارعت لم یدع
لَدَّبِنَّ	اِدَّبِنَّنَ	اِفْتَعِلْنَ	دال.ہمزہ
فستتی	وسن		عدۃ.اقامۃ تنوین
لَمُصَبْ	لَمْ اُصْوَبْ	لم اُفْعَلْ	یسل.یقال.التقاء
اَلْمُهْتَدُ	مُهْتَدَیْ	مُفْتَعَلْ	
اَمَرَ ۴	اَمْتَرَ	اَفْعَلَ	یسل
//	//	فَعْلَلَ	//
//	مَرِءَ	فَعِلَ	شہد.یسل
//	اَمَرَ	فَعَلَ	
لَمُدْهَامٌ ۵	مُدْهَامٌ	مُفْعَالٌ	شہد.اسم فاعل
//	//	//	// اسم مفعول
//	//	//	// اسم ظرف
//	لَمْ اَدْهَامَّ	لَمْ اَفْعَالَّ	یسل.شہد
//	لَمْ اُدْهَامَّ	لَمْ اَفْعَالَّ	تعلم . یسل.شہد
بَلَمِدَّیْ	بَلْ آمْدِدِیْ	اَفْعِلِیْ	ادغام.یسل
نَهَتَّ	نَهَدْتَ	شَرُفْتَ	وعدت

یَقِ یَقِ	یَوقِی اَوقِی		یعد. یسل. لم یدع. میر
وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ	لَا تَضْرُرُوْنَ	لَا تَفْعُلُوْنَ	ادغام
فَذَرُوْهَا	اِوْذَرُوَا	اَفْعَلُوْا	یعد. همزه
لِمِسَّمٌ	لَمْ اَسْتَمِمْ	لَمْ اَفْتَعِلْ	سین. تعلم. یسل
وَفْرَنْقِعُوْا	اِفْرَنْقِعُوْا	اِفْعَنْلِلُوْا	همزه
دَآبَّةٌ	دَابِبَةٌ	فَاعِلَةٌ	ادغام
لَمُمْلِلْ ۲ عدد	لَمْ اُمْلِل	لم افعل	یسل
//	مملل	مفعل	ادغام
لَتُشْتِنَّ	اُشْتُتِنَنَ	اُفْتُعِلْنَ	سین. همزه
هُدِّيْنَ	اُهْتُدِيْنَ	//	خصم. همزه
مَنْ سَمَّنْ	مَنْ اَتْسَمَّنْ	اَتَفَعَّلْ	خصم. یسل
بَنْدَابَنْ	یَنِدَا	فِعلاً	شهد
	اِوْبَنْ	اِفْعَلْ	یعد. همزه
غَیُرِ	غَیْرِیْ	فَعِلِلْ	لم یدع
خَفَ خِفُ	اِخْوَفْ اَخْوَفْ	اِفْعَلْ	یقال. همزه. یسل. یقول میعاد. التقاء
عِصِیُّهُمْ	عُصُوْوٌ	فُعُوْلٌ	ادل. قویل. دعی

فَنِدْ	اِوْنِدْ	اِفْعِلْ	يعد.همزه
//	اِنِيْدْ	//	يقول.التقاء.همزه
//	اِنْئِدْ	//	يسل.همزه
//	فَئِدَ	فَعِلَ	
اُتْلُمَا	اُتْلُوْ	اُفْعُلْ	لم يدع
زِلْزَالَهَا	زِلْزَالاً	فِعْلَالاً	اضافت
لَبَلَّبُثُوْا	لَبِنَ لَبِثُوْا	فَعَلَ.فَعِلُوْا	يرملون
مَضْرُوْبٌ بغير مفعول	ضُرُوْبٌ	فُعُوْلٌ	شهد
لَآتٍ	اٰتِیْ	فَاعِلٌ	يدعو التقاء
نَصَرْنَ بغير ثلاثی	نَصُرْنَ	فَعُلْنَ	يسل
فَتَّجِدِیْ	اِوْتَجِدِیْ	اِفْتَعِلِیْ	اتقد.همزه
فَيِلْسَنَّ	يُلْتَسَنَنَ	يُفْتَعَلْنَ	خصم
مَلَّجَنَ	مَنْ لَجِنَ	فَعِلَ	يرملون
لَمَّا ۹	اِلْتَمَا	اِفْعَلَا	يسل.همزه وصلی
//	//	//	////
//	اِلْتَمَنْ	اِفْعَلَنْ	//// حفيفه
//	اِوْلَمَنْ	//	يعد.همزه.حفيفه
//	اِوْلَمَا	اِفْعَلَا	////

//	//	//	//
//	لَمَیَ	فَعَلَ	قال
//	لَمْئَیَ	فَعْلَلَ	یسل.قال
//	لَمْءَ		شهد.یسل
۲۱عدد	اَءِءَ	فَعِلَ	شهد.یسل.سال
//	اَوْءَیُ	اَفْعَلُ	یعد.لم یدع.سال
ءَ	اِوْءَیُ		یعد.لم یدع. همزه
اَجْمَعُلْ بَلَدْ ۴	اَجْمَعُوْ. اَلْبَلَدَ	اَفْعَلُوْا	التقاء ساکنین
//	اَجْمَعُ	اسم تفضیل	
//	اَجْمَعُوْنَ	//	اضافت التقاء
//	اَجْمَعُ	واحد متکلم	
قَدَمْبَا	قَدْ اَنْبَیَ	اَفْعَلَ	ینبغی قال.یسل
شَكَ	شَكِءَ	فَعِلَ	شهد.یسل
وَلَنَكُوْنَنَّ	لَنَكُوْنَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	یقول
لَمْ تَغْنَ	لَمْ تَغْنَیْ	لَمْ تَفْعَلْ	لم یدع
لَا اَدْرَاكُمْ	اَدْرَیُ	اَفْعَلُ	قال
هَیِّیْ لِیْ	هَیِّیْ	فَعَّلْ	یاخذ

آتِ	اَءْتِیُ	اَفْعِلُ	آمن.لم یدع
مُصِیبُهَا	مُصْیبٌ	مُفْعِلٌ	یقول
اَسْلُوْلُوْا	اُسْلُوْلِیُوْا	اُفْعُوْعِلُوْا	یقول یوسر التقاء
اَلنَّلْیُضِیْنَ	اَتَیَ		قال
یَنْقَدْنَ	یَنْقُوِدْنَ	یَنْصَرِفْنَ	قال.التقاء
فَاَفَازَ	اَفْوَزَ	اَکْرَمَ	یقال
کُنْبَنَ	اُکُوْنُ اِبْنَ	افعل	یقول.التقاء.یسل.همز
//	ضُرِبْنَ	فُعِلْنَ	
//	کُنْبُنَ	دُحْرِجْنَ	یسل
//	اُکْنُنْبُنَ	اُحْرُنْجِمْنَ	یسل.همزه
لَمُلَّ	لَمْ اَلَّنْ	لَمْ اُفْعَلْ	شهد.یسل. پھر نون کو لام کیا پھر ادغام
اِیْتُخِنِی	اِنْ. یُتْخِی	یُفْعِلُ	لم یدع. یرملون
لَسُوْمٌ	سُئْمٌ	ضُرَبٌ	شهد.میر
اَتَابُ	اَتْوَبُ	اَفْعَلُ	یقال
یِتُّمْ	یَنْدُلْتُمْ	فَعِلْتُمْ	شهد.وعدت

کِسْنَ٣	اِکْوِسْنَ	اِفْعِلْنَ	یقول. میعاد. التقاء. ھمز
//	اِکْتِسْنَ	//	یسل. ھمزہ وصلی
//	کَوِسْنَ	فَعِلْنَ	قال. التقاء. خفن
فَبَدَتْ	بَدَیَتْ	فَعَلَتْ	قال. التقاء
//	بَدَوَتْ	//	سال. التقاء
لَمْ نَشِ	لَمْ نَوْشِیْ	لَمْ نَفْعِلْ	یعد. لم یدع
لِتَبْغُوْا	اِبْتَغِیُوْا	اِفْتَعِلُوْا	قال. التقاء. ھمزہ وصلی
وَتَصْفُ	تَوْصِفُ	تَفْعِلُ	یعد. شھد
اِبْلَخَّادِمِ	اِبْلَخْ. خَادِمْ		ادغام
رَئَیْتَ وَ اَلِفِیْکَ	اَلِفِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	میر
لَبْ ھَا	بَھِیَ	فَعِلَ	شھد. دعی. قال. شھد
اِشَّدَّبْ ٣	اَتَشَدَّبُ	مضارع	خصم. یعلم
//	تَشَدَّبْ	امر تَصَرَّفْ	//
//	تَشَدَّبَ	ماضی //	//
لَنَرَاکَ	نَرْءَیُ	نَفْعَلُ	یسل. قال
وَھُوَا	وَھُوَا	فَعُلَا	شھد
رَاعِنَا	رَاعِیُ	فَاعِلُ	لم یدع
نُوْشُوْ ٢ عدد	اُنْوُشُوْا	اُفْعُلُوْا	یقول. ھمزہ

//	نُوشُوْا	فُعِلُوْا	یقول
فَصُفَةً	وِصُفٌ	فِعُلٌ	عدة.اقامة
حَتّی الْمُشَاةِ			قال. دعاه
لَمفُكَ	لَمْ اَفُقُ	لَمْ اَفْعَلُ	یسل.لم یدع
هَارِ	هَايِرٌ	// فَاعِلٌ	خلاف قانون
مَنكُدَرَتُ	اِنكُدَرَتُ	اِنفَعَلَتُ	همزه
فَالُقِهُ	اَلُقِیُ	اَفُعِلُ	لم یدع
لَمْ لَم لَمْ ۳ عدد	لَمْ اَلَمْ لَمْ	لَمْ اُدَحُرَجُ	شهد
//	//	//	شهد
//			
هَمَزَّ اهِدُ	هَمَزَ زَاهِدٌ	فَعَلَ فَاعِلٌ	متجانسین
لِنَصُيرِ يَهْلِهِ	اَهْلٍ		میر
جَامَنَ	جَنْمَنَ		یاخذ
سَسَكَنَّ	سَكَنُنَ	فَعَلْنَ	ادغام
اِمَّسَوَّرِدَ	اِنْ مَسَنَ وُرِدَ	فَعَلَ فُعِلَ	یرملون یرملون
سَوَلَ ۲	اِسْتَوْءَلَ	اِفُعَوْعَلَ	یسل.یسل. همزه
//	سَوْءَلَ	فَعْلَلَ	یسل
غَرِمَّسَدُنَ	غِرِنَ مَسَدُنَ	فِعِلَ فَعَلْنَ	یرملون
سَادَةً	سَيِّدَةً	فَعَلَةً	قال

لَمْسُ تَطَبْ	لَمْ اُسْتَطُوْبْ	لَمْ اُسْتُفْعَلْ	یقال. التقاء. یسل
یَقَنْ وَ عْلَامْ	یُوْقَنُوْ اَعْلَامْ		یعد. یسل
قُصَیُّہٖ	اُقْصُصِیْ	اُفْعُلِیْ	ادغام. همزه وصلی
قَالُوْ ۴	قَوَلُوْا	فَعَلُوْا	قال
//	قَتَلُوْا	//	سال
//	قَالِوُوْا	فَاعِلُوْا	دعی. یقول. یوسر. التقاء
//	قَالِیْنْ	فَاعِلْنْ	یقول. یوسر. التقاء. حفیفه
بُدِوُّهِبَ	بُدِنَ وُهِبَ	فُعِلَ	یرملون
اَنْتَّ نَتَّ	اَنْ اِوْتَنَدْتَ	اِفْتَعَلْتَ	القد وعدت همزه
لِمِتَّارَبْ	لَمْ اَتَوَارَبْ	لَمْ اَتَفَاعَلْ	تعلم. القد
لَمْ یَلِدْهُ	لَمْ یُوْلِدْ	لَمْ یَفْعِلْ	یعد شهد
اَلَّا تَتَّسَّرَا ۸عدد	اَنْ. لَا تَتَیَسَّرَانِ	لَا تَتَفَعَّلَانِ	القد لا تتصر فان نفی
//	//	//	////
//	//	//	////
//	لَا تَتَیَسَّرَا	لَا تَتَفَعَّلَا	// نهی حاضر

//	//	//	///
//	//	//	// نہی غائب
//	لَا تَتَیَسَّرَنْ	لَا تَتَفَعَّلَنْ	// خفیفہ نہی حاضر
//	//	//	/// نہی غائب
اِمْبَغَتْ	اِنْبَغَتْ	اِنْفَعَلَتْ	ینبغی. قال. التقاء
لَمِیْرِیْ	لَمُیْرِیْ	فَعِلِلْیْ	یقول
لَمِرِیْ	لَمُئِرِیْ	//	یسل
فَصَّرَاطْ	اِصْتِرَاطْ	اِفْتِعَالْ	صاد
اَوَلَمْ یَکْفِ	لَمْ یَکْفِیْ	لَمْ یَفْعِلْ	لم یدع
سَمْعَهٗ ۵	سَمِعَ	فَعِلَ	شہد
//	سَمْعَ	فَعْلَ	شہد
//	//	//	//
//	سَمْعًا	فَعْلًا	
//	سَمْعَةَ	فَعْلَلَ	
رَکَّبْ	اِرْءَکَّبْ	اِفْعَلَلَّ	یسل
مِنْسَاَتَهٗ	مِنْسَاَةْ	مِفْعَلَةْ	اضافت
سَلِلْ	سَلْئِلْ	فَعْلِلْ	یسل

//	اِسْتَلِلْ	اِفْعَلِلْ	یسل
لَا تَنِیَا	لَا تَوْنِیَا	لَا تَفْعِلَا	یعد
فَحُبِّ رَّجُلَ	اِحْبِبْ الرَّجُلُ	اِفْعِلْ	ادغام. ہمزہ
وَیَنْعِہٖ	یَنْعٌ	فَعْلٌ	اضافت
اَصَابَۃٌ	اَصْوِبَتٌ	اَفْعِلَتٌ	یقال
اِصَابَۃٌ	اِصْوَابًا	اِفْعَالٌ	یقال. التقاء. اقامۃ
لَمِنَ	لَمْ اَوْنِیْ	لَمْ اِفْعَلْ	یعد. یسل. لم یدع
شَحَتَّ	اِشْتَحَتَّ	اِفْعَلَلَّ	ہمزہ
//	شَحَذْتَ	فَعَلْتَ	وعدت
مَسْکَنٌ ۵	سُکْنٌ	فُعْلٌ	شہد
//	اِسْکُنْ	اِفْعَلْ	ہمزہ
//	ظرف	مَفْعَلٌ	
//	مصدر میمی	//	
//	دَحْرَجَ	فَعْلَلَ	
سَتَارَا	تَاءْرَیٰ	تَفْعُلْ	یاخذ قال
قَلْقِلْقِلْ	قَلْقِلْ اَلْقِلْ	فَعْلِلْ اَفْعِلِلْ	یسل
حتی توارت			
دریار اوی	دریا		شہد
//	دریا		//

//	درئیا		یسل. شهد
//	دریا		نون تنوین
//	اودر		یعد. همزه
//	ادور		یقال. التقاء. همزه
//	ادء ر		یسل. همزه
//	درء		شهد. یسل. آخر وقف
//	در ء		//
//	او ء یا		یسل. یعد. همزه
//	راوی براصل	فاعل	
//	راوی	فاعل	یدعو. التقاء. تنوین
اِجْلَوَّذَ بغیر افعوّل	اِجْلَنْوَذَ	اِفْعَنْلَلَ	یرملون. عند البعض
وُوٌّ	اِوْوِیُوْ. اِوْوِیْ	اِفْعِلُوْا. اِفْعِلْ	یقول. یوسر. التقاء. یعد. همزه. لم یدع
مُسْطَاعِیْنَ	مُسْتَطْوَعِیْنَ	مُسْتَفْعَلِیْنَ	خلاف قانون سین تاء حذف
طِیْرُوْا	اَطْیِرُوْا	اِفْعِلُوْا	یقول همزه

//	اِطِيرُنْ	اِفْعِلْنْ	// يوسر همزه خفيفه
//	طِيرُوْا	فُعِلُوْا	يقول
يَنَالُهٗ	يَنْوَلُ	يَفْعَلُ	يقال
مَنْ يَّاءُ تُوْكَ	يَاتِيُوْنَ	يَفْعِلُوْنَ	يرملون يقول يوسر
شَاهَةٌ	شَوَهَةٌ	فَعَلَةٌ	قال
اَجَتُ	اَجْوَدْتُ	اَفْعَلْتُ	قال. التقاء
كُوْنِىْ	اُكْوُنِىْ	اُفْعُلِىْ	يقول. همزه
اَتَبْنُوْنَ	تَبْنِيُوْنَ	تَفْعِلُوْنَ	يقول. التقاء
تُبْتُ اِلَيْكَ	تَوَبْتُ	فَعَلْتُ	قال التقاء قلن
فَفَاقَتْ	فَاقَيْتُ	فَاعَلْتُ	قال. التقاء
لَا يَسْتَجِيبُوْنَ	لَا يَسْتَجْيِبُوْنَ	لَا يَسْتَفْعِلُوْنَ	يقول
لَا ذَقْنَاكَ	اَذْوَقْنَا	اَفْعَلْنَا	يقال. التقاء
نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَعْوِنُ	نَسْتَفْعِلُ	يقول
لَا تَمُوْتُنَّ	لَا تَمُوْتُنَّ	لَا تَفْعُلُنَّ	//
لَا تُضَارَّ	لَا تُضَارِرُ	لَا تُفَاعَلُ	ادغام
فَزَوَّجُوْا	تَزَوَّجُوْا	تَصَرَّفُوْا	خصم
اَوْفُوْا	اَوْفِيُوْا	اُفْعِلُوْا	يقول يوسر التقاء

اُوْفِ	اُوْفِی	اُفْعِلْ	لم یدع
اُوْفُوْفُوْا	اُوْفُوْفِیُوْا	اُحْدُوْدِبُوْا	یقول قال. التقاء ادغام
اَوَنْتُنَّ	اِنْتَوِنَنَ	اِفْتَعِلْنَ	یسل. قال. التقاء. قال التقاء
مُرْجُوْنَ	مُرْجِیُوْنَ	مُفْعَلُوْنَ	قال. التقاء
مِسُّیْ رُوْئِیْ	اِمْتَسِیْ	اِفْتَعِلِیْ	خصم. یقول. التقاء. همزه
	رُوْئِیَ	فُوْعِلَ	
فَنِشُّرِیْ	انتشری	اِفْتَعِلِیْ	خصم. همزه
اَحَلُّوْا	اَحْلَلُوْا	اُفْعِلُوْا	ادغام
مَسُّجِدَ	اُسْتُجِدَ	اُفْتُعِلَ	سین همزه
سَکَّنَّ	سُکِّنَنَ	فُعِّلْنَ	ادغام
اَنَالَ	اَلنُّوْلَا	اَلْ فُعْلاً	قال. اضافت شمسی
تَرَاءَ	تَرْءَ یَا		قال. یسل
وَ اَنَخْتَرْتُکَ	اِخْتِیَرْتُ	اِفْتَعَلْتُ	قال. التقائے. همزه وصلی
مُدَّخَلاً	مُدْتَخَلاً	مُفْتَعَلاً	دال دال

هُمُبعَاثُهُم	اِنبِعَاثُ	انفعال	ینبغی. همزہ وصلی اضافت
لَمَنِذْ	لَمْ اَنْبِذْ	لَمْ اَفْعِلْ	یسل
عَمَّ	عَمَمَ	فَعَلَ	ادغام
عَبَتَّ	عَبَدْتَ	فَعَلْتَ	وعدت
لَمْ اِطَّرِفْ	لَمْ اَطْتَرِفْ	لَمْ اَفْتَعِلْ	صاد. تعلم
تَرْجَرْ ٥	اِوْتَرْ. اِوْجَرْ	اِفْعَلْ	یعد. همزه
//	اِئْوَرْ. اِجْبَرْ	//	یقال. التقاء. همزه
//	اِئْتَرْ. اِجْتَرْ	//	یسل. همزه
//	براصل خود	// تَفْعَلْ	
//	//	//	
لَا تَرْتَدُّوْا	لَا تَرْتَدِدُوْا	لَا تَفْتَعِلُوْا	ادغام
لَمْ تَجِدِیْنِیْ	لَمْ تَوْجِدِیْ	لَمْ تَفْعِلِیْ	یعد
تَبِعْتُ	تَبِعَتْ	فَعِلْتُ	شهد
لَوْ شِئْتُمَا	شَیِئْتُمَا	فَعِلْتُمَا	قال. التقاء. خفن
مِیْرَدْ	مِوْرَدْ	مِفْعَلْ	میعاد
اَسْطَاعَ	اِسْتَطْوَعَ	اِسْتَفْعَلَ	یقال. همزه
لَمْ تَنْتَهِ	لَمْ تَنْتَهِیْ		لم یدع
مَنْ ٣٠	اِوْمَنْ	اِفْعَلْ	یعد. همزه

مَنْ	اِمُوَنْ	//	یقال. التقاء. همزه
مَنْ	اِمْتَنْ	//	یسل. التقاء. همزه
مَنْ مَنْ	دَحْرَجَ		
مَنْ مِنْ	دَحْرِجْ	//	
مَنْ مَنْ مَنْ	مَنْ اُدَحْرَجُ	مَنْ اُومَنْ مَنْ	یسل. شهد
مَنْ مَنْ مَنْ	دحرج	بر اصل	
مَنْ مَنْ مِنْ	مَنْ اُدَحْرِجُ	من امن من	یسل. شهد
مُنْ مَنْ مِنْ	// مَنْ دَحْرِجْ		
مُنْ مَنْ	مَنْ اُمْتَنُ	اُفْعَلُ	یسل نمبر ۲ شهد
اِشَّرِ	اِشْتَرِیْ	اِفْتَعِلْ	سین همزه
فَتُوْعِظْنَ	قَدْ تُوْعِظْنَ	تُفْعِلْنَ	وعدت
لَیَمَبْدَنَّ	لَیَنْبِذَنَّ	لَیُفْعَلَنَّ	ینبغی
فَاءَتْ	فَیَتْ	فَعَلَتْ	قال
لَرِقَةٌ	وِرْقٌ	فِعْلٌ	عدة اقامة شهد
لَقَتَلُوْا	قَتَلٌ	فَعَلٌ	نون تنوین
فَرِحُوْ بغیر ماضی	فَرِحٌ	فَعِلٌ	//
کَیْدُوْنِیْ	اِکِیْدُوْا	اِفْعِلُوْا	یقول. التقاء. همزه
مَنَشْطُ	مَنْ نَوْشِطُ	نَفْعِلُ	یعد. شهد یرملون

مُشَاقِّيْنَ	مُتَشَاقِّيْنَ	مُتَفَاعِلِيْنَ	خصم
اَلْحَتَ	اَنْ لَحَسْتَ	فَعَلَ	یرملون
اُشْرُفَرِیْدَ	اُشْرُفْ فَرِیْدَ	افعلن	ادغام
لَمْ یُوْحَ	لَمْ یُوْحَیْ	لَمْ یُفْعَلْ	لم یدع
آنِ	آنِیْ	فَاعِلْ	یدعو. التقاء
ضِرْنَ ۴	اِضْیِرْنَ	اِفْعِلْنَ	یسل. همزه
//	اِضْیِرْنَ	//	یقول. التقاء. همزه
//	اِوْضِرْنَ	//	یعد. همزه
//	ضُوْرْنَ	فُعِلْنَ	یقول. التقاء. خف
اَصُبُ	اَصْبُوْ	اَفْعُلْ	لم یدع
فَظَلْتُمْ	ظَلَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	خلافِ قانون
امدی	ان مدی	فعل	یرملون
مَدَّاهُ ۳	مَدَدَا	فَعَلَا	ادغام
//	مَدَّی	فَعَّلَ	قال
//	اِمْتَدَّی	اِفْتَعَلَ	خصم. قال. همزه
اَلصُّرِیْنَ	یُوْتَقِیْ	یَفْتَعِلُ	التقد. لم: یدع. شهد
اَهْنِئُوْرُشْدُ	اَهْنِئِیْ اَرْشَدُ	اَفْعِلُ	میر
لَنْ لَنَ	لَنْ اَلْتَنَ	لَنْ اَفْعَلَ	یسل نمبر ۲
فَرِحْمَتُهُ	رَحِمْتُهُ	فَعِلْتَ	شهد. شهد

نِظُّتْ	اُنْظُرْتِ	اُفْتُعِلْتِ	خصم
لَا يَسَّمَّعُوْنَ	لَا يَتَسَمَّعُوْنَ	لَا يَتَفَعَّلُوْنَ	خصم
صَوَالِهِسُّرًا	صَوَالِنْ يَسُرًا	فَوَاعِلُ فَعَلًا	یرملون شهد
يَسُتَّ	بَلْ سَوَّدْتَ	فَعَلْتَ	قال. التقاء سکنین. قلن وعت شمسی
عَدُّوْ ٢	براصل خود	فَعُلْ	صرف
//	اِعْتَدِدْ	اِفْتَعِلْ	خصم. همزه
يَتَّجِدِیْ	بَلْ تَوْجِدِیْ	تَفْعِلِیْ	یعد. نون اعرابی
لَمَعَ ٦ عدد	لَمْ اَوْعَیْ	لَمْ اَفْعَلْ	یعد لم یدع یسل
//	لَمْنَعَ	فَعْلَلَ	یسل
//	اِوْلَیْ اِوْعَیْ اِوْعَیْ	اِفْعَلْ	یعد. لم یدع. همزه
//	مَعُءَ	فَعُلَ	شهد. یسل
//	مَعِءَ	فَعِلَ	شهد. یسل
//	براصل خود	فَعَلَ	
مُمِبًّا	مُنْبَتًّا	مُنْفَعَلًا	ینبغی ادغام
يُصَبُّ	يُصْبَبُ	يُفْعَلُ	ادغام

اَتِمُّوْا	اَتْمِمُوْا	اَفْعِلُوْا	ادغام
اَلطَّامَّةُ	طَامِمَةٌ	فاعلة	ادغام
اَظَلَّنَا	اَضْلَلْنَا	اَفْعَلْنَا	//
اُتَصَلُّوْكُمْ	صَدَدُوْا	فَعَلُوْا	ادغام
مُضِلِّيْنَ	مُضْلِلِيْنَ	مُفْعِلِيْنَ	//
فَمَنِ اضْطُرَّ	اُضْتُرِرَ	اُفْتُعِلَ	صاد. ادغام. همزه
ضَرَّ	اَضْرَرَ	اَفْعَلَ	ادغام
عَادُّوْنَ	عَادِدُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	//
يَعَضُّوْنَ	يَعْضَضُوْنَ	يَفْعَلُوْنَ	//
فَظَلْتُ	ظَلَلْتُ	فعلت	ادغام
مَادَّاتٌ	مَادِدَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	ادغام
وَلَاتَخُطُّهٗ	لَا تَخْطُطْ	لَا تَفْعُلْ	ادغام
اَتُحَاجُّوْنِّیْ	تُحَاجِجُوْنَ	تُفَاعِلُوْنَ	ادغام
تَشَّشِيْنَ	تَشْغَشِشِيْنَ	تَفْتَعِلِيْنَ	سين. ادغام
فَتَاصُّوْا	تَوَاصَصُوْا	تَفَاعَلُوْا	الف. ادغام
اِنَّظُنُّكَ	نَظْنُنُ	نَفْعُلُ	ادغام. يرملون
لَطَّفِيْهِ	لَطَفَ فِيْهِ	فَعَلَ	ادغام
اُرْدُوْهُ	اُرْدُوْنَ	اُفْعُلْنَ	يقول. التقاء. حذفه
//	اُرْدُءْ	اُفْعُلْ	ياخذ
//	اُرْدُيُوْا	اُفْعُلُوْا	يقول. يوسر. التقاء

//	اُرْدُءُوْا	اُفْعُلُوْا	شهد. یاخذ. التقاء
//	اُرْدُءُنْ	اُفْعُلُنْ	//// خفیفه
اَمّتعن	اَنْ مَتَعَن	فَعَلْنَ	یرملون
آسْمَانٌ ۴	اَءْ سْمَانِ	اَفْعَلَانِ	آمن
//	اَءْ سَمَا	اَفْعَلَا	آمن. نظیر. اکرما
//		ضَاربا	
//	اَءْ سْمَا	فَعْلَلَا	آمن. دحرجا
فَنْفِرُوْ ۳	اِنْفِرُوْا	اِفْعِلُوْا	همزه وصلی
//	اِنْفِرُنْ	اِفْعِلُنْ	// نون خفیفه
//	نْفِرُوْا	فْعِلُوْا	شهد
اِقْطَمَّحَتْ	اِقْطَنْ مَحَتْ	اِفْعَلَ فَعَلَ	یرملون
تَقَضّٰی	تَقَضَّضَ	تَفَعَّلَ	خلاف قانون
اُوًّا	اُوْاُوِءِ یَ	اُفْعُوْعِلَ	یسل ۲ مرتبه ادغام قال
اِمْبَاعَتْ	اِنْ بَاعَدْتَ	فَاعَلْتَ	یبغی وعدت
اِحْمَارَّ ۴	ماضی معلوم	اِفْعَالَّ	
//	امر حاضر	//	
//	واحد متکلم	//	تعلم
//	اِحْمَرَّ	اِفْعَلَلَّ	سال
لَنْجِرَ ۳ عدد	لَنْ اَوْجَرَ	لَنْ اَفْعِلَ	یسل. یعد

//	لَنْ اَجْبُرَ	لَنْ اَفْعِلَ	یسل
//	نَجِرَ	فَعِلَ	
لَكْ يِّهٖ	كُتُوِيٌّ	فُعُوْلٌ	قویل دعی اضافت شهد
اَدُلُّكُمْ	اَدْلُلُ	اَفْعُلُ	ادغام
فَدُكَّتَا	دُكِكَتَا	فُعِلَتَا	//
اِمْتَزَيْدًا	اَمْتَنَ	اَفْعَلَ	یرملون
وَنْشَقَّتْ	اِنْشَقَقَتْ	اِنْفَعَلَتْ	ادغام همزه
اَوَّزَنُوْا	وَزَنُوْا	فَعِلُوْا	ادغام
اَتُمِدُّوْنَنِیْ	تُمْدِدُوْنَ	تُفْعِلُوْنَ	ادغام
اَقَلَّتْ	اَقْلَلَتْ	اَفْعَلَتْ	ادغام
وَتَوَدُّوْنَ	تَوْدَدُوْنَ	تَفْعَلُوْنَ	ادغام
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	يَدْعُعُ	يَفْعُلُ	//
اَلَمْ يَاْنِ	لَمْ يَاْنِیْ	لَمْ يَفْعِلْ	لم یدع
زَارَ ۴	زَءَرَ	فَعَلَ	سال
//	زَءْرٌ	فَعْلٌ	یاخذ
//	زَوْرٌ	فَعْلٌ	قال
//	زَوَرَ	فَعَلَ	قال
مَقَامٌ	مَقْوَمٌ	مَفْعَلٌ	یقال
ذُقْهُمْ	اُذْوُقْ	اُفْعُلْ	یقول۔ التقاء۔ همزه

اَرْتُكَ	اَنْ رَبَدْتُكَ	فَعَلْتَ	قال.العقاء.یرملون. وعدت
قَشْفٍ	اِشْفِي	اِفْعِلْ	لم یدع.همزه وصلی
تَنُوْنَ	تَنُوْنُ	تَفْعُلُ	یقول
شِجِيْهِمْ	شُجُوْرٌ	فُعُوْلٌ	ادل.قویل دعی اضافت
قَسَّبُوْا	اِسْتَعِبُوْا	اِفْتَعِلُوْا	سین.همزه.یقول. العقاء
اُرْسِلْ وَهْلِي	اُرْسِلْ اَهْلِي		مہر
خَشًّا	اِخْتَشَى	اِفْتَعَلَ	خصم.قال
مَنْ اَتَ اللّٰهُ	اَتَى	فَعَلَ	قال.العقاء
اَنَسْتُ		فَاعَلْتُ	
اِنْ يَلُمُوْكَ	تَوْلَمُوْنَ	تَفْعَلُوْنَ	یوجل.نون اعرابی
يَرْسَرٌّ قَرْنَ	يَرْسَنُ.رَشَرْنَ	يَفْعَلُ فَعَلْنَ	یرملون
اِنْ صَرِمَهُ ٣	اِنْ صَرِمَ	فَعِلَ	شهد
//	صَرُمَ	فَعُلَ	//
//	اِنْصَرَمَ	اِنْفَعَلَ	//
هُوْ	اُهُوْرٌ	اُفْعُلٌ	یقول.همزه

وَلْتُفْتُ	اِلْتَفَفْتُ	اِفْتُعِلْتُ	ادغام.همزه
نَصُرْهُنَّ	اُصُوْرُ	اُقُوْلُ	یقول.التقاء.همزه
قِزَیْدًا	اِوْلِیْ زَیْدًا	اِقُوْلُ	یعد.لم یدع.همزه
هُمَا ۳	اِهْتُمَا	اُفْعُلَا	یسل.همزه
//	//	//	//
//	اِهْتُمَنْ	اُفْعُلْنَ	//////
لَمْ اَنِ	لَمْ اَوْلِیْ	لَمْ اُقُوْلُ	یعد.لم یدع.یسل
اِنَّ كَنَّ	اِنْدُنَنَ	اِنْقُوِلْنَ	ادغام
//	اِنْ كِدُنَنَ	قُوِلْنَ	یرملون
لَيُهْلِكَ ۵	اَهْلِ	فَعْلِ	میر
//	يُهْلِكُ	يَقُوِلُ	
//	يَهْلِيْ	//	لم یدع
//	يُوْهِلُ	//	یعد
//	يَهْئِلُ	//	یسل
بَتَانِيْ ۸ عدد	اِبْتَغَوْ	اِكْتَسَبَ	خصم.قال.همزه
//	بَتَنَا	ضَرَبَا	ادغام
//	اِبْتَتَا	اِعْلَمَا	//همزه
//	//	//	//

//	اِبْتَنْ	اِعْلَمَنْ	// نون خفیفه
//	اِبْتَ ءَ	اِفْتَعَلَ	خصم.سال.همزه
//	بَتَّیٰ	صَرَّفَ	قال
//	بَتَّیٰ	دَحْرَجَ	//
لَمَالُ	لَمْ اَءْ لُوْ	لَمْ اَفْعُلْ	آمن.یسل
اَلَّاتَّقِیَا ۸ عدد	لَا تَوْتَقِیَانِ	لَا تَفْتَعِلَانِ	القد.یرملون
//	//	//	//
//	//	//	//
//	لَا تَوْتَقِیَا	لَا تَفْتَعِلَا	//
//	//	//	//
//	//	//	//
//	لَا تَوْتَقِیَنْ	لَا تَفْتَعِلَنْ	//نون خفیفه
//	//	//	//
یَیْبِکَنْ	اِیْئَبْ رِایْکَنْ	اِفْعَلْ	یسل.التقاء.همزه وصلی
لِنَا ٦ عدد	اِوْلِنَا	اِفْعِلَا	یعد.همزه
//	//	//	//
//	اِوْلِنَنْ	اِفْعِلَنْ	// نون خفیفه
//	اِلْیِنَا	اِفْعِلَا	یسل.همزه
//	//	//	//

//	اِثْنَنْ	اثنن	// نون خفیفہ
صَرَّفَ ۳ عدد	براصل خود		
//	صَرْرَفَ	دَحْرَجَ	
//	اِصْتَرَفَ	اِحْرَنْجَمَ	یسل. ہمزہ. برملون
لَمُنْجَدٌ ۶	لَمْ اَنْجَدْدُ	لَمْ اَنْصَرِفْ	یسل
//	لَمْ اَنْجَدَّ	لَمْ اُحْمَرَّ	//
//	مُنْجَدٌ	اسم مفعول	
//	//	ظرف	
//	//	مفعول	
//	//	ظرف	
بِیْ بِیْ	اِبْیِیْ	اِفْعِلِیْ	یقول. ہمزہ
لَا اِیَاكِ	لَا اِیَانِ	فَاعِلَانِ	اضافت
لِعِلْمِیَمِیْنِ	عَلِمَ اَمِیْنِ	فَعِلَ وَ فَعِیْلٌ	میر
لَنْ تَصَرَّفُ ۸ عدد	لَنْ تَتَصَرَّفَ	لَنْ تَتَفَعَّلَ	تالیِ مضارعت
//	//	//	//
//	نَتَصَرَّفُ	نَتَفَعَّلُ	تعلم. شہد
//	نُتَصَرَّفُ	نُتَفَعَّلُ	شہد
//	لَنْ اَتَصَرَّفَ	لَنْ اَتَفَعَّلَ	تعلم. یسل. شہد
//	لَنْ اُتَصَرَّفَ	لَنْ اُتَفَعَّلَ	یسل. شہد
//	لَنْتَ صَرَّفَ	فَعِلَ فَعَّلَ	شہد

//	لُنْتَ صَرْكٌ		شهد
امرًا ٦ عدد	براصل خود	ضَرَبَا	
//	امْثَرَا	اُكْرِمَا	يسل
//	//	دَحْرَجَا	//
//	امراء ن		نون تنوین
//	اِوْءِ یْ. مَرَیَ		يعد. لم يدع. همزه. قال
//	// مَرَءَ		سال
لَا فِيْهِ	لَافِيْ	فَاعِلِيْ	يقول. التقاء
شُرًّى	شُرًّى	ضَرَبٌ	قال التقاء
اَرِ	اَرْءِیْ	اَفْعِلْ	يسل. لم يدع
يَرِ	اِيْتَوْءِيْ	اِحْلَوْلِبْ	يسل. همزه
قَذْبِهَا ۱۰	قَذْ. بَهِيَ	فَعِلَ	دعى قال
//	قَذْبَهَا	دَحْرَجَا	
//	اِوْقَذْ	اِعْلَمْ	يعد. همزه
//	اِقْيَذْ	//	يقال. التقاء. همزه
//	اِقْتُذْ	//	يسل. همزه وصلى
//	قَذِبَ	عَلِمَ	شهد

//	قَذُبَ	شَرُفَ	//
//	قَدْ اُبْهُوُ	مضارع مجهول	يسل.شهد.قال
//	قَدْ اَبْهُوُ	مضارع معلوم	تعلم.يسل.شهد
//	بَهْنَيَ	دَحْرَجَ	يسل.قال
سُتَّا ٦	اُسْتُتِيَ	اُكْتُسِبَ	سين.همزه.دعى.قال
//	سُتِّيَا	فُعِلَا	ادغام
//	اُسْتُتَا	اُفْعُلَا	ادغام.همزه
//	//	//	//
//	اُسْتُتُنْ	اُفْعُلَنْ	// نون خفيفه
//	سَوَّدْتَ	اشباع	قال.التقاء.وعدت. قلن

خطبات اسلام

جلد اول

①	اسلامی زندگی	⑦	حرص اور روزہ
②	اخروی زندگی	⑧	بخل اور زکوۃ
③	ایمانی زندگی	⑨	شہرت اور حج
④	عمل صالح	⑩	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
⑤	اخلاص اور اتباع	⑪	عید الفطر
⑥	تکبر اور نماز	⑫	عید الاضحیٰ

شائع ہو چکی ہے

مرتب ::: محمد سرور کھوکھر

خطبات اسلام

جلد دوم

① فضیلت اسلام	⑦ اہمیت حقوق قرآن
② اللہ سے محبت	⑧ نکاح کے فوائد
③ اتباع	⑨ حقوق اولاد
④ حرص آخرت	⑩ توبہ
⑤ مقصد نبوت	⑪ موت کی تیاری
⑥ آفتاب نبوت	⑫ غفلت اور جہالت

شائع ہو چکی ہے

مرتب ... محمد سرور کھوکھر

جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا **مفتی عطاء الرحمٰن** صاحب

کے دیگر علمی شہ پارے

تبلیغی بیانات

جلد اول

①	ایمان سیکھنا	⑦	فضائل امت
②	دعوت اور دعا	⑧	فضیلت لیلۃ القدر
③	عبادت اور خلافت	⑨	اللہ کا دیدار اور دعوت
④	اللہ کی معیت	⑩	اسلامی گھر
⑤	حضور ﷺ کی ذات قیمتی ہے	⑪	مستورات میں بیان
⑥	علم وعمل	⑫	اللہ کی معرفت

شائع ہو چکی ہے

مرتب :.:. محمد سرور کھوکھر

جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا **مفتی عطاء الرحمن** صاحب

کے دیگر علمی شہ پارے

الفهم النامی

فی حلِ

شرح جامی

شائع ہو چکی ہے

جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا **مفتی عطاء الرحمٰن** صاحب

کے دیگر علمی شہ پارے
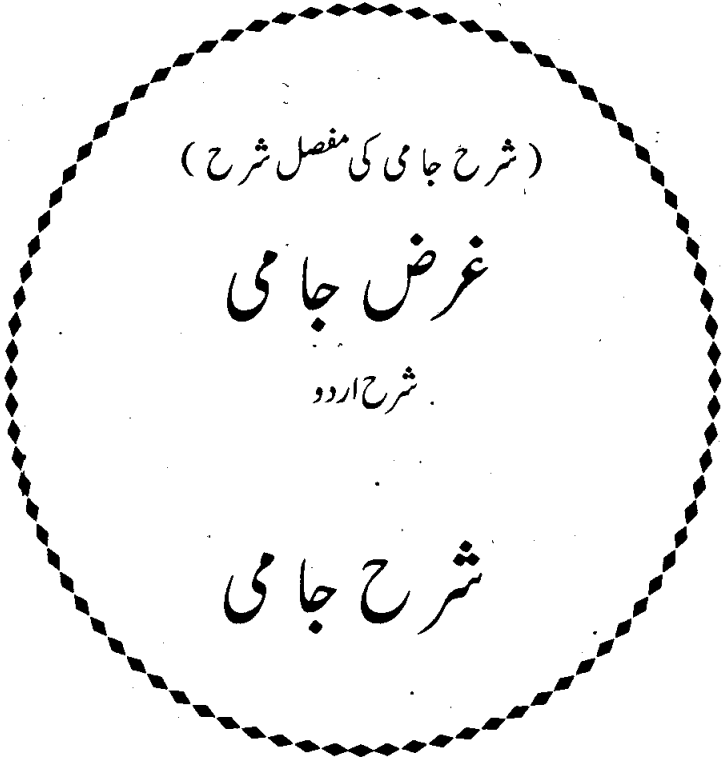
(شرح جامی کی مفصل شرح)

غرض جامی

شرح اردو

شرح جامی

شائع ہو چکی ہے